بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رنگ مطلع دیوان سے آشکار ہوا
کہ خامہ و زباں مشکل فہم اظہار ہوا

روا کہاں ہیں مری حق میں جو ستم ظالم
قرار تو نے کیا اور ہمیں بیقرار ہوا

مقام رشک ہے سرگشتگی بگولے کی
ادائی بے سر و پائی بخود نثار ہوا

چراغ جلتے ہیں اور دو نو وقت ملتے ہیں
سنبھل کے بیٹھی ہے ہر وقت انتظار ہوا

بنا جو نور کا شعلہ ہر ایک ذرہ خاک
شبیہ شب چراغاں میرا مزار ہوا

تمہاری موتیوں کی مالا نے دل یہ لہرایا
کہ طفل اشک ہماری گلی کا ہار ہوا

بلائی جان ہوئیں گرمجوشیاں اونکی
تپاک دلنی بڑھایا تو بیقرار ہوا

نقاب چہرہ فشاں ہو گئی ستارۂ صبح
یہ داغ شمع شبستان انتظار ہوا

شفق نہیں ہے یہ جو پیدا ہوا ترے سیم جیبی — کہ ہو بلندی کی آتش سے یہ غبار ہوا

[illegible] نب انکی کیا کی دو [illegible] — [illegible] تو ہی موسم بہار ہوا

[illegible] فی

[illegible] ہوا

دلو تمہیں جلوہ دیدار [illegible] — نقاب [illegible] بس نظر پیدا

اشارہ سید و دم شاہ کربلا سے ہوا — کہ اعجاز رسالت سے [illegible] شق القمر پیدا

جگر خون [illegible] — [illegible] دامن [illegible] کیوں [illegible]

[illegible] برق تجلی جلوہ [illegible] — [illegible] ہو کمر [illegible]

بلبلوں کی طرح اوٹھتا ہوں میں صبح [illegible] — [illegible] سفر پیدا

گل [illegible] کا رنگ ہے [illegible] — جو اسی [illegible] سے ہوا خون میں جگر پیدا

تن و جان کے [illegible] — [illegible] میں [illegible] کے واسطے [illegible] پیدا

جگر میں [illegible] مژگان کا [illegible] — ہوئی ہیں [illegible] پیدا

دلی جگر شمع ابھی زندگی جیسی [illegible] ہی

کیا ہی سوز دل کے واسطے جگر پیدا

[illegible] تیری [illegible] کا — چاند نے [illegible] کا

[illegible] تیر کا اثر
یاں تو گیا نسخہ وفا کا

دیکھتا ہی بہار آئی ہمیں خوب خوب
گل کھلے دیکھے ہیں یا چاک گریبانی کا

وہ تماشا شق القمر ای کافر شوخ
نقش انگشت ہی قشقہ تیری پیشانی کا

حسن کا نقش [illegible] تماشا یکجی
[illegible] گردن قربانی کا

اطفے ار جو دیکھا میری آنکھوں نے پلک
طالب آئینہ ہوا ہو ہر حیرانی کا

دھر فاتح ہوئی صحبت یاران جہان
قول سرسبز ہوا خضر بیابانی کا

عاشق زار کا شوریدہ سر ہے منظور
آج مضمون کھلا طرہ پریشانی کا

رد سر کو میری کرتا ہی دو چند ای شوخ
صندلی رنگ ہے صندل تیری پیشانی کا

بیگناہی سے بھی سخت ندامت ہے رونا
جرم ناکردہ گنہگار پشیمانی کا

ہو اگر صحبت طلسماتی فری گرم سخن
سیکھ لے مرغ چمن طور غزلخوانی کا

شکوہ عبث ہی وحشت خانہ خراب کا
عرصہ ہی فصل گل کا زمانہ شباب کا

رمز سوال ہی نہ اشارہ جواب کا
خانہ خراب صحبت شرم و حجاب کا

راز نہاں طلسم جہان خراب کا
دیکھو لگا کے آنکھ یہ چشمہ حباب کا

غافل یہاں خفتگان حرم شبنم جیسی
دنیا ہی روئے خاک پہ چھینٹا گلاب کا

نشان تربت عاشق ہی خاک سے معمور
غبار چھوڑ گیا قافلہ روانی کا

سدا جھکا دل اپنا اگر کم ہو اے سرور
ہمیشہ داغ رہے گا تیری نشانی کا

ستم ہے کہ تجھی بس سر بہ بیش بیان ور کار
تقاضا لیے جا وہ لطف کی مہربانی کا

جہاں کو دیکھی بہ نگاہ مشکل حباب
مزا اوٹھائی ایک دم کی زندگانی کا

نشانے کھائے ہی دل نے ہزاروں ہی سی
قیامت ہی جو ہی زور ناتوانی کا

غرور آئی نہ بڑھا ہی مرہم سوختہ سینہ
دل ستم زدہ کو داغ ہی جوانی کا

ہنوز دشت نجف پر غبار اوٹھا ہی
نشان باقی ہی مجنون کی بی نشانی کا

ذوق رکھے نہ کیوں ہر سخن کی قدر
کہ جھکے ہیں ہنر نکتہ دانی کا

ہوا ہے طرہ جو طبع سلیم کا
بس ہے کہ بوئی مشک سے دامان نسیم کا

سودا بستہ ہجمی موج نسیم کا
دیوانہ ہوں میں زلف بتر کی شمیم کا

پیدا کروں دل و جان دو نیم کا
بہشت جاں دل اہا سے گل کی شمیم کا

لکھا جو میں نے دہن و زلف یار کو
مضمون کہیں کیا ہی الف لام میم کا

معلوم ہی دور زنگی لیل و نہار سے
دور جہاں مقام ہی امید و بیم کا

ہوائی شوق ہی بجائے فصل گل
کہ اس سے ہی نسیم یا طرہ شمیم کا

تو جو سمجھا ہوا ہے مرا قسمت ہی جنون   جنون بوئی کہاں ہو جاتے ہے باغ نسیم

زاہد نا شناس سے اوسکو پری ہی   ہر جای زخم سینہ در یتیم

یا دلو بھی داسطے عنبر کی آج گل   او سے نذر ملتا ہی جو تہہ دستہ یتیم کا

قلم سخن سے ہملو سرو کاری مدام   جلوہ دکھاتا ہی جو ہر طبع سلیم کا

عشق ہوں خیال سر دیدت ابرو کے

شیدا ہوں اشتیاق نگاہ کلیم کا

فصل چمن میں سینہ گل جو فگار تھا   گویا جگر ز تیغ فغاں ہزار تھا

تیغ مہر کا مجکو ہوا گمان   تیری گلی صبح جو گویا [illegible] تھا

داغ جگر ہی اپنا کبھی تھا مقام رشک   گل کہتا تھا اپنا دلبر [illegible] دمکی عار تھا

تنہا سو نکی لطف ہم ای رشک کیا کہیں   ہم ہیں سے ہمیں کیج [illegible]

ای شوخ [illegible] مزاج تو مستانی کیجیئے   بجلی کی طرح ملنے ہی کبھی بیقرار تھا

زنگار خط کہاں سے نمودار ہو گئی   چہرہ تیرا تو آئینہ بی غبار تھا

ابتک ہے اند داغ جگر کا چراغ گل   ای آفتاب صبح تیرا انتظار تھا

اوس کی نگاہ کا جو خیال آ رہا لگا ہیں   خوناب اشک غیرت عطر بہار تھا

سرخی سے اسکی آج جو شوخی تھی جلوہ بر   کیا آفتاب فندق پای نگار تھا

لالہ زار

دل سے کام ہوا حسرت ہوا کر | تو وہ لگا ہوا تیر کرشمہ یار کا
آنسو رو رو کے ... اور بہو انا خوب | تیر چپ جگر ... بے قرار کا
آنا صبح کی کہ میرا سمان دیکھ لے | تکتی جو ... شب انتظار کا
صبح شب وصال نہ یا آفتاب | خورشید کی ... حسرت انتظار کا

شب ... سے شور قیامت بپا ہوا
ہر لحظہ ... رنگ ہے ... بار کا

یا نبہ ہوں جو زلف پر لب نالے جاں کا | سودا اسے بندی دل آشفتہ حال کا
یارب مراد آئی ہیں شوق وصال کا | دیکھے طلسم عالم خواب و خیال کا
میں نے ... داغ تمنا ہی جلوہ گر | شب چراغ کی ... تمنا ...
جوں حسن یار نہ گویا دیکھا ... | آئینہ دار ... نقش ...
ماتم میں کیا نسیم چمن ... خوش | گونٹی لباس سبزہ ...
بولا ہے ہی شفق کہ دوش ... تیری یار | الی روشن صبحی رومال ...
اب ... انتظار قیامت ... ہی | گذرا ... شب ماہ وصال کا
کیا موسم ... مقابل ... | عالم ہی یادوری تیری حسن و جمال کا
... میں ... وہ ... | ... دل ... کا

[illegible] | یارو نہ ٹوکو مجھ کو [illegible]
[illegible] | ہر گھڑی [illegible] کا
[illegible] | اندیشۂ زوال [illegible] انتقال کا
عالم [illegible] | اب [illegible] کمال کا

فرصت ہے [illegible] کہ اجل کا ہو دل منتظر
مشتاق جان سے ہوں [illegible]

دیکھیے جو شور [illegible] سر خموش کا | خوں زہر ہو گیا دل خونابہ نوش کا
ہوں جب تک شبنم اور صبح [illegible] نگاہی حجاب | باہم جو ہو رہی تو سمجھی ہیں پردہ پوش کا
دریا ہی [illegible] لعل میں [illegible] تری | مصرع جو لا جواب ہے [illegible] خموش کا
لالہ کا تختہ قبر [illegible] نگاہ ہو | ہیں ہوں شہید ناز کسے سرخ پوش کا
مارے [illegible] نگاہ | گل ہو گیا چراغ فقیری عمامہ [illegible] کا
گویا صریر خامہ [illegible] | مضموں لکھ گیا ہی فغان [illegible] کا
شانہ [illegible] جو زلف | زنداں [illegible] دل خانہ بدوش کا
وہ دل نہ وہ بہار نہ وہ [illegible] | افسانہ رہ گیا ہے فقط [illegible] کا
دیکھا لہو کا جام [illegible] | [illegible] دل خونابہ [illegible]

رفی

[illegible] ... جو [illegible]

[illegible] سخن کی

تحریر [illegible] کا

نسخہ [illegible] جو [illegible] عالم [illegible] کا [illegible] ورق [illegible] کا

[illegible] کا [illegible] یار [illegible] جو [illegible] کا

تیری دوات [illegible] رنجیر [illegible]

[illegible] تصویر کا

[illegible]

راست [illegible] ہوا [illegible] کا

[illegible] دل [illegible] جسم [illegible] شعلہ [illegible] کا

ہر [illegible] یا شوخی جادو نگاہ ہے سیاہی [illegible] یا [illegible] کا

[illegible] سمجھا [illegible] کا

[illegible] مضمون [illegible] حرف کا [illegible]

[illegible] سخن [illegible] کی

[illegible] قدر [illegible]

کاش ہی ہما جو طالب ان انکار سکا | بسمل ہی کوئی بیمار غم کسو
عشوہ و ابروی قاتل [illegible] بادلوں | یا جبین [illegible] پر زخم ہی تلوار کسو
ہوا دن اوسنے کائی جو برا جا بیٹھی | کس قدر بھاری جنازہ ہی تیری بیمار کا
خون ہوتا ہی جگر دیکھ کر تیغ کیا کہوں | بات جاتی ہی جو کچھ کرتا ہوں شکوہ یار کا
اٹھی ہے تم دیکھ کر شعاع آفتاب | رنگ اوڑا ہی کسی کی طرہ دستار کا
جبین با ابرو ہو کی غلام [illegible] کہتا ہی | انکار انداز ہی اقرار سے انکار کا
دل نے شیشہ [illegible] کا [illegible] | پانی پانی ہو گیا ہے جگر [illegible] سار کا
دور فتنہ سبز خط سے [illegible] | آئینہ پر جا بجا کی داغ آگیا زنگار کا
اوسکی آنکھوں نے کیا انداز شوخی اختیار | یہ طرح پر پر چھوٹا مردم بیمار کا
وائی ناکامی کہ غفلت میں کٹی عمر دراز کبھی | خواب میں بھی تو نہ دیکھا دیدار کا

کیا مزا دیتا ہی سلنو کا جھلکنا ای فلک
لطف کہتا ہی بہلنا ساقی [illegible] کا

سنا یہ مژدہ تیری شہرہ مہمانی کا | کہ جی تڑپنے لگا حسرت لن ترانی کا
یہ کیا سبب کہ تلطف ہی مہربانی کا | بتا کہ سبب تیری دیر کا ہی بدگمانی کا
ہوا ہی کیا شفق رنگ آفتاب جبین | بڑا ہی حکم [illegible] دستار ارغوانی کا

دل مل گیا جو سینے سے ساقی نے جو سر
خون ہو گیا جگر قدح آفتاب کا

پی لطف زندگی کی جہاں تک بن پڑے ہزار
جیسے ہو قطرے سے بہ منزل حباب کا

قاصد جو خط کو ہم دلی دیکھا نہ کوئی
زنہار تو ہو آن نہ نامہ جواب کا

تلخی تری جو ہے شب مینا سے وقت صبح
ساقی جو آئی حلق میں [illegible] شراب کا

ساقی رہا نہ بزم خرابات نہ حریف
افسانہ رہ گیا مری حال خراب کا

جیوں اشک [illegible] رخ جانان پہ دیکھی
دیکھا نہ ہو جو عطر گل آفتاب کا

دل کی ہوس نکالی فصل چمن کی ساتھ
اک سا [illegible] جو موسم شباب کا

بہتر ہو گر کسی نے واعظ [illegible] ہوئی
مشتاق شوق ہے غزل انتخاب کا

تمہارا جسم زار ہے نقش حباب کا
کشیدہ ابھی جام ہی [illegible] حباب کا

جھکا ہے مونہہ سے شوخ کی مطلع شباب کا
کیا رنگ کر لیا [illegible] آفتاب کا

چوری گیا ہے فصل چمن میں دل [illegible]
دوڑاتی ہے نسیم کٹورہ گلاب کا

[illegible] کہاں [illegible] جو [illegible]
دامن [illegible] گل کیا ہے چراغ آفتاب کا

بسمل تری نگہ کی نہ [illegible]
پانی ہی مانگتی ہے تو خنجر کی آب کا

[illegible] مست
[illegible] چشم [illegible] نیند [illegible]

جلوہ موج فاقہ تمکیں سے ہے مگر
دریا میں ہے حباب کا ہم جوش حباب کا

ہے گنجہ جو دست حنا میں خوش ہے
تصویر رنگ یا ہے ورق آفتاب کا

کہ ہے فرق یار ... بہار
... داغ شب ماہتاب کا

جس وقت ... دیکھا تو کچھ تنہا
تو یا خیال خواب ... شباب کا

اہل نظر کہ ... نہیں پناہ
دیکھا اب زندگی میں نشان حباب کا

یہ ہیں ان میں ہو خون شہید بہار کے
دیکھا ہوا تخت میں تختہ گلاب کا

... زلیخا کی خواب ہے
آنکھوں میں یاں ... افسانہ خواب کا

... میں جیسے ہوئی ایک بات ... دلی
گویا جواب ... لاجواب کا

ہے چاندنی ورق ... نہ کچھ ... کا
خاک ... ہے دل داغدار کا

تھا رخ خط کا جلوہ ... سے ہیں عیاں
آئینہ دار حسن ہے خط غبار کا

ہستی مقام گریہ ہے ... جہاں ہزار
... زلف ... شمار کا

مشتاق ہے ... خون
... بہار کا

داغ جلا ... شمع شبستان اہل درد
ہے آفتاب ... مزار کا

... گرد باد کی ... ہے آسمان
گردہ او ... غبار کا

ہو

خوش تسلی کو آج ہمارے … نہ ملی — کچھ پڑھ دون ابھی ہمت کب موزوں نہ تھا

ادھر تھا ہم بار بار بیکسی چو فرشتہ [illegible] — کیا برق منور … غبار تھا

مشتاق و بیتابی ہم ابھی اضطراب — ای خسرو تو نیسی … ضبط رہا

حیرت میں شب جو داغ جگر تھا ستارہ — … اختر … شمع تھا

اب یار بولے غیب سمجھی … کی

وہ دن گئی کہ علم و ہنر کا وقار تھا

رات میں وصل حسن عشق کا افسانہ تھا — ایک مصرع شمع ایک مصرع پروانہ تھا

سیر گل کو … اور سنبلی تاراج خزاں — زہر کہا نیکو چمن میں سبزہ بیگانہ تھا

کاہ روشن ہو کاہ … دیکھا اسی ہر صبح و شام — دل میں داغ عشق جوں شمع مسافرخانہ تھا

وہ … دن ہی کہ محبوب ابھی … — ہر بچہ ہماری عشق کا دیوانہ تھا

دور سی محمل لیلیٰ کو روشنی ابھی نظر — قیس کا داغ جگر کیا آتش ویرانہ تھا

لب بلبل تھا سا گل قام سی جو وقت صبح — برگ گل موج تبسم سی لب پیمانہ تھا

طلعت عیار سمجھا وہ بت ناآشنا — کیا سخن میں اپنی لطف معنی بیگانہ تھا

ہی قیامت کیا ای تفرقہ پرداز چرخ — کس قدر ہی پر اتفاق جلسہ یارانہ تھا

… میں تعبیر کی لونڈا … لگے — ماجرا خواب … کا عجب افسانہ تھا

شب جو مضموں سخن جا اختلاط حسن و عشق   شمع تھا گویا قلم کاغذ پہ پروانہ تھا

دیکھ آئینہ جلا اوس بی او تار داور کہا   کاٹ کے جو تو میں سبزہ سبزہ بیگانہ تھا

داغ ہو کر دل بی دیکھنے یا تماشا سہار   چشم شوق تو اشتیاق جلوہ جانانہ تھا

خاک کے ذرہ ہوئی ہر یک الماس میں   جیتی جیتی بھی دل جا بلبلاے حجرہ جانانہ تھا

رشتہ الفت سوں ہی ہر یک یوں نہ کہا ای برہمن   پارسی زنار کی کافر کو دردانہ تھا

یہاں نہ سانولے میں شغل تھا ہم کو ولی

صبح محشر تک خیال زلف کا افسانہ تھا

بات کچھ اوبھی ہی جو سکا میں دیوانہ تھا   دل لگی کی بھی حقیقت بھی ایک افسانہ تھا

افتن اتنی وہاں میں عبث آئی جان حسن   ہجر جانا ہی سنگ رو جانانہ تھا

شب غم بزم میں تھی جان پری شعلہ وانہ   شیشہ فانوس خیالی کا پری خانہ تھا

ہنس عنا دیکھ کن اوس سنگ سے بی نہ مجکو   رات جو شمع کی آغوش میں پروانہ تھا

گو نہیں خاطر سی سنا ہو کا مہ کنعان کی   مصر میں خواب زلیخا کا جو افسانہ تھا

عشق لیلی میں ہوئی صحرا سی خیال   دل مجنوں ہے عجب طرح کا دیوانہ تھا

کہہ گیا زجہاں جب نظر آیا معمور   جام جمشید کہ معمور کا میخانہ تھا

حسن دلخواہ کا آخر ہوا انجام بخیر   ہمتی آغاز خط یار سی سمجھا نہ

۱۲۰۹

تھا گرد سبزہ عارض جو مشتاق تو ہمی ‏ جب حسن میں لباس سبزہ بیگانہ تھا

پہنچا اُدھر وصل میں ہر طرح جلایا اوسکو ‏ واہ کیا شمع کا پروانے سے یارانہ تھا

شعلہ حسن کی ہے برق جہان سوز نہو

رفت جان کی دل ہی کا اپنا تھا

ما سبق ہی ہونٹ لگ تم ہی یہہ طرفہ ماجرا تھا ‏ کہتا تھا کچھ زبانی اور خط میں کچھ لکھا تھا

قاتل کی تیغ عیسی بخشی مجھی زندگی ‏ تجھ سے بر آیا دل کا جو مدعا تھا

بسمل حباب کیا یا آنکھوں سے نگہ کی ‏ تھا چشمہ تر کا جام جہان نما تھا

ناصح جب دے سکے کچھ راہ بر ہی ورنہ ‏ اے شوخ بے مروت تو سکا آشنا تھا

کیا جسم نشتر میں ہی تاثیر جوش خون نکلی ‏ لیلی کا فصد لینا مجنوں کا خون بہا تھا

یہاں آہ و برق ان وہان جلوے یار پر ہم ‏ کیون زلف کو چھوا تھا سودا مگر ہوا تھا

وہان موج حسن زہ سب مضمون خراش ہی ہی ‏ خون شمیم گل سے تر دامن صبا تھا

پیغام بر ہمارا اُدھر سے جواب لایا ‏ آنکھوں لگی آیا قسمت کا جو لکھا تھا

ایک بات پر تمہاری ہو جس سے ہم ہی قربان ‏ کچھ بات اب ہو ہو کیا جانی وہ کیا تھا

وہ مجھ کو بیٹھا نظر آیا کہ آنکھ جھپکی ‏ تھی برق کی تجلی یا شعلہ حنا تھا

سنکر غزل کو یہ کی ہے سعت نظم شاعر

خاموشی سے ہوئی ہو الو کر دلیمی حد تھا

تو نہ مجھ سے وہ مجبور تھا ورنہ فغاں در پردہ [illegible] تھا
جوہر آئینۂ دل چور تھا چشمۂ خون ساغر معمور تھا
ترک ملاقات کی پوچھو نہ بات ہم سے نہ ملنا اوسے منظور تھا
دل کی طپش سے ہی کوئی بیقرار عرصۂ محشر میں یہ مشہور تھا
نار سے کیوں تھی اسے خون کیا آن کا مہمان دل رنجور تھا
شور جنون تھا جو کبھی داغ خراش کان نمک چشمۂ ناسور تھا
مستی میں ساقی کہ کسی دور میں بزم خرابی کا یہ دستور تھا
دیدۂ دل تھا کلابی سے کے شکل خون جگر بادۂ انگور تھا

ہر نو داغ جگر سے فوکی
سرو چراغان شجر طور تھا

جدا آغوش سے وہ نازنین تھا کہ یہاں شور قیامت دل نشین تھا
پسینا تھا بہ ہر وہاں آتشین تھا حنائی رنگ عطر یاسمن تھا
غضب تھی شب ادائے لن ترانی قیامت شوخ حسن شرمگین تھا
سیہ بختی سے کیوں روشن ہو ایام خراش دل مگر نقش نگین تھا

وہ نہ تھا جب تماشا گاہ عالم — ہلال عید بر نقش نگین تھا

تری چشم تر تھی دریائی آتش — ہر اک آنسو حباب آتشین تھا

دل مجنوں کا غم سی خاک ہونا — غبار خاطر محمل نشین تھا

گری جو اشک تیر جیب کا وہ کافر — نہ تھی جو تو نہ مار آستین تھا

جب آیا وہ مری بالین پہ ہمدم — نہیں معلوم میں تھا یا نہیں تھا

ہوئی زیب اوس گلی کی پیلو سی — ز خون گلگونہ روی زمین تھا

ہوا اب رو بازار سخن سرد — گئی وہ دن کہ جب جا ہر کہین تھا

ذکی رشک گل تاراج اوسکا
عرق آلودہ روی نازنین تھا

ملو جن شیشہ جگر غم لہو کرتا تھا — نالہ حسرت سی گرہ بند گلو کرتا تھا

بد دماغی سی ہوا خاطر صیاد کو رنج — ہم صفیران چمن کو نہ غلو کرتا تھا

رشتہ جان سی زلیخا کو جیا کی خاطر — چاک پیراہن یوسف کو رفو کرتا تھا

نشہ مصر ہوئی منتشر و قافلہ لیوان — بو اوسی پیرہن یار کو بو کرتا تھا

جوش خون دیدہ دل سی مری اللہ یا طوفان — کیا قیامت ہوس جام و سبو کرتا تھا

ملی تو نہ ملی مند آیا وہی آئینہ سکندر — شیر خط جوہر آئینہ و کو کرتا تھا

کیا مزے سے تھا جنوں پر اپنے بیٹھی تھی صبا
ناخن غم سے تن زار کو تو کرتا تھا

جب نہ تھا میں آشنا دل سے کبھی ہر ایک پیس
سوئی زر دیدہ تھی جوں گل کو کرتا تھا

جب یار کے پیغام سے نہ آئی وصل بن
چاک پڑ گیا زرگل سے رفو کرتا تھا

کس کی صبح شب وصل نہ تھا دل برار
ترک جلوہ صبح قیامت کا لطف کرتا تھا

اور جمعہ خانہ ذکی شور سخن سے منظور

شور محشر نمک چشمہ دریا تھا

نہ بیچ کے کس کو ساتھ کھڑا اٹھا
دل و دیدہ حیرت عشق تھی گویا دیکھا خواب خیال تھا

میری تھی ابرو کے دیکھ پری سے کھڑا تھا مرا خنجر
جو نگاہ تر تھا ہوں خنجر پر توڑ رہا زخم ہلال تھا

اگر یار دوست بھی ہے عشق ہے اسی کے تیغ
کیا صاف صفا کس کی جوانی ہلال تھا

بستر گل پہ اپنی یہاں تو ہوا تڑپ رہے من حسن جلال
نہ ہوا یہ راز نہاں عیاں کہ یہ وصل تھا جمال تھا

دل تنگ رہا تھا ہے یہ غزل ایسی نصیب کہیں ملا
کہ حسن دل لیلیٰ ہوا کوئی بن خوبی چشم غزال تھا

میری حال زار کی نظر تو بیچ اور کسو کو بھی کچھ خبر
نہ ہوئی خبر تیرے جواد مراد و ہو تو جواب نہ ہوا تھا

نظر آ کر جب کوئی خستہ دل اور کہے یا طعنوں سے منفعل
مرا سب سمجھا ہیں بالکل کہ جھڑ گیا دل کا تھا

تم او سے کیا کر جسم ہے کہاں کہ درماں نہیں ہے سوز
کوئی کب لیلیٰ سے کہہ سکی ہے عجب عشق محال تھا

وہی ملی خوب سی زندگی کہ ہماری ہی کی تھی درد سے
اور جانے اپنی بہت نہیں ہے من سوا کیسا حال تھا

وہ دن جو شمع ساں کے تو مرے جاں کی لو بندھ گئی   جو نگاہ کی کہی نور سی تو صحبت پا نمال رہا

مطلع کی بات تھی نہ وہ لطف تھا نہ وہ بات تھی   نہ وہ دن ہی تھا نہ وہ رات تھی نہ وہ ماہ تھا نہ وہ سال تھا

ہی گرچہ فکر رسا بھی ولی یہ طلب نہ جیسی تھی

لکھوں میں یہ جو غزل فرض ہی تو نہ شغل تھا

تشنہ تھا کہ اس کی لہو جوش زن نہ ہوا   پیشہ تھا یعنی جگر کو دہن ہوا

غنچہ سی یا ان لبہا کی جو تبسم سخن ہوا   گل ہزار بوسہ کی قابل دہن ہوا

ایا وہ چاندنی میں تو رنگت سپید تھی   نکلا وہ جو مہتاب تو شہرا بدن ہوا

باغ و صحرا وان ہزار گرانی موسم بہار   گلزار میں غزالی شہید حسن ہوا

تیری شہید ناز کا ہی غیرت چمن   ... واہن غنچہ کفن ہوا

... تو نرگس سنبھلا ہوئی وہ چشم   مستی میں تو غنچہ سوسن دہن ہوا

پھر آرزوی سیر چمن دل کو لی اوڑی   پھر تازہ اس بہار میں داغ کہن ہوا

ای گل تیری شہید تبسم کی واسطی   پھر آئیہ بہار گلابی ... ہوا

یہاں بہار بزم تماشا کا رنگ شفق   رقصاں جو صبح وہ شفقی پیرہن ہوا

مستی لی یی پاؤں دھرتی رنگ گلی رنگ سبز جھی   گویا کہ لاجورد عقیق یمن ہوا

پڑھی جو کشتگان نو خاک پر ذکی

جیون گردباد دامن صحرا کفن ہوا

عیسی ہمدم نہ پہنچا میں ترا ہوا / تجھ بن وہ دم نہ بچا سادہ تو کب ہوا

ناصر درد عشق نہ ہم سے جدا ہوا / زیر کفن بھی ہاتھ ہی پہ دل دھرا ہوا

کیا بے مجنوں کی روح بہ صحرا میں ہے نشین / جس کو مرض دل درد آشنا ہوا

اب تک صدائیں بلند ہے پہلا کو بیستوں / شیریں جو کوہ کن کو نہ روئی تو کیا ہوا

تر ہو گیا پسینہ سے ای بوئے یاسمن / یا بہر عطر نے عطر سمن سے لب ہوا

ہم منتظر کلیم ہوئے خون تمنا میں / ہم جسم شمع طور وہ رنگ حنا ہوا

اے خاک جسم زار کو بجز جہان جو سرای / پہلو سے جسکی روح سا ہمدم جدا ہوا

تیری شمیم تار نزار زخم میں تھی جو ایک / نزہت ہے اونکی دیکھ پر آ کے ہوا

اچھا ہوا جہان میں رسوائیاں ہوئیں / درحقیقت ہمسی وہ بت آشنا ہوا

کیا کیا بہار دیکھی ان آنکھوں کے سامنے / وہ دن گذر گئے وہ مزہ حیف کیا ہوا

خون جگر جگر کو تو خالی پیالہ ہی جام

صافی لیں یہ بے خبر نہ دل لالہ بھرا ہوا

تصور ہی ہم میں عینک جلوہ جانانہ ہوا / کعبہ میں معتکف بیگانہ کہیں میخانہ ہوا

رکھیا شمع نے اوس رشک پری نے بزم کر / نالہ شوق ہمارا پر پروانہ ہوا

عل

عکس مژگاں سے ہوا ہے جو پیش موج شراب
لب سوفار کی صورت لب پیمانہ ہوا

ہے شبستان جنوں سے مرے روشن
داغ سینہ کا مری شمع پریخانہ ہوا

شہر خوباں میں ہوئی اپنی جنوں کی چرچی
میری وحشت کا تری زلف میں افسانہ ہوا

جب ہوئے کاوش مژگاں سے وہ صد چاک جگر
دل مرا زلف پریشاں کی بھی شانہ ہوا

یار کو حسن دیا ہمکو پریشانی دی
وہ پری زاد ہوا اور میں دیوانہ ہوا

وادی عشق میں جو صبح عزیمت دیکھی
ہمکو خورشید سحر آتش ویرانہ ہوا

جو نئی بات نکالی سو اودھر لی شہرت
سخن اپنا گرو معنی بیگانہ ہوا

رنج و راحت کے دیے خوب تماشے ہی ہمیں
ہم پہ اس ہستی موہوم میں کیا کیا نہ ہوا

عجب یہ واقعہ فرہاد کا فسانہ ہوا
پہاڑ توڑ کے مرا موت کا بہانہ ہوا

شب وصال میں جو ہجر کا فسانہ ہوا
زبان حال سے یہاں شمع کا زبانہ ہوا

کوئی رہا نہیں مہمان سرائے ہستی میں
ادھر سے قافلہ آیا اودھر روانہ ہوا

ملی نہ جام صبوح اب بھی تو قیامت ہے
تمام دور تو اے ساقی زمانہ ہوا

دکھائی توسن عمر رواں نے چالاکی
جو اوس پہ گردش گردوں کا تازیانہ ہوا

ہوا ہے تنگ یہ شوخ کا لب معشوق
کہ شکل غنچہ نرگس کی دل تنگ نہ ہوا

اٹھی جو یاس کی گرد مزار پر میرے سے غبار ہوں یہاں جو کہ نکالا دوگانہ ہوا

خزاں نے مرغِ چمن کو بہار دکھلائی کہ لالہ زار قفس و غبار آشیانہ ہوا

بسے ہوئی تھی دلوں میں ہزار ہا نیرنگ طلسم ہستی موہوم ایک بہانہ ہوا

مٹا جو دل کا دھواں شکلِ طرّہ پیچاں تو جا کے عالمِ بالا پہ مہرباں شانہ ہوا

مری جوانی کے دل کی خوشی ہے ہیں معروف کیا شباب تو حسرت کدہ زمانہ ہوا

تھوڑی جو نہ اُسکی جو ہمکو یاد آئی تو یاد پائی تصور کو تازیانہ ہوا

فقط نہ مرغِ گلستاں کا ہی ہے مضموں کہ اس چمن میں ہزاروں کا آشیانہ ہوا

ذوق طبیعت اس سخن کے جوہر دیکھ
قلم سے اشک گرا سو دُرِ یگانہ ہوا

پھر بیقرار شورِ جنوں تازہ دم ہوا پھر آفتاب حشر کا تیغہ علم ہوا

روشن سوادِ خط سے جمالِ صنم ہوا آئینہ وار کار جواہر رقم ہوا

اے حور دیکھ لے مری اشکوں کے داغ سے شہر چراغ دامنِ باغِ ارم ہوا

وہ آنکھیں ہیں جو طلسم جہاں نما سرمہ کا دور اُن میں خطِ جامِ جم ہوا

دل کے دھوئیں سے قیس کا سینہ ہوا سیاہ لیلیٰ کا خیمہ گاہ سوادِ حرم ہوا

ہم جان بلب ہیں ماتمِ فرہاد و قیس میں کس کس کا غم کریں یہاں اپنا ہی غم ہوا

سینے میں ہے پہلو ناخن غم کا خراش ہم
وہ داغ جیون ہلال فزون دم بدم ہوا

سبزہ نے لب کی راہ دیا ابرو کو طاق پر
اوس شعر کا جواب یہ مطلع رقم ہوا

ہندوستان کا خطہ پرستان سے کم نہیں
یہ لالہ زار غیرت باغ ارم ہوا

مہتاب شعلہ زار سوز دل قیس سے جو نجد
لیلی کا ناقہ اونکی آتش سے قدم ہوا

اوسکا غبار بھی نظر آیا نہ مثل مشک
جو قافلہ روانہ ملک عدم ہوا

توڑا جو دم قلق سے دل بیقرار نے
وہاں دشت دیا ان ہرن یہاں اندوہ غم ہوا

عالم میں نام پائی جو نکر جہان نما
آئینہ وار دیدۂ تر جام جم ہوا

حیران اوسکی انجمن حسن یار میں
تر دامن نگاہ گرانی چشم نم ہوا

دلکش ہے یا وہ گوشہ ابرو میں اوسکا خال
نسخہ منوچہر چشم غزال حرم ہوا

قدکی تیرے شبیہ قیامت کی دن کھینچی
آفت کی شب کو زلف کا نقشہ رقم ہوا

حافظ کی طرح لکھتے ہیں شیریں سخن ذکی
شاخ نبات ہاتھ میں گویا قلم ہوا

گل ہوئی داغ یہاں جب بیدار ہوا
کانٹے جدا ہوئی کلیونکا جب اعجاز ہوا

شوخ کی خط سے عیاں ہوتی ہیں انداز وفا
یک قلم نار کا مضمون قلم انداز ہوا

آہ جاں سوز سے روشن ہوا کاشانہ دل
آتش طور یہاں شعلہ ادوار ہوا

عرق آلودہ تری جبیں سیتی یار نہیں / چاند شفق ہو ابر وسی یہہ اعجاز ہوا
دامن اپنی کو جو نین سوں نہ رکھا / تیر کہ چشم ستی کا زر قدر انداز ہوا
گل جیوں ہم بہی چاک شہید لب / خون تیغ کا دہن غنچہ الم باز ہوا
سوز غم سیتی جو ہوئی اوسکی جگر میں آگ / نالۂ بلبل جاں بخش کا دمساز ہوا
کشتہ لب کو کیا لطف ندسی زندہ / جادوئی چشم قیامت ہی کا اعجاز ہوا
شوخی حسن نہ دست کی ہو نہیں قلم / طائر رنگ حنا کا پر پرواز ہوا
آج انداز تغافل ہی نگاہوں سیتی عیاں / بدگمان ہم سی مگر غمزۂ طناز ہوا

اوسکا دیوان ہوا رشک گلستان ولی
کیا ولی ہم سخن بلبل شیراز ہوا

کسکی جبیں چمن سے ہمیں خیال ہوا / کہ آئنہ میں عیاں جلوۂ ہلال ہوا
پڑی یہہ طرح شہید چمن کی ماتم کیے / کہ سبزہ بوتہ گلستہ [illegible] پامال ہوا
[illegible] دیدہ و دل آیا جو شوق کی نیرنگ / طلسم جام جم آئینہ خیال ہوا
دل [illegible] نے یک جہت ہی چمن میں لگی / بہار باغ سیتی کس [illegible] بحال ہوا
[illegible] یہہ تکلف کی باندھی / کہ اپنی آئنہ کا تل وسلی موہنہ کا خال ہوا
حنائی ہاتھ میں دلبر کی دیکھ یہہ مچھلی / ہوا گمان کہ شفق میں عیاں ہلال ہوا

لبانی

کیا ہے تجھ سے جو ترستی ادھالی آنی لگی
پیام مرگ یہاں مژدۂ وصال

ملائی آنکھ جو ایک نگاہ نیون تم نے
جواب شکوہ کیا کس بہانے سوال

یہ کہا یاد دل نے میں رقم ابروی خمدار
اگر جواب طلب مصرع ہلال

ملائی جان تجھ جو ترستی نصیبوں کی
مرض غم کا تیری ہجر نے وصال

ذکی رقم تو کی وصف تیغ چشم کی

ہر ایک مصرع جو ہے سنبھ نون غزال ہوا

یہاں تلک ہے بس کہ مطلب بستگی حاصل ہوا
شعلۂ جوالہ بیتابی سے داغ دل ہوا

غنچہ جب انداز تغافل سے دل بسمل ہوا
رشک سے قاتل ترا نہ غمزۂ قاتل ہوا

جیوں نغاری بحر سے ساقی محفل ہوا
زہر خند جام سے شور لب ساحل ہوا

بیقراری کے خیال خال روئے یار دان
دال محشر ہو چلی تب جا کہیں ایک تل ہوا

حسن ساقی نے دکھایا نشہ فروغ اقتدار
ساغر میں عکس عارض سے مہ کامل ہوا

تھی نگہ بیباک سے نکلی ہوس کہ آئی انگشت دم
تیلیوں کی ناچ میں رقص دل بسمل ہوا

پاس مجنوں کی جو لیلیٰ دشت میں تنہا گئی
کیوں نہ رسوائی کا برقع پردۂ محمل ہوا

یاد زلف یار میں دل بر قیامت آ گئی
انتظار شام میں دن کا کٹنا مشکل ہوا

ٹیڑھا کے بانہ ہنستا ہے لب زخم جگر
کیا سبب مشہور تیغ غمزہ قاتل ہوا

چاندنی شب ہے جو دیکھی یار نے اپنی شبیہ — آئینہ تصویر کا رشک مہ کامل ہوا

ایک عالم مست ہے دیتا ہے یا اضطراب روح تھی — آفتاب حشر ہے داغ دل بسمل ہوا

بس ہوئی بہت کار بہار چمن کی واسطے — باغ دل میں غنچہ و گل ہودج محمل ہوا

اوسکی مہندی پہ ظاہر ہے حنا سے رنگ شراب — چاندنی بھی نور گویا شمع کا شامل ہوا

اے ہما رشک شمع سے دیکھ تماشا اسی محفل کی

جلتی جلتی لاشہ پروانہ کل درگل ہوا

ایک ہی وحشی پروا ان روز روشن ہی آیا ہوا — ہر طرف پھرتا ہوں دیوانہ سا گھبرایا ہوا

صرصر غم سے مرے دل کو ہوئی افسردگی — پھول باغ تمنا کیوں نہ ہی مرجھایا ہوا

لیج تو اندازا تو انکا میری کچھ اور ہی — پائی ہم بھی کہہ ہی غیروں انکا سے کچھلایا ہوا

واے ناکامی کہ بیہوشی نے کھویا کام دل — ہی غضب پھر جائے دلبرا بھی گھبرایا ہوا

محفل عشاق میں تیری عرق شرم سے — کیا صنم ہی حسن کی ترکیب گھبرایا ہوا

سینہ معشوق پر ظاہر ہی پستان کا ابھار — کیا ثمر نخل جوانی کا ہی گدرایا ہوا

کیوں نہیں ہی جمع خاطر پھر ازل سے — دل تو ہی زلف پریشانی پر لہرایا ہوا

آنکھ بھی کرکے پھرتا ہی وہ مجھ سی ہم کلام — جور بونسی ہی انکا ہو گئی جو شرمایا ہوا

قطعہ

گیا لگی باغ محبت کے یہ آکھر اب کے — پھول سا چہرہ تمہارا کیوں ہی مرجھایا ہوا

ہوا

لب کی سرخی کیا ہوئی عارض کی رنگت وہ کہاں — غنچۂ پژمردہ خاطر کا ہی کمہلایا ہوا

اور ایک تازہ غزل پڑھتا ہوں محفل میں فیکل

ہی طبیعت جوش پر اور دل بھی بھرایا ہوا

زلف کی کوچہ میں دل رہتا ہی مچلایا ہوا — وائی ری دیوانگی پر بولتا ہی چھپایا ہوا

اوٹھتا ہی جھنکاریاں دل سی جو یاد آجاتی ہی — وہ بھبھوکا سا بدن کافر کا گدرایا ہوا — اوٹھتی ہیں

ہی قیامت پاؤں کسکی سینے آئی لگے آج — دل ہی دھڑکا جی بیٹھا دم ہی گھبرایا ہوا

بزم میں جو بولی کیا جوڑی نپا ہی دل کوئی — جام بھرتا ہی کٹورا جیسے دوڑایا ہوا

برق سی دیکھی تو غش ہو اضطراب روح سے — بیقرار دیکھا ہی معشوق گرمایا ہوا

ہجر کی شب چاند کو دیکھا تو وحشت آگئی — پر تو مہتاب دیکھا جیسے سایا ہوا

اس طرح ہی جسم جلکر تونہ ای دل ہو ہرا — سبزہ کو دیکھا ہی باغ سبزہ کمہلایا ہوا

میں تو اڑ ہی جی جھی ذوق خرام یار سی — دل مرا شور قیامت کا ہی سرہایا ہوا

نکہت زلف پریشان جو غش کرتی ہی صبا — طرۂ موج صبا پر دل ہی لہرایا ہوا

ہم فسردہ خاطروں کو کر بہار آئی تو کیا — غنچۂ دل ہی خزان غم سی مرجھایا ہوا

تربت خانہ میں داغ دل کیا فرض ہی تاب — صورت قندیل ہی گردوں کا لٹکایا ہوا

صورت بلبل مرا ایک گل پر دل رہتا نثار

حضرت قبلہ ماہری ارشاد فرمایا ہوا

جلوہ گلشن سے خون دل بیتاب ہوا　　جوہر آئینہ کی جوہر سیماب ہوا

گریہ جوں ابر یاری غفلت بخشی　　بہ شرابی کا فرالطف شکر خواب ہوا

عکس کی تھا لب جو یوسف کو ہوئی سرمہ چشم　　رود نیل نظر ایک چشمہ زرغراب ہوا

مشت گیا دل کی بلندی سے فروغ معنی　　بلکہ ابر نقاب رخ مہتاب ہوا

شکل خورشید سحر جبکہ ہوا داغ جگر　　شور دریائے نظر قلزم خوں ناب ہوا

حسن رخسار سے موتیہ کی نہ تری خوبی نکلی　　سبز خط جوہر آئینہ مہتاب ہوا

سجدہ کعبہ ابرو میں تمہارا قبول　　جبکہ ہری قامت خم صورت محراب ہوا

جوش رفتنی دیکھا یا میں نے بیک جہان　　خون دل آئینہ چشم بہ سیماب ہوا

رو مستی میں خرابی کی جو عالم دیکھی　　جام خورشید سحر ساغر خوناب ہوا

ساغر بزم طرب دیدہ ور ونکی نزدیک　　قلزم ہستی موہوم کا گرداب ہوا

خاک کی ہوا صفا بلکہ تیغ عالم کیا
جوہر قدر سخن کو ہر نایاب ہوا

نہ کوئی ذکر غم عشق اب افسانہ ہوگا　　خواب وخیال جلسہ یارانہ ہوگا

مہمان سے آئی غم دل دیوانہ ہوگیا　　شہر جراغ داغ بیری خانہ ہوگیا

روشن ہوا جو شعلۂ رو بزم عندلیب — سا ایک ایک برگ گل پروانہ ہو گیا

دنیا دل میں آتی ہے جو آگ سی عشق کی — کعبہ کچھ دلوں کا یہ بتخانہ ہو گیا

چہرے کے تجھ پہ مر گئی ہے اب شیخ بھی وفا — دل لے کے جان بوجھ کے دیوانہ ہو گیا

باتیں ہماری کیا سکے سبکی شعر فہم اب ان کے ہیں — مضمون شعر معنی بیگانہ ہو گیا

سودا لگی سنی ہے عشق کی شہرت کیا ہی آج — دل ان کو سکھ دی جگہ میں تو بیگانہ ہو گیا

کوئی جہاں میں قدر ہی جانا نہیں — ایک بوقت ہی آشنا تھا سو بیگانہ ہو گیا

آنکھوں کا اور جلسۂ یاران بیقرار — محشر کا عرصہ کا جو ویرانہ ہو گیا

ای نگاہ بسمل ابروکی چشم پر — شیخ حرم برہمن بتخانہ ہو گیا

صد چاک سینہ دل کی طرح اپنا دیکھنا — قربان بیچارہ زلف کا شانہ ہو گیا

اب شمع و دل کی نوبت ہی آئی دکی

مجلس میں شیشہ و پیمانہ ہو گیا

طرز سخن مرقع صد رنگ ہو گیا — کاغذ طلسم خانۂ نیرنگ ہو گیا

ساقی کی سبز رنگ سی ہر رنگ ہو گیا — ساغر نشہ بیتاب قدح رنگ ہو گیا

آئینہ وار داغ دل تنگ ہو گیا — ہر ذرہ آفتاب سی ہمرنگ ہو گیا

جب آفتاب داغ تمنا ہوا طلوع — دل شبنم شفق زرنگ

شب کو جو درد تھا عشق بیستون | تارہ مرا ایک جیوں شرر رنگ ہو گیا

اس نازنین کی چہری میں تیرا نشان | اوس کی نگاہ کی دل ہدف ہو گیا

[illegible] صفائی و خطی [illegible] | ہر بوسہ کی دل کا [illegible] رنگ ہو گیا

مجنوں کی جہ [illegible] عشق [illegible] ہیں تمام | یہ ناقہ کی نجد میں بانگ ہو گیا

سودا کی شوق وصل میں کیا بیستون کا کوہ | میزان حسن و عشق کا پا سنگ ہو گیا

شادی میں حسن و عشق کی پہر ہین جب بستن | وحشت سی نافہ دل کی پہ تنگ ہو گیا

پروانہ میں جلایا تجھی پر دراصل کیہ | ای شمع موم دل تیرا کیوں سنگ ہو گیا

یہ سی نگاہ یار جو ترچھی ہوئی گئی

تارہ مرا انوا کی لیے اہنگ ہو گیا

جبکہ اوس خورشید عارض سی مقابل ہو گیا | آسمان کی بالی کا حلقہ ماہ کامل ہو گیا

جب تصور کا نشہ مجنوں کو کامل ہو گیا | ہر ورق لیلی بنی اور دیدہ محمل ہو گیا

جب اوس خورشید رو نی جو دکھایا [illegible] | دفعتاً گل نور شمع محفل ہو گیا

دوستی میں ہو گئی صفائی [illegible] دل خوں میں جگر | طائر رنگ حنا کی طرح بسمل ہو گیا

بوسہ لعل لب جاں بخش سی [illegible] | مجکو آب زندگانی زہر قاتل ہو گیا

[illegible] صفائی [illegible] | موج دریا جو [illegible] دل ہو گیا

کیوں صبا دیکھا سحر کچھ اختلاط حسن و عشق　　نالۂ بلبل جو بوئے گل سے تھا مل ہو گیا

پردہ دار آشنائی ہو گئی شرم و حیا　　بیحجابی کو حجاب شبنم حائل ہو گیا

سبزہ بیگانگی تصویر سے ہے کیفیت ملی　　دیدۂ ترسا غبار دہر لاحاصل ہو گیا

بلطف صہبائی فنائی داغ خواہش سے نہاں　　نشۂ کیفیت ہستی سے غافل ہو گیا

سیہ قبا بہت ہم کو سوجھی تھی فکر دل دراز ازل

ہے ہر غم جبکہ اب وگل ہائے شامل ہو گیا

جب تری شب دیدگی کا کھول کر کیفی دیکھا　　بخت ورق کو داغوں سے غیرت چمن دیکھا

نالۂ ہر احسن شوخ سے سمت دیکھا　　سینہ کی لبنے کو عطر یاسمن دیکھا

دست غم ہاطی برتی مست جنبش لیلی کی　　فدس کی بغزالو نکا نشہ جہاں ہر انجمن دیکھا

برق طینت جب چلی اوس نگاہ جادو سے　　زرد ماہتابی سا روئے انجمن دیکھا

حسن عشق کا گویا ایک ہی تھا ہو یا نی　　اب جنسیت بیرت خون کو ہلن دیکھا

امنگ کی جو ہر تھی شکل زمرد یاقوت　　پان لہلہی اوس گل نے جب بتہ ہن دیکھا

زلف و روئے جانان پردہ نوجوان بیتی ہیں　　دیکھا سحر کا سماں کعبہ برہمن دیکھا

زلف ہی نقطۂ دہن کا جب سیہ لیس ہم سوجھی　　جیسے حباب سے لب باریک کا کفن دیکھا

صبح شعلہ فانوس کل نمودار اوس کلی کا　　شبنمی دو دیتی ہیں پھول سا بدن دیکھا

مو بہ مو ... سے
تازہ تر ہر زمانہ میں نقشہ کہن دیکھا

خانہ جنگیاں ہیں کیا چو رنگ چو رنگیا امرنی ہیں
ترک خونریز نگاہ ہونگا طرفہ بانکپن دیکھا

جب سیں یار بدن ہی شوخ تب سیں ...
مست مشکل ہو ہر ایک موی ختن دیکھا

جب سیں یار سیتی جیوں نگاہ برق ابر میں جھلکی
اب ہر جلوہ فانوس میں شعلہ جوش زن دیکھا

کیوں نہ کی جس یار داغ دل ہی بلبل کا
آفتاب محشر کو شمع انجمن دیکھا

جب سیں خون ہی سیتی شفق کا رنگ پیدا ہو گیا
چشمہ خورشید کو ... کا دریا ہو گیا

رقص بسمل تربت مجنوں سیتی پیدا ہو گیا
گور کا گنبد بیاباں کا بگولا ہو گیا

نور ہے بی جناب پاک کا صل علی
معجز شق القمر ابرو سیتی پیدا ہو گیا

جلوہ گر انکھیاں میں ہی شوخی نگاہ یار کی
ہمہ تن نگاہ آج ہر ہو نگاہ تماشا ہو گیا

ہی قیامت اوس کی یا وعدہ کا دن بھرائی
آج سیں محشر تلک امروز فردا ہو گیا

کوئی کیا واقف ہے رمز عاشق و معشوق سے
کوئی کیا جانے کہ پنہاں قطرہ میں کیا کیا ہو گیا

تو ہوا رم سخن اور کہیں کیا راز نہاں
تو ہنسا اور غنچہ تصویر گویا ہو گیا

دیدہ حیراں کی دوری میں ترے اے بہار
جوہر آئینہ شکل موج دریا ہو گیا

دیکھنا تھا عالم ارواح ...
تو جو آیا روح کا عالم تماشا ہو گیا

اہ بری:

اہ سوزان غم دل تا داغ لعل شمع راہ ہی — رہنمای کاروان شوق زلیخا ہو گیا

جب شعر را افسانہ ہوئی ترے باب دل کی

چو مہر خورشید محشر اشکارا ہو گیا

ہمنی شب کا لکا سوتی جو تمہارا دیکھا — خواب میں صبح قیامت کا سما دیکھا

شب جو بالین در گوش تمہارا دیکھا — چاند کی مانند عوض میں تارا دیکھا

دل جو بیتاب ہوا گرم طپش آہ لی بسا تھا — دامن برق سی لپٹا ہوا پارا دیکھا

ہی یہہ اندھیر کہ مضمون اوڑا یا فورًا — زلف کی حال پریشان جو ہمارا دیکھا

اوسکی شوخی سی ہی مجکو گمان ہی کہ کہین — برق نی چشمک جادو کا اشارا دیکھا

چاند سی منہ پہ تیری زلف عنبر افشان — چاندنی رات میں چھپتا ہوا تارا دیکھا

شانہ پا آئینہ سنگ میں ہی جلوہ نما — بر میں خورشید کی پیراہن خارا دیکھا

کربا جو رسکے نظر ونسی دل زار کا خون — شوخ چشمی نی جو غمزہ کا اشارا دیکھا

قطعہ

چاردن عیش کا عالم غنیمت ہی یہان — کبھی جیتے ہی میں کبھی دارا دیکھا

خاک سی پہول اوگی سیکڑون گل رنگین — لوح تربت پہ فلک مزار ونجہ ہمارا دیکھا

از نقش عشق کہ ہی مہر سہر کرتا ہوں تہی جو ذکی

اختلاط اوس سی بہت کم ہم نی ہمارا دیکھا

تڑپھائی ہی دل لب رقص انکا تماشا — ایک عالم ہی گردش دامانکا تماشا

ہی شور جنون دشت بیابانکا تماشا — گلدار ہی اور چاک گریبانکا تماشا

دریا مین ہی عکس رخ ماہانکا تماشا — ہر موج مین ہی شہر چراغانکا تماشا

آنکھون مین بسی یاد لب خونکی تجلی — آئینہ محل بن ہی شبستانکا تماشا

مجھہ اور ہی باقی ہوس ای ہی کہ قفس مین — یاد آئیہ چلکی کوہ و بیابانکا تماشا

دیکھی جو بہمیکی یہ وو بدن مین زیب — آئینہ ہوا مجلس حیرانکا تماشا

او تہ بنا ہی مرا رات کو آنکھونکی دہو یمین — ہوتا ہی سحر چاک گریبانکا تماشا

مژگان شفقی اشک سی ہین مطلع انوار — دریا کی کنارے ہی چراغانکا تماشا

ہر غنچہ ہی ایک طفل پریزاد کی مانند — سیر چمنستان ہی پرستانکا تماشا

سرگشتہ بگولی کی طرح ہوگئی فلکی ہم
کیا خاک کرین گنبد گردانکا تماشا

جہان مین لطف سخن کا کہین مزا نہ رہا — مذاق معنی بیگانہ آشنا نہ رہا

تباہ ہی عالم جور و جفا سے ڈر نہ رہا — نہ جو جہہ پاس مری مین رہا رہا نہ رہا

شگفتہ زخم جگر پر نمک چھڑکتا تھا — پڑا جو ہنسو جہان مین تو کچھہ مزا نہ رہا

بہار حسن کی تیری یہ خوبیان دیکھین — کہ دل مین خون بھی ای آتش حنا نہ رہا

واہوا

مشغول ہے جبھی یہ خوباں ہیں دشمن جانی
مجھی ہی ہمن کچھ اسسی گلا نہ رہا

اسی امید میں غم کی اسیر جیتی ہیں
کہ دل اسیکا کبھی مبتلا سدا نہ رہا

گئی یہاں سی دل و جان و ہوش و صبر و قرار
سوای غم کو مئی در سینہ آشنا نہ رہا

ہم ابھی جان سی گذری اسی قدم پہ نہ ٹھیک
تو اپنی عہد پر ای شوخ بوفا نہ رہا

ہوای نالہ دل آخر کو نہیں تو تھو
کہ گل کی ہاتھ میں بھی دامن صبا نہ رہا

عبث ہی شادی و غم کا خیال یہ رہا
کہ ایک حال پہ دور جہان سدا نہ رہا

لب فغا نسی ٹپکتا ہی رنگ عشق کی
ہزار ہمنی چھپایا مگر چھپا نہ رہا

ہمی یہ نشہ کہ جہان جلوہ کہ یار کیا
ہمی قیامت کی مجھی کشتہ دیدار کیا

راز پنہان محبت سی خبردار کیا
ہمی ای دشمن جانی تجھی ہشیار کیا

انکھڑیوں کی تری کافر مجھی بیمار کیا
زلف کی موت کی پھندے میں گرفتار کیا

صبح خورشید کی گلو پیچ ہو دامن چرخ
داغ دل کی شفقی ہر سحر زنگار کیا

پہنچا مصر ہوا قافلہ انداز و ادا
اب یوسف ہی تو مجھکو خریدار کیا

گو تو بات ہی کچھ کہہ نہیں سکتا قاصد
کہ نہ اقرار کیا اونی نہ انکار کیا

مہ کنعان کی زلیخا کی خریداری کی
عشق کی حسن کو رسوا سر بازار کیا

حال دل اپنا جسے میں رنج بیان — کہ رنگ چشم نمایان ایں اظہار کیا

دل کی داغوں نے بہار رونق لی بس مری رنگ کی

تختہ قبر مرا تختہ گلزار کیا

چشم مستان کی نوخطی نی اثر پیدا کیا — غمزہ کافر نی جو ریکا ہنر پیدا کیا

دشت خونخوار جنون کی جب مسافر ہم ہوئی — لخت دل خون جگر زاد سفر پیدا کیا

چھوٹ کر جاتا ہان بیچ قفس کے خانہ زاد — ان کو اوی شوق چمن نی بال و پر پیدا کیا

آبلون نی رنگ رفتار ہو گئی آتش زبان — دشت کی کانٹون نی صحبت کا اثر پیدا کیا

رفتہ رفتہ ہو گیا ناسور دل میں داغ عشق — برق نی سیماب سینہ میں گھر پیدا کیا

رشک کیا جای ہے ای دیوانہ دل خستہ کی — لالہ صحرا نی کیون داغ جگر پیدا کیا

جب گئی ہمراہ قاصد کی نگاہ انتظار — نقش پا نی چشم حیران کا اثر پیدا کیا

ابتدا اسی ہی قیامت اتحاد حسن و عشق — دلکو جیون زلف پری شوریدہ سر پیدا کیا

تازہ پھر سینہ کیا طرز غزلخوانی نی

پھر بہار عشق نی رنگ دگر پیدا کیا

فصل گل نی چاک چاک کے دل میں گھر پیدا کیا — ہمنی گل کھا کھا کی سو ٹکڑی جگر پیدا کیا

جدوقلی سوز سینہ انشو طے سی نامہ — بیقراری نی ہمکو ہمسفر پیدا کیا

اگر

آ گیا پیری میں دل پژمردہ افسردگی
عاقبت جام صبوحی نے اثر پیدا کیا

جو دیکھا ہے مضمون حب کیا خط نے رقم
گم کیا مطلب کو عنقا نامہ بر پیدا کیا

مستی غم کی خلش سے ہیں فوارہ کی شکل
خانۂ زنبور ناسور جسم پر پیدا کیا

عالم آشفتگی سے خوب ہے یعنی نہ جب
اک نیا عالم یہاں ہم نے کو پیدا کیا

چشم خونیں سے ہوا پیدا عجب شمس طلوع
مہر ... سے لی میری شب نے سحر پیدا کیا

شکل مہتابی بنایا داغ نے ہم کو زرد رنگ
چاند کا ٹکڑا تجھی اے سیمبر پیدا کیا

اے ظفر کیا پاس بیٹھے رہو ہی محبت یار کی
صندلی رنگوں کی غم میں درد سر پیدا کیا

ہر سحر سینہ میں ہے داغ دل ناشاد کیا
ہر سر شام ہے جوں شمع برباد کیا

وہ الم وہ ہی بلا یہ جو ہی کہا ... دل نے
ہم نے ہو گئی یاد وہ ستم ایجاد کیا

سبزہ پشت لب یار جو دیکھا سو ہر جی
مصرع نالہ موزوں لب فریاد کیا

نہر خوں آنکھوں سے جو بہتی نہ سطر یہاں
دل شیریں پہ ابھی ہے غم فرہاد کیا

نو خط خوش رو ہوئی سرد سے کیا قمری نگاہ
سان پر کج کیا ہوا خنجر بیداد کیا

عیش و عشرت کی مری کی ہوس نا رہ ہوئی
ہے گرفتار مصیبت دل ناشاد کیا

تن ہو گئیں ملو تو سیری ہے ... لی
آج تک بھی ستم غمزہ صیاد کیا

ایک لغت ہو تو کہی کہ گرفتاروں پر روز نہ تاہی وہ کافر ستم ایجاد نیا

تازہ بہ لطف سخن سے ہی ہو دلکی داغ کہیں

کوئی مضمون کر ایجاد ہمیں یاد نیا

جب سامنے کبھی وہ پری زاد آگیا دیوانہ پن کبھی کا ہمیں یاد آگیا

دیرینہ شوق شور جنون یاد آگیا پھر کیا خیال ہی دل ناشاد آگیا

مطلب ستون کی خرابی سے شوق کو ہنسنے لگی سامنے سر فرہاد آگیا

غافل ہی کیا اسیر قفس گل کی یاد ہاں ہشیار ہو کہ موسم فریاد آگیا

دیوانہ پن کی یار تماشے دکھا گئی یا تو نہیں اپنی گروہ پری زاد آگیا

مضمون جو نئی تھی وہ سب ہو چلی تمام وقت اخیر عالم ایجاد آگیا

شیرین کی غم دل پہ ٹوٹ پڑا تھا ایک پہاڑ جب سامنے جنازہ فرہاد آگیا

ہمکو اسیر کر کی نہایت ہوا خجل شور و فغاں سے تنگ جو صیاد آگیا

پھر پھر کی دیکھتا ہی دل بیقرار کو کیا یاد تجکو ای بت بیداد آگیا

ضبط نفس کی ہو گئی لکھن دشمن زباں نزدیک عہد ضعف بھی فریاد آگیا

خون ہو کر ضبط ہوا دل بتاب سے مگر عشق میں جو مجنوں دیکھ کی فصاد آگیا

روٹھی ہو کیا اہی غضب ایجاد کی

گرامی

گر اپنی ضد پہ وہ بت بیداد گر گیا

گذری بہار نالہ و فریاد رہ گیا — افسانہ وار عہد جنوں یاد رہ گیا

مرتی ہے اس سے قتل وہ مجھکو تو کر چکا — اب کیا حجاب لے کی بہت بیداد رہ گیا

جب ہو گیا تمام تڑپنا کہ سر بسیر دام — حیرت زدہ سا غمزہ صیاد رہ گیا

خوبوں کی دھیان جانے ہوا دلکو یہ خیال — منظور خیل پریزاد رہ گیا

شیریں کی سنگدل پہ اثر ہو نہو مگر — نہر بہشت تیشہ فرہاد رہ گیا

بلبل چمن میں ائے ابلی ہزار بنی دل بلبلی — دل تنگ غنچہ لب فریاد رہ گیا

کیا کیا مزے اوٹھائے ہیں کی مجنوں آورد — یہ لطف زندگی کا مگر یاد رہ گیا

ہونٹوں پہ آ گئی جو مری جان ناتوان — حسرت سے مجکو دیکھ کی جلاد رہ گیا

... گردش دور فلک نے کی خراب — ویرانہ جنوں مگر آباد رہ گیا

سب ہمصفیر قید سے چھوٹے بہار میں — اک میں اسیر الفت صیاد رہ گیا

کیونکہ نہ ہوں نہ دلکو بیچارہ ای قلق ...
یہاں کچھ دنوں ہی کوئی پریزاد رہ گیا

ہو گی جب لب پہ سم فریاد آئیگا — دل توڑنے کو غمزہ صیاد آئیگا

کچھ کام جب نہ غمزہ صیاد آئیگا — کیا کیا دریغ نالہ و فریاد آئیگا

کس کا ہم پر تو آئی دل یا نشاد آویگا ؟؟ / پھر پھر کی کیا یہہ موسم فریاد آویگا

ان ... ی سکی ٹہوکر جہان کی میں تو / یہہ جیسا چمن کا بہت یاد آویگا

ہوئی بہار ... جگر کی جو کر میان / انکھیں تو سینکنی وو بہزاد آویگا

بر توفی وقت فی تیغ ستم کیا دریغ / شکوہ زبان پر اپنی بے بیداد آویگا

جمال نہ ... ہی پھر ہوئی نجد میں / مجنونکی خاک کرنیکو برباد آویگا

ستار ہو رہا ... قفس تن کا پھر روح / معلوم تہا کہ یہان کوئی آزاد آویگا

ملی کر جکا ہی ہاتھ بیابان بی خودی / اگی جنونکا دشت عدم آباد آویگا

تسکو بہی جو ... پہ ... کہات میں / تسکو خبر نہ باغ میں صیاد آویگا

ای وای بیخودی نہ خبر ہوگی ... / جب تیغ سر پہ کہینچ کی جلاد آویگا

لیکا ہمارا نام زمانہ میں ای ولی
ہم سا جو شعر کا کوئی اوستاد آویگا

سخن کا صاف تجہ تیری لب تقریر پر لکھا / جواب شی زبان نی فرع شمشیر پر لکھا

خط روشن جو دیکھا صفحۂ تقدیر پر لکھا / تو خط نسخ ہمنی نسخۂ تدبیر پر لکھا

گرفتاری نی وحشت کی اوٹھا کر شاخ آہو سی / برائے عاشقاں کو حلقۂ زنجیر پر لکھا

دل حیران کا نقشہ کہینچ کیا چشم تماشا پر / میری حیرت کا نقش آئینہ تصویر پر لکھا

اثر لکھتا ہوں داغ سینہ جیوں سنگ سلیمانی — یہی لکھتے ہیں سنگ سرمہ تسخیر پر لکھا

خموشی میں سخن سے ہوں صفا تر ہوں جو ہر تیغ — یہ مضموں ہے زبان خار تحریر پر لکھا

ہمیشہ ہی جلوہ سے مہر خورشید عارض پر — الف زریں رقم ہے صفحہ تنویر پر لکھا

ہوئی ہر وصال کو کیا دامن فتراک قاتل سے — خط تو ام سے ہے پیشانی نخچیر پر لکھا

جو ہر ہم ہماری مژگاں تر و نور نظر ہیں ہاں — کہ جیوں شمع سوزاں ہے پر گلگیر پر لکھا

جوانی ہے بسال انار سی یاد باقی ہے — کہ موزوں نالۂ طفلانہ زنجیر پر لکھا

نہ شیریں کا جگر خوں ساں دل فرہاد — وہ نقش لب سا جو کہ ہوئی شیر پر لکھا

ہوا جیوں سنگ اشک قطرہ زن آتش قدم گویا — جو سوز دل زباں نالۂ شبگیر پر لکھا

ہماری نام کا آیا نشانہ ہر جلک مہر — جو اعلام ستم کا فرنگی تیر پر لکھا

ہماری ہے جدا بستی ہر کا نسبہ سر سے — جو کچھ کلک قضا نے صفحہ تقدیر پر لکھا

نہ لکھا انہنا وہ ہمارا شرم سے کہ نوبت کیا — نہ حرف صاد بھی تو نے مری تحریر پر لکھا

دل اپنے بلندی پر جو امین سینہ تیر کا نقش — طلسم کا دل لی تمنا برق کی شمشیر پر لکھا

نکالی ہی قلم کی ہی خموشی حرف زن گویا

کہ حرف لاجوابی ہی لب تقریر پر لکھا

فریاد کہ بوستاں نہ دیکھا — او جڑا ہوا آشیاں نہ دیکھا

دل پر مری یا نشہ کہ لیا اوسنی | تنہا دل میں جو کچھ گمان ندیکھا
لیلی کو تعلق ہوا جو پھر کر | مجنون سی کاروان ندیکھا
ہستی و فنا میں ہی خرابی | یہ نشہ کہاں کہاں ندیکھا
واماندۂ دشت بیخودی کو | جیون ریگ روان روان ندیکھا
عالم میں ہوا یا صف کہ رنگ رنگ | آئینہ آسمان ندیکھا
کی چشم حباب نے بہت سیر | دل سا کوئی نیم جان ندیکھا
افسوس ہی تونی ای زلیخا | آتا ہوا کاروان ندیکھا
مقطع
پابند قفس کو کچھ نہیں غم | تو نکہہ سی گلستان ندیکھا
ہی داغ یہی کہ فصل گل میں | جلتا ہوا آشیان ندیکھا
کس دل سی کہیں فرنگی بادھنی
شورش کدہ جہان ندیکھا

صاحب کی تو نکلا بعد فنا نام رہ گیا | جمشید کا نشان نہ رہا جام رہ گیا
صیاد نے بڑی ہی لیے مرغ دل کی حیف | آخر تڑپ تڑپ کی تہہ دام رہ گیا
قاصد کی بات زبانی نکچہ سکھے | جون ہو لی شوق بوسہ پیغام رہ گیا
لی ہی چکا وہ جان دل و طاقت و توان | کیون ای رہنا یہ اوسی کیا کام رہ گیا

دیکھا

دیکھا جو زرد رنگی عشاق کا کمال
حیرت میں آفتاب لب بام رہ گیا

آسودگی کا حال نہ پوچھو جہان میں
عنقا کی طرح نام کو آرام رہ گیا

فصل بہار میں تو ہوئے ہم شگفتہ دل
شور جنوں کا مفت میں الزام رہ گیا

داغ جگر کے شعلے سے اوٹھا نہ دود آہ
دل خون ہو کے جیوں شفق شام رہ گیا

کیا کیا مزے اوٹھائے حریفوں نے اے فغاں
ایک میں ہی بزم عشق میں ناکام رہ گیا

دل کا ہوا آنچل وہ دوپٹہ ہے جو زری کا
اوڑتا ہے کہ ہمدوش ہوا بال پری کا

اوس زلف پریشاں کے ہیں یہ یاد جو نسخے
کیا رنگ کا مصرع ہے شوریدہ سری کا

دیکھا جو مرا شوق رہائی سے تڑپنا
صیاد کو غم ہے مری بے بال و پری کا

حسرت سے ہوا دل میں لہو داغ تمنا
شیشے میں جگر خون ہوا جان پری کا

محفل میں حریفوں کی دل افسردہ ہیں لیکن
پروانہ کوئی داغ چراغ سحری کا

آنکھوں سے مری صورت حسرت ہے نمایاں
آئینہ ہے انداز تری جلوہ گری کا

ان پان کی سرخی ہے جو مسی کی وہ دھڑی
یاقوت ہے ٹکڑا ہے عقیق جگری کا

نازک تھا مزاج اوسکا ہوا اور بھی ستمگر
قائل ہوں میں اے آہ تری بے اثری کا

ایک برق سی چمکی نگہ شعلہ فشاں میں
دیکھا جو بہو کا بدن اے رشک پری کا

عقدہ کی طرح نامہ لو رسوائی کا جوہر | جو جا ہی جہاں جوہی بی ہنری کا
تجلی لی یاں آکا دو شیق شہر لی نہیں زنہار | جلوہ ہی یہ ظالم تیری بو ناکرزی کا

حیرت سی ولی محفل یاران عدم میں
افسانہ ہی جو مری بیخبری کا

چشم میں ہو جو نگاہ شرر افشاں پیدا | صف مژگاں سوں کروں شہ چراغاں پیدا
داغ پوشیدہ ہی یوں سینۂ دل میں روشن | شمع فانوس میں جیوں ہوتی ہی پنہاں پیدا
لب شیریں ہی دلہیں جو ملیحوں کی خند نمک | ہر رگ زخم ستی ہی شور نمکداں پیدا
گر سفر ہوئے ابلہ پا کو نکی غبار | اتنی ذری کی نظر ہی ریگ بیاباں پیدا
عالم روح میں ہاں مستی کی پریاں دیکھیں | خط سبز ہوا رشک پرستاں پیدا
عشق کا داغ ہی لازم جگر چاک کی ساتھ | ہوئی خورشید و سحر دست و گریباں پیدا
کوئی مجنوں نہ ہوا دشت جنوں میں لیکن | بس محمل ہوی گرد بیاباں پیدا
گلشن حسن میں یا ہم جو ہوں باغم و عیش | گل خنداں کہ تری چاک گریباں پیدا
سبزۂ رخسار محبوب سے یو جہہ نہیں | ہی گلستاں کی ورق پر گل ریحاں پیدا
راہ جب بھول ہی منزل کی غلط کی ہی | سبزۂ نور ہوا خضر بیاباں پیدا

یگانہ ہی یہی ہمیں سخن پیدا ہی ولی

جرم پا کر وہ کیا ہم کو پشیمان پیدا

گل نکہت سے ہوں میں یار صبا ہم داستاں رہا　　طفلی میں غنچہ ہم سبق گلستاں رہا

کیوں اے نسیم نجد یہہ کسکا غبار تھا　　بسمل سا لوٹتا جو پس کارواں رہا

بوجھو نہ مجھ سے ہجر کی شب ماجرائے آہ　　میں اژدہا تو صبح تک آتش فشاں رہا

جو لطف زیست تھا سو جوانی کیساتھ تھا　　وہ بات اب کہاں وہ مزا اب کہاں رہا

دل پر ہمیشہ داغ ہی کیا چمن نیا عقرا حسیب　　آنکھوں میں گل کی خار مرا آشیاں رہا

رہتا ہی وحشت سے بن اٹھتی ہی غبار　　لیلی رہی نہ قیس کا نام و نشاں رہا

جب جا چکیں خیال سے پھر کیا قصور عشق　　یہہ ہی خیال خام کہ وہ بد گماں رہا

دم بھر لیا نہ منزل ہستی میں دم کہاں　　یہہ کارواں عمر ہمیشہ رواں رہا

دو روز جیتے جی اب میں قیامت سے اہتمام　　نہ وہ زمین رہتی ہی نہ وہ آسماں رہا

لیلی تو جاتی ہی کہ صحرائے نجد میں　　کسکو پکارتا جرس کارواں رہا

عالم میں فہم لطف طبیعت سے ای دے

جیوں بوئی گل عزیز رہا میں جہاں رہا

شب فراق جو میں گرم اضطرار رہا　　دل ستم زدہ پہلو میں بیقرار رہا　　انتظار

عذار انہیں جو دکھاوٹ ہوئی محبت میں　　صفائی خاطر دل میں نہ اگر غبار رہا

ہم آشیانہ اڑ تھی ہاں شاد ہوائی گل — چمن میں آگ تو گلستانہ کوئی خار پر رہا

عبث ہے در پئے خاطر تو دے کسی کو تکلیف — نہ وہ شباب نہ وہ موسم بہار پر رہا

خبر تو بات ہے میرے دل کی خوب لی تو نے — میں انتظار میں اے درد انتظار رہا

گھر میں کیا ستارہ سا جو چمکتا ہے — یہ داغ ہے کہ عزیزو نسی یادگار رہا

فنا کی دشت سے یاں کی کاروان ہیچ کی راہ — مثال برق تڑپتا مر اغبار رہا

مزا ہے یہ گلستاں میں چار دن ہی کا — مسافروں کی طرح موسم بہار رہا

سنی بھی میری افسانہ کی نہ کی نگاہ — عدم کی قافلہ دو سو ہیں پکار رہے

خیال ہے کیسا تہی جو اپنی دھیان میں ہم — جنوں کی دشت میں کوئی ہمیں پکار رہا

ہوا کبھی نہ دلی گرم یار میں سرسبز
چمن سے دور رہی جیوں سبزہ مزار رہا

جب خیال گل نے یاں عرش سید چمن کیا — شہر شہر لالہ جوں نہیں کفن کیا

تیغ نگہ سے خون مرا حسن تن کیا — کیا قہر تو نے ای

ہنستا ہوا اس دل کی قیامت ہے کج کے — برہم مزاج غمزہ خاطر شکن کیا

ق اندیشہ کیا ہے دل تلخ کام کو — مشتاق بوسہ لب شیریں دہن رہا

دل خستگان عشق کو گھر ماتمی نہ ہیں — نیلا سا آسمان کی کیوں پیرہن کیا

مژہ

غمزہ و دلبری میں نظر بند ہو گئیں — آنکھوں نے تیری نشہ جادو دھر لیا

اور اُدھر جوں نسیم میں خانہ بدوش ہم — گویا مقام بے سر و پائی وطن کیا

یک یک ورق کے سامنے مستی کی دیکھ کر — معنی کمان گھمن میں سنبھال کر لیا

پنہان ذکی نے جا بجا معنی لگا رہا ہے

لطف زبان شاعر شیریں سخن لیا

ہے دل کی بے قراری نے ہم کو غبار سا — ہوا کا تخت میرا تخت ہزار کیا

یہ شب نے دیکھا ہی اوس نشان جبین کی بہار — کہ ماہتاب نے چادر کو زر نگار کیا

ہنسا میں عمر کو تو رحم کیا بد ہان اوس کی — اور اشک رشک ہماری گلی کا لالہ کیا

تر بہ تر بہ کی ہوا خوب ہے بیر بنا سے — دل ستم زدہ نے جبر اختیار کیا

یہ خار خار جنوں نے بہار دکھلائی — کہ رنگ و بو تلووں کی نشیبہ خار کیا

خیال وصل ہوا تو وصال کی سوچی — اجل نے آنکھ دکھائی جو انتظار کیا

دل شگفتہ کو تشنیع سنو رحمت نے — فدائی جان کر بیانی نثار کیا

ذرا تو سوچی دل میں یہ کیا قیامت ہے — کہ عہد کر لی نہیں تھی بیقرار لیا

زبان حال نے یار رونگا دکھا یہ انداز — کہ دل کو شیشہ عشق نے پر غبار کیا

بہار ابلہ پائی نے زینی دکھلائے — کہ رشک صحن چمن دشت خار زار کیا

گرمی شعر جو مضامین سی نوازن کی
قلم نے صفحۂ کاغذ کو شعلہ زار کیا

شب جو وہ اختر طالع سی آسمان سی تھا
دل سی ہی تپاک حرف شکایت زبان سی تھا

بخشندہ راز کو مری سمجھا وہ سے جبین
چہرہ کا رنگ زرد جو دردِ نہان سی تھا

آہوں ہماری ... ستارے ... جو رات
ظاہر ہجوم داغ دل آسمان سی تھا

آتش ... برق سی بھی ہوئی ... چمن
شعلہ بلند گرد رہ کاروان سی تھا

[illegible] گل کی حیف نہ وہ بھی صیاد یا
ہر جا جو شور کا میری شور و فغان سی تھا

لا مانہ ... زبان پہ ... رو برو
شکوہ جو ہم کو اوس بت نامہربان سی تھا

مجنوں ... فرصت یک دم ابھی جہاں میں
یہ بھی خبر نہیں کہ علاقہ جہان سی تھا

شور ... ہی مایہ ... گی ... نہاں
ہر جا نہان نہاں ... نہان سی تھا

غیر ... کی جو ... نہاں ... قبلی
معلوم کچھ کیا کہ اشارہ کہاں سی تھا

خونی ہے داغ سی گردوں بھی خبردار ہوا
... تو سامنی جب کھینچ کی تلوار ہوا

خون ... نقش قدم
دشت ہر خار ... گلزار ہوا

مہر و الفت ... زمانہ ہوی ہم
بیوفائی ... یگانہ وہ ستمگار ہوا

جب کہ

جہاں تلک دنیا میں ایسا ہی چہرہ کوئی نہیں ویسی — ابھی عالم کا رفیق روزن دیوار ہوا

جا بجا ٹک ہوا صورت صبح شب وصل — جام خورشید میرا دیدۂ خونبار ہوا

خستہ جانوں کا ہوا سینہ قلم بیت دہن — جسم ہر کس میں فرار دل بیمار ہوا

جو کوئی چاہے ہوا دیکھنے میں صورت یار — رہبر جہاں میں کیا شربت دیدار ہوا

بن تو ہو جان سے قربان بہ تماشہ تیر — تو مری جان سے بھی ظالم نہ خبردار ہوا

... یار سے بوسہ کی طلب کی ہم نے — کیا ہی مجبور ہر ادا مطلب دشوار ہوا

لی ہے جاں نے ترے بوسہ ہی میں تا دم خنجر — جو کوئی بسمل تیغ ستم یار ہوا

سینۂ گل میں ہے نشتر کا اثر اور اس میں جو عکس — خار صحرا کا وہاں نوک ہر ایک خار ہوا

مژگاں عاشق تو ہیں نوک ہر ایک پر اس کی — اور ہجر ہی میں ... ہی نہ خنجر دار ہوا

نہ ہوا جلوہ ... یار کا آنکھوں میں خیال — آئینہ دیکھ کے حیران دل بیمار ہوا

جس میں اٹھا ہی مر ہوں لعل بہی تنہا دلی
رسم عالم سے تو شگفتہ دل زار ہوا

کیا کہا تو نے کہ جیتا ہی کا سزاوار ہوا — بات کیا منہ سے نکالی کہ گنہگار ہوا

دو گھڑی بیٹھ کے رستہ تو ... ہوا — جو ہر آئینہ کیا جوہر ... ہوا

بات ... تو ... — شعلۂ رنگ حنا ... ہوا

کوچۂ یار میں [illegible] دیوانۂ مجنون
سایہ ہر ہونکا بھی سایۂ دیوار ہوا

روشنی [illegible] کی [illegible] میں آوے
آگ سے شمع چراغان سا جو کہسار ہوا

شب [illegible] روتا [illegible] کی [illegible]
ہار اشکوں کا [illegible] موتیوں کا ہار ہوا

ایک جہان کی [illegible] نگہ سے اگاہ
ایک [illegible] کشتۂ دیدار ہوا

دل کے داغوں کی جو [illegible] رنگ میں
تختہ قبر [illegible] گلشن [illegible] ہوا

میری [illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible] میں
کوئی دیوانہ ہوا اور کوئی ہشیار ہوا

آنکھ [illegible]
خواب [illegible] میں جو لذت شب [illegible]

بلبل نغمہ سرا [illegible] چمنستان کی لی
اس کی کوچے میں تیری صورت دیوار ہوا

جب داغوں [illegible] شمع چراغان ہوگا
شیشۂ دل چمنستان [illegible] ہوگا

جب اڑا [illegible] ہولی کی غبار
بس محال کوئی مجنوں بیابان ہوگا

شکل [illegible] گل [illegible] خون [illegible] گل
اشک شبنم کا اگر عطر [illegible] ہوگا

[illegible] سوختہ [illegible]
شعلۂ شمع نہ فانوس میں پنہاں ہوگا

دھو [illegible] بیابان [illegible]
لالہ زار [illegible] شمع چراغان ہوگا

[illegible] جو بندھی
آئینہ دیکھ کے صورت [illegible] حیران ہوگا

مئی

جی عالم تصور رہا تو آخر ایک روز
شیشۂ فانوس خیالی کا پریشاں ہوگا

جسکو ہوگی ہوس بوسۂ لب شیریں کی
مثل فرہاد وہ ناکام پشیماں ہوگا

ہو نہ ہو دل لیا نکل جائینگی ای نور جہاں
جو ستم کا ہی نہ اگر حال ایک بیاں ہوگا

طپش دل جو یہی ہی تو اوسکی ہے بیاں
یہی رونا ہی تو ہمسی لوگی کہ طوفاں ہوگا

گر یہی خط ہی پری زاد نگار و دیوان نئی
دیکھنا طرّۂ تحریر پریشاں ہوگا

جو وقت شور رہی دم سرد کا اوٹھا
گردوں پر آفتاب سحر تھرتھرا اوٹھا

ہاتھوں سی اوس پری کی نہ چھٹا ہیں جو تابش
کیا ہی چمک کی طایر رنگ حنا اوٹھا

اور کی ہی کار نہیں باقی رہا داغ
بس تہ تہ میری خاک کیا باد صبا اوٹھا

مشتاق مقرر ہیں دیدار کی تیرے یا
گھونگھٹ تو اپنی مکھڑی سی ظالم ذرا اوٹھا

چمکا ہی پھر رہا ہی رخ شمع دل ہنوز
کیا کیا ستم پڑی لیسی اوسکی فراق اوٹھا

دل سیر ہو رہا ہی زمانہ کی سیر سی
یہہ طایر خیال جہاں سی اوٹھا اوٹھا

تیری شہید ناز کی بخشش کیواسطی
ہاں سب ہیں کہتی تو دست دعا اوٹھا

ہاں ہو گیا سحر طپش دل سی ... ہزار
پہلو سی میری یار جو ہوکر خفا اوٹھا

یا غم کی جا سنتی لب سرکشی کی ...

یارب اس لب نمکین کا مزا دو بالا

لب بار بنا ہم تو سبزی سبز ہو گیا | دشت جا لب ایک سا رہ شکل اخگر ہو گیا

جلوہ عکس لب لعل سے زلف با مہتاب | زنگ ہا قوت اللہ کا جوہر ہو گیا

دست جز دست بلا اٹھا جو ذرہ ہا سی کی | آسمان بے حجابی جا بجا شکل اخضر ہو گیا

دو سہی بیرنگ کھا کی زار روشن کس چہ ہو گیا | جام جم بنا دل کی اللہ کا ہمسر ہو گیا

بار پہلو سے اٹھا اور ہو گئی ہم بے قرار | کیا قیامت آگئی کیا قہر دلبر ہو گیا

شب تھے جب بستر کی چراغاں کا مندا | شمع فانوس میں یک ایک اخگر ہو گیا

پردہ شرم و حیا ہے مانع لطف وصال | یک جہاں تبسم جھپ سے مضمر ہو گیا

پیکان از خونریزی کی نگاہ ہر مژہ | نالہ آغوش میں وہ مہر پیکر ہو گیا

بزم یکرنگی میں کیا کیا رنگ تھی پیش نظر | دل سراپا حیرت سے ہوئی تار کی نسخہ نگہ

کوئی دیوانہ بنا کوئی ہوا شکل پری | کوئی ہی دل باختہ اور کوئی دلبر ہو گیا

اس غزل سے وے اسد خاطر ہو بیکلائی کی
جلوہ بخش نظر مضمون جگر خشم ہو گیا

زد بسکہ بیقدری اپنی حال سے بہر ہو گیا | داغ حسرت آفتاب صبح محشر ہو گیا

تشنگی بوسہ ہی طلب جام خموش دلبر ہو گیا | خوبی قسمت سے گویا لعل شکر ہو گیا

اور سی

اوس سے ہو جو الجھی بالی بال اس زلف سیاہ — مشک جاں بخش کیا زلفی کا معطر ہو گیا

دیوان ہیں اہل نظر شگفتہ خاطر ہو نہ ہو — دشمنی زلف پری دیوانہ کیونکر ہو گیا

عین حیرت ہے چراغاں ہی شرار اشک سے — وعدہ کیا اس نے وداع بزم آخر ہو گیا

اتنی ہی سوزش سے بجھہ ہوئی میرے بالی بھی — حیف خاک کیا کوچہ زلف معنبر ہو گیا

عکس سے یا موتی لی مالا لی سنہری تن پہ — تھا عرق جو ان سے سوا گوہر ہو گیا

گیسوی مشکیں تراشی دشت کا فرزاہ — یک قلم دفتر سنبل کا ابتر ہو گیا

کشتہ داغ عشق میں شورش ہوئی طوفان بھی — آتش دیرینہ میں صد اسکندر ہو گیا

سبزہ خط مورچہ ہی عارض دلبر ہی — مورچہ شاید کہ آئنہ کا جوہر ہو گیا

موتی ہیں لخت دل مژگان خون آلودہ پر — فرش کا مخمل لگا ملکر ہو لولو کا بستر ہو گیا

سطر ہیں جو تحریر ہا دل کی پریشانی کا حال — نامہ بر اپنا تباہی کا کبوتر ہو گیا

شکل جب شبنم یا داغوں کی ہو لو سی جلد پر — دیدہ گریاں شبیہ حوض کوثر ہو گیا

سبز باغ دہر ہی بیرنگ کا عالم ذکی
واہ کیا دیکھو کلی نے چرخ اخضر ہو گیا

ہمنے کیا جب تصور میں گلستاں باندھا — خانہ آئنہ میں شہر چراغاں باندھا

جب جمال اس نے طرہ ہجاں باندھا — ہمنے ہر شعر میں مضمون پریشاں باندھا

تار مژگاں سیں نظر تیر بلا کی سو غار
چرخ ازرق نے مگر تودۂ طوفاں باندھا

سختی عشق کی رہنی دو احباب نے شرط
چشم نے نوح کی طوفان سیتی پیماں باندھا

نئی جاتا ہی مگر بندۂ محبت سوی مصر
تو نی کیوں رخت سفر ای مہ کنعاں باندھا

زور بیر ابھی تو ناز نے تو بی دیکھن پھلا
در کو بھی جو کوئی اس پل دوران باندھا

خط بند وہی تصمم تعل پر تیرے بھی جسم
کما فرستان ہی تصویر میں پرستاں باندھا

رشتۂ فکر ہوا تار شعاعی کی مثال
جب سے مکھڑے کی تیری مہر درخشاں باندھا

کیا کہے تیغ تغافل سیں عشاق کی باندھی ہی کمر
خیر ہی ابھی کیوں گریہ نے داماں باندھا

عشق نے داغ دل اور چاک جگر کا مضموں
مثل خورشید و سحر دست و گریباں باندھا

شوخ مضمون فکر کی زلف سخن میں سی کر
دام تصویر میں آہوی بیاباں باندھا

دل ہی فروغ آتش دیدار کا سبب
ہیں ہوں تمہاری گرمی بازار کا سبب

جلد ہیں کچھ بیان کیا برق آہ نی
بوجھا جو اضطراب دل زار کا سبب

جو سر میں نشۂ دیدۂ تر کا اور دم کو دھیان
وہ یار مجھ کوں لکھا ہی اس ھار کا سبب

جوہر تیغ زخم دل پہ نمک حسن شیریں
پایا جراحت مرہم زنگار کا سبب

آتش تند خو سیتی آج ہو میں نیں اژدہا
بستر پہ پرسیان ہی یہ بلور کا سبب

تمکو ہی ادھی سیں ہم سخنی ہیں مراد و قصد
گلشن ہی وہاں جو بات کی گلزار کا سبب

انا ہی ننگ اوس سو صحبت کی نا بہہ ہی
معلوم ہو گیا غضب یار کا سبب

انابن حیا کی شرم سیں نیچی نگاہ کیے
سمجھا وہ حیرت دل بیمار کا سبب

ہم ہاں ہوائی زلف پریشاں تجہ دام
سودا ہو جیوں سرو خبردار کا سبب

دودان کی زلف کی ہیں کیا جوش او خروش
سیر جہان ہی خندہ گلنار کا سبب

حسن خوب سیں ابی سمجھی لیا ہی ولی ٥
جو ہو نہا عشق خوبان اشعار کا سبب

دل میں ہی عشق یا تجہ کسر آفتاب
شیدا ہی دل کا داغ کہ نیلوفر آفتاب

ہا ہی صفائی دل کوں ہی اب سیا غرار آفتاب
اندیشہ سحر کا ہی روشن کر آفتاب

اس روشنی طبع پر اس مہ جبین جستہ جان
ہم ہمدرد کی نزدیک ہی گردون پر آفتاب

او سنہ الف سانی کی عکس تجلا ہی تب یا
بالا تو شکال علم نبی گوہر آفتاب

ہر صبح داغ دل پہ میری شبنم بدستی دور
تاری سینہ کبھی او منجمد آفتاب

وہ حسن شرگین ہی بہو لوہی جلوہ گر
سایہ محل کا دہوب ہے اور منظر آفتاب

سمجھن ماں ہی حاسد و دیکھی نہ ہو دیکھ یہ میں راگرد و
تیو کمر شمع انجمن شبر آفتاب

او ہو شہی جو دل جلو بکی دم صبح ادہ سرد
بی اختیار کانپ اوٹھیا تہو تہرا آفتاب

سر جوش گل کو داغ جگر سے قیام تھا — کشتی کا آسمان کی بہہ گیا آفتاب

دیکھی ہے کیا بزم حریفان عشق میں

مے لعل تر کی پیالی جام زر آفتاب

سرشک سرخ ہیں دیدۂ پر آب میں سحاب — خط شعاع ہوئی جام آفتاب میں سحاب

یہ دیکھو ہوئی ساقی کی پیچ و تاب میں سحاب — کہ ڈالتی لہریں ہیں نشۂ شراب میں سحاب

ہمیشہ ہی دل کو شور اشک خونیں سے — یہ شکل برق ہی کیا نبض اضطراب میں سحاب

ندی میں اپنی ہیں لہریں وہ گیسو ہی خمدار — اونہا کی سر کو چلی ہیں موج آب میں سحاب

نہ ہو [illegible] کھلی ہے یہ معلوم — کہ سر م طرہ بچھانے سے ہی حجاب میں سحاب

چراغ عقل ہوا زلف کے خیال میں گل — کہ راہ ہو کہ چشم آفتاب میں سحاب

بجھ ہی گا دل [illegible] کمان کمانی سے تیر — خیال زلف کی چھوڑ ہیں جامہ خواب میں

پھر اوسکی کانوں کی جھومن پہ زلف لہرائی — رقیب [illegible] نظر ہو تیغ میں سحاب

ہزار دل آنکھیں اوسکی ستارہ روشنی — شب فراق کی آگ ہی کس حساب میں سحاب

سوئی ہی تو نہیں چھوڑتی سیہ بختی — نکل [illegible] لحد اہل عذاب میں سحاب

وہ [illegible] باقی لگا جوانی میں — سیاہ مست ہوئی موسم شباب میں سحاب

دل فگار نہیں ہی رہو نکا — یہ لہر کھاتی ہیں یا تختہ کھلا میں سحاب

خیال زلف کا بھو سنی نہیں ہوتا مجھی / کہ اوسنی چھوڑ دی محفل شعر اب ستا

دکھی لکھی ہی جو زلف تصویر کی اشعار

خط شکستہ میں مصور نی کیا ہی ستا

نہیں ہمارا وفا کا بت عیار درست / قول اقرار غلط وعدہ و انکار درست

نہیں وصل رہا کسی کی خبر اہ سب ہی / بال و پر مرغ چمن ہائی کے سو بار درست

مہر و خورشید ہیں دیدار کی منظر تحقیق / مشکل یار بہ رونق ہی جیون روزن دیوار درست

خار جا غم فرہاد سی ای شہ جنون / کیا عجب گر رہی دامن کہسار درست

دل نخراشی کی جو طالب جگر افگار ہوی / چرخ اخضر کی کیا مرہم زنگار درست

سنت عشق رہی کی جو نہ بہانہ دام / نہ کی بال و پر مرغ گرفتار درست

مرد عارف پہ رنگی ہیں سر رشتہ ہوئی کیا طرح / جیتنی ہی جس و پائی سی سر رشتہ کہا درست

وصل کی رات تیغ اٹھی ہوئی جاتی / اور بھی ہوتی ہیں وہاں گیسوئی جدا درست

شورش داغ جگر سی ہوئی انسو شفقی / انسو بہانی لگی چشم گہربار درست

لب شیرین سی ملا خندہ کا مزا / ہوئی لکنت سی جو وہاں لب کی تکرار درست

عید کی چاند کی صورت ہے یہاں زخم جگر / کسی ابرو کی یا بڑھی کہیں تلوار درست

تار سی موتیوں کی اشک مسلسل کی ہی شرط / جیتا اوسکا ہی شعر و مکرر تار درست

جس نے کہ بیان مجھ سے دل سنگ کی ہو وہ لکھے

دل لہو داغ خوں کی کیا صورت کا ہے درد رست

شمع بزم جو دیتی ہے جس تم کی جلوہ کی بات
برق عالم سوز دل کی ہر کجا نہ کی بات

[illegible] رسا تھی ہو جانی کی بات
وہ نشیلی آنکھ ہر بات سے تھی ان میخانہ کی بات

جسم کر ہی تو تھی آہ اور برہم بزم ہو گئی
آہ اے شمع سحری بہ تو مرجانی کی بات

طور پر جو ہوئے موسیٰ جلوہ دیدار تھا
یاد ہو گی وادی ایمن کی ویرانے کی بات

اپنی جلوہ کو پریاں دیکھ کر آتی ہیں
شمع محفل میں کہتی ہے پروانہ کی بات

حسن کی سہو اہو سی جنت با برو ہوا
ہوگی آرزو اطاعت ہم کہتی ہے بیگانہ کی بات

غنچہ غنچہ نرگسی کہتا ہے مضمون بہار
سنتی ہے برق تبسم سے تو پیمانہ کی بات

وہ تیری وہ شمع کی طرح ورخ سے خوش تھی
ہو گئی ہے جب سے یکساں اپنی بیگانہ کی بات

میں جو اس رشتہ سے اگر وصل ہو گئی بزم میں
سن رہی ہے محل کا قصہ شمع پروانہ کی بات

مشک سے گیسو کی منزل کا ہے جگر ہے ہوا
زلف کی آرزو دل سن رہا ہے ستانے کی بات

کاش ہم جس سے کی ہے جس تم سے اب ہو دیکھا کی
بیر قرار جس سے سخن ہے اپنی افسانہ کی بات

یار کے گیسو ہوں اس کے منہ ہو جو اگر میں ہو گی وقت
ہیچ لگن اک جو سے [illegible] رقعات بردوش ہو گی

ہو گی

ہو گئی برباد جب سے خاک دل وہاں
کچھ غبار آلودہ لاتی ہے نسیم کوئے دوست

ہیں زلیخا جب الفت میں دل افگیر ہو
وادی الفت سے پیری کی نہ آ بوئے دوست

دوڑتی ہے آگ طلب میں سے حبیب آہی بے رات
بالش پر کی جگہ ہے زیر سر زانوئے دوست

خاک ہو جیسی میری ہے اوس کی خاطر غبار
عکس میں ساقی جو ہی گرانش ہی پہلوئے دوست

کہتی ہے تکن نہیں ہے گر خسوف ماہ نو
جب سے دیکھا ہوں کہ گیسو کو سیہ ابروئے دوست

یا جم ہے بنا یا سمن کے یہ پھول سوسن کا کھلا
یا ہوا بند قبا سے کھلکون پہلوئے دوست

خرمن آگ کی شکل جسم منتظر ہے دیکھنے
اور کیا کیا گل کھلاوے نرگس جادوئے دوست

جو منا اسکا طواف عشق ہے یہ فرض عین
سنگ اسود خال ہے اور کعبہ ہے ابروئے دوست

وصف زلف یار ہی جادو نگاہوں کی بند
سنتی ہیں آہو ختن کی قصہ گیسوئے دوست

طاق نسیاں ہے یہ سطح سکی گئی ہے

مطلع دیوان قصیدہ مطلع ابروئے دوست

ناز کی ہیں جو اوس کی نگین لذائی ہات
ہیں رقیب رنگ حنا کی ہات

اپنے ہات پاؤں ہیں ... نگار کا
بہجہ پنجہ سے ہی جسم دکھلانے لگی ہات

کھلتی لگی پس لگا پڑ ہوگی تو قہر ہے
جب سے لگتی بلا ہیں جو مینی پڑھا یا ہات

کیا ہوا ہوائی شوق سے شرمندگی ہوئی
بہجوا کی نامہ شہ صبا کی ہات

بیرنگ شکست دلکو ایسی ہو جای خون جگر
جوں حنا جو اوسی رنگیں ادا کی ہات

گل کہاں ایسی جو سیکھی گل رو کی جلوہ ہیں
جوں شاخ گل ہیں جا بجا گلگوں قبا کی ہات

رسوائیاں تمام زمانہ میں ہو چکیں
اب جا کے کانپتا ہی شرط وفا کی ہات

دریا ہوں پیک یہ ہو مکدر رہو تند خو
پہنچی نہ باد دل جو نسیم و صبا کی ہات

میں نے جو ہات چوم لئی تو وہ جس پڑا
زخم جگر پہ تیغ ستم کی لگا کی ہات

آغاز خط سی ہوگئی آخر بہار حسن
اب دلبری کی بات ہی نا روا دلی ہات

آشفتگی کا سلسلہ ہات لگیا دلی
زلف سخن کو ہمی پہ واجب ہے کی ہات

اوصاف عشق ہی سب رنگیں ادا کی ہات
ہو جای دل کا خون تو باندھی حنا کی ہات

دلکو ہوای شوق گلستان سی لی اوڑ چلی
دیکھی جو گل کی ہات میں باد صبا کی ہات

چہرہ ہوا ہی سرخ کہ بس تہمت پہر اودھا
خورشید نے شفق سی جگر سی ملا کی ہات

خون اپنا ہمنی بخشا نہیں خونبہا ضرور
رومال سی نہ باندھی رنگ حنا کی ہات

بسمل ہر ایک دلکو کیا خود تیغ ناز سی
نکلا جو برق سا [illegible] قصد آج قتل کی ہات

آشفتہ دل کی جا بکی خاطر کہاں سے کیجیے
پہنچی نسیم زلف پریشاں صبا کی ہات

شوخی کیا طبیعت کسا کی خفا ہوئی ہمیں پری
پاؤں پہ میں گرا جو بدن کو لگا کی ہات

جو جو ادا ہے [illegible] مدعی | ہم [illegible] کی حیات

مشاطۂ حسن یار کو [illegible] | [illegible] جفا کی حیات

کیا جو لباس بھی جو ریشمی [illegible] | دل [illegible] رنگ حنا کی حیات

[illegible] | دل [illegible] بلا کی حیات

دل [illegible] دعا | گل جو دیکھ کر [illegible] رنگین ادا کی حیات

[illegible] بزم میں اپنی [illegible] | دل [illegible] کی حیات

کیا [illegible] وہاں [illegible]
محشر کی بیچ بھی شرم ہمارے بھی خدا کی حیات

روشن رہی [illegible] تمام رات | دکھلائی [illegible] تمام رات

شیرین لبوں کی یاد میں [illegible] | [illegible] تمام رات

ہوگا سحر کو [illegible] نگاہ | [illegible] عشق [illegible] تمام رات

[illegible] ہوا | [illegible] خنجر تمام رات

[illegible] | [illegible] تمام رات

[illegible] | [illegible] معنبر تمام رات

گر یار [illegible] سخت [illegible] | [illegible] بستر تمام رات

دل بھر لیا ہی جان ز تماشا کم جا خیال   تھا مانند زاہد تحسیر تمام ہر لحظ

مجھ کو تو باد زلف تباب ہی آئی فی کی

سوتا ہی جن سیتی اوسی کو کند ہر نام آت

گفتاری ولیکن ہور او شعو ہر کی بہت سات   فلک نے یک جب ہی جھیکی گنبد منبر ردی سات

ستہ تیک سیم ہی دیدہ مانا رنگ تے خماری سات   جو بینا نخوں کی دیکھی خمار انکھیاں کی سات

بہار جاب جگر ہی دل افگار کی سات   ہزار گل کی جگر خون ہوئی ہزار کی سات

جنہی جو خون لیے فواری انجی انکھ بو نسی   مگر نگار رنگ لیا آتش بین انار کی سات

بہار غم کا سر کو جھکن نہ نوبت پڑا   کہ سر لگا ہی درباتیغ کو ھسار کی سات

جہوں کسی نہ نیت کیکو سکر حمین جھری   ہنستی ہی ہرتی ہاتی جہان قیامت فطار کی سات

یہ بسیح نیس نیت ہوئی تجلیات جھلکین   کہ خون تکمہ سیتی تیلی نگا نہ بہر وفلی سات

تہمیک خاک ستی یا بھو نکر نگر دباد او   ہوئی ہی جھر جان بجز ارکی سات

جگر کو خون کری یاد درد سون بست ہی بچود   ستارہ ہی ہو تا نشان آفتار کی سات

جگر کی زخم یہ ہمیشہ تی بین ناخن غم سی   لگی ہو جھی نشان خار کی سات

فغان ہو رد تمام اعاشق بکہو لا ہیان   جو بلبلی نعمت ترک بیکہ جہاں غبار کی سات

وکی مجھی ہو توہیستکی نصیبوں کی

یہ وہ [illegible] ہی [illegible] در و [illegible] کی بات

کہو اس [illegible] پر دل افگار کیا بات
بہار سبزہ بھی جیون [illegible] رنگار کیا بات

دیا ہی جام می کیا [illegible] جو پیا کر [illegible] ساقی
ہوا [illegible] تو بکی لب [illegible] کیا بات

وہ جادو [illegible] جیسی انکھوں کی [illegible]
کہ [illegible] ہی [illegible] نرگس بیمار کیا بات

سو [illegible] رنگ [illegible] آتا ہی
[illegible] کیا بات

اگر دیوانہ [illegible] نقل کرتا [illegible]
بہتا ہی سخن [illegible] ساقی سرشار کیا بات

قطعہ

[illegible] ان [illegible]
نظر آتی ہی [illegible] کی اطوار کیا بات

پھنسا کیوں زلف [illegible] آشفتگی رکھتی ہی ای [illegible]
[illegible] عنبر بار کیا بات

[illegible] چہرہ [illegible] اسی ہی
ہوا ہی ماہتابی [illegible] رخسار کیا بات

گریباں [illegible] گل کیون [illegible] بھی فرمائی صاحب
[illegible] گلی کی ہار کیا بات

نگاہ [illegible] قیامت ہی
[illegible] کیا بات

کسی کی [illegible] کیا [illegible] باتین
[illegible] گفتار کیا بات

[illegible] لذت [illegible]
[illegible] کیا بات

[illegible] انکھوں [illegible] ہو
[illegible] اظہار کیا بات

کچھ [illegible] ہی [illegible] کی کہنی سی
زباں [illegible] سکتی [illegible] گفتار کیا بات

چو چشم تر لپٹا ہی میان رشتۂ شمع اوہوں بھلا مجھ سے یہی تن ہو جب اتنا لگا کر رسیا بات

انہیں دیکھ بجز ہی دیدہ سی لی پاسبا جادو ہوی یہ نرمی غم ای برق جسا کریا بات

اب بی محبت کا او سے ہو گیا شاید

ذکی کی جفا زہر ہی ہو اشعار رسیا

راز جو سینہ میں ہیں دہر میں اظہار عبث دل مرا دیکھتے ہیں محرم اسرار عبث

دیکھنا دل کا جو بھٹ ہیں اور شہا ہیں بدر ہی اپنے تو ناحق ہی مری جی کا خریدار عبث

اہل دل کو نہیں کچھ قصد قربانی سما عید کا چاند ہے وہ ابروئے خمدار عبث

جلوۂ رہگذری کام نہ آوے زنہار ہم ہیں سودا زدہ کوچہ و بازار عبث

لطف نظارہ نہیں دیدۂ حیرت زدہ کو لن ترانی سے جتا جلوۂ دیدار عبث

طبع بسمل عتاب کی منظور ہے یہ سیر حشر برپا نکری نغمۂ خونخوار عبث

ای فلک دل کے جگر کو جلاتا ہے تنہا گل خورشید کیا طرۂ دستار عبث

سینہ آلودہ کہ گالی معشوق ہے تیر زخم دل بند نہ رکھی لب گفتار عبث

فائدہ کیا ہے بھلا خون جگر پینے سے خاطر یار سے ہے خاطر اغیار عبث

دل ہی ترسی ہی نہیں شغل سے آگے بار دوش ہو کہ ہیں مرہم رنگ گار عبث

الشعر وطلب کا ہو ہی مشتاق کی

لو

بشور محشر کیا نوا سی عنبر

آ شگفتی ہی جو شمع چمن کی سخن میں آج ہی طرہ بہار پریشان چمن میں آج
چمپا سی ہیں ہی یا ارغوان سی بدن میں آج سوسن کا رنگ پھولا چمن یاسمن میں آج
چمکاریاں ہی کیا ولی عین اپنی سخن میں آج گویا شرارہ زیر زبان ہی دہن میں آج
ہنستا ہی وو کہ ہونٹوں پہ سرخی ہی پان کی آتش لگی ہی خرمن برق یمن میں آج
بہنسا چلک کی داغ لو دیتی ہیں یار کوں کافور جو جہر کیتی ہیں مسری کفن میں آج
مسی کا رنگ ہی جو ہر دندان یار پر گویا ہی ایک سہیل یمن گھن میں آج
ہی سب کے زرد رنگ کیا وو شعلہ رو مہتابیاں ہی یا چھٹنی لگیں انجمن میں آج
یاد آگئی بہار جو در سینہ عشق کی شعلہ سا اوٹھتا ہی مری داغ تن میں آج
غنچے کی اپنی دہی خبر جو نسیم سی ہی داغ تازہ سینہ صبح وطن میں آج
جھنکاریاں ہی روراہی ہی سینہ جو سنگ سی بھر لیا ہی آگ غم کی دل کوہکن میں آج
ہونٹوں پہ شوخ کی در دندان کی ہی چمک ہی موتیوں کا اب عقیق یمن میں آج
دیکھا جیسی جبین گویا صبح خون ہی نگاہ دیدہ مشک ختن میں آج
چمکی لگی ہی جبین جو شکر گزرہ سی شاید کی یاد کر رہا ہی کہیں کی وطن میں آج
سودا سی کیا دماغ پریشان ہوا کہ

رشک گلگوں ہی نفس نسیم سخن ہی ناراج

پیچ و تاب اپنی اٹھا موج صورت بحر موج
آنسوؤں سے آنکھ میں اپنی نہ ہو مد موج

ہو رہی ہیں ان حبابوں سے بیاں نقد و آہ
جہاں ورانی کا روان ہے بلا کشگیر موج

دو جہان الوند کی دل سے جو ہے سب کا مدعا
عید زخم تاب سے اب ہے شمشیر موج

طرح دریا ہیں گرداب جعبہ کا زریں صاف
جسوں سیر آر فا ہو وے الشمس بیکر موج

جدیہ مدہوشی میں عمر اولی ہی جگہ یار دات
بحث دریا پھر گئی اوٹھی ہوئی تقدیر موج

شور سینہ شیشہ زدہ دامن کی ہے جو تکبیر عشق
نالہ و فریاد سے ہے گریبان گیر موج

شمع روشنی نہائی سے ہے دریا شعلہ بار
ہو گیا شمع چراغاں خانہ زنجیر موج

تار اشکوں کی چوطرفی حال الف بین
جسم حیران ہو گئی آئینہ تصویر موج

تاج سر رکھتی ہیں قیس تجمل سے ہے حباب
اور گئی بھی نالہ و فریاد سے توقیر موج

چشم تر کا اشک شاید کی لیا جیگر اتمام
سر اونچا ہی حباب بھی کا شمشیر موج

جاتی جوالی تیشہ سے کوہی شہر ہی نہ کی
پاؤں دریا کا نہ ہو کی حلقہ زنجیر موج

ہی یار اقرار سے انکار کی بیج
ہم نے بھی سخن پایہ سرمایہ کی بیج

سنگ نے اشک مسلسل کا گریبان بدفزا
رنگ گلی ہیں بھی تیری موج مون کا پیج

پیچ و تاب دل آشفتہ بھی سوا ر رہا
نہ چلی زلف کی سودے میں خریدار کی پیچ

آہ فوارے بھی سرو کا نہ جو رہتا ہی مدام
کھل گئی دل کی بستہ کبھی طرہ طرار کی پیچ

دھیان میں بھی یاد اوس کا فسون یا شب تب
سانپ لہرا کے اٹھے ہیں یا گیسوئے خمدار کی پیچ

برق میں جلوہ نما شام سحر کا عالم
زلف میں الجھی ہوئی جنبش دستار کی پیچ

پیچ و تاب دل عاشق کی سوا اور نہیں
تا قیامت یہ کھلی شوخی رفتار کی پیچ

نہیں منظور غم زلف کی خاطر شکنی
ورنہ ہم خوب سمجھتے ہیں بہت سرکار کی پیچ

سانپ لہرا اٹھے چھاتی پہ جب آئی میں نظر
اوس کی سینہ پہ پڑی گیسوئے خمدار کی پیچ

جاک جاک دل عشاق کو صحرا ہی کیا
جنگلی رکھی ہیں جو ہر سر تیری دستار کی پیچ

منعق

پیچ و تاب دل آشفتہ منظور کی
ہیں یہ ایں زلف سیاہ سب تری پیچ

پھرتا ہوں سیر گل دل افگار کی طرح
نرگس کو دیکھتا ہوں تو بیمار کی طرح

پیدا ہوں لعل گوہر شہوار کی طرح
بہتی ہی جو آب دیدۂ خونبار کی طرح

ڈرتا ہوں بات بات میں خنجر کی صدا
غلطاں سے یار اور اٹھ جھنکار کی طرح

ہے خوب صورتوں کی یہ ہند جہاں سے
تختہ زمین ہند کا گلزار کی طرح

دستے ... زخمی کی لب کھلے
ہاتھوں سے اپنے ... سوفار کی طرح

کیا پوچھتے ہو حال مکان بلند کا
جاتی ہے عمر سایۂ دیوار کی طرح

پروا نہیں کسی کو بھی ہو جس میں ضرور تیں
سیراب خشک لب ہو تمہیں نوا کی طرح

اللہ ری غرور کہ جب ہیں تیرا نیا ان
جلوہ دکھائی آئینہ دیدار کی طرح

ایوانی دام زلف پریشاں سے چھوٹ کر
بیتاب دل ہے مرغ گرفتار کی طرح

اور سبز خط کی یاد میں ہوتی ہے کاوش
سبزہ کی طرح ہم ہیں زنگار کی طرح

داغوں سے ہے سینہ چراغاں کیا جگر
دیکھے جو دل کی گرمی بازار کی طرح

لکھے جواب اشک سے ابرو کا وصف میں
ہر قطرہ آبدار ہو تلوار کی طرح

ہنستے ہیں صورت گل خنداں جگر کے زخم
گل ریز لب ہیں غنچۂ منقار کی طرح

گل ریز اپنا خامۂ آتش زباں ہوا
مرغ چمن کی غنچۂ منقار کی طرح

لطف سخن سے جوہر یکتا ہوں میں فنی کی
لعل و گہر ہوں میری اشعار کی طرح

سوز سخن ہے معنی جاں کی جگر کی شرح
مطلع ہے آفتاب کا رمز سحر کی شرح

گویا مذاق بوسہ پیغام ہے جواب
اس سے کوئی [illegible] کی شرح

زلف سخن ہے طرۂ جاناں کا ترجماں
نازک خیال ہے کسی موئی کمر کی شرح

جدول امتی ہے سینہ پر غم کا حاشیہ
ہے شمس بازیچہ میری [illegible] جگر کی شرح

۱۹۰۰،

ہووی سو نہ جا رسی گو یا مہر آبلہ　　　لکھی اگر صفت یاں کی شعر کی شرح

گو یا زبان محرم اسرار جان ہے　　　نا ہی جو شعور کی مناسب کی شرح

دیباچہ ہماں کی ہے سیاہ و سفید　　　ہے صاف صاف نسخۂ شام و سحر کی شرح

تیر نگاہ یاں سب معشوق ہے سیاہ کی　　　سینہ ہی ہی زخم جگر کی شرح

نرگس ہی شوق دیدہ سی داغ گو لیا ہی وداع　　　سینے کی گل میں خوبی باغ نظر کی شرح

دلکو سرور ہو تو کہیں گفتگی کا غم　　　ہی صبح عید عشرت ہر انہ سحر کی شرح

ابواب ہی خودی مجھی معلوم ہر قصیدہ　　　یو جھون ہے کس سی حال دل بحر کی شرح

تو ہر ای قدر رکھلتی ہی معنی شناس ہے　　　فہم سخن ہی نسخۂ علم و ہنر کی شرح

روتی سی اشک کا ہی خجالت گناہ کی　　　آنسو کا تار ہی مری دامان تر کی شرح

نا ہو سکا بیان ہون سخن سی تیری قیا

لکھ ہو قلم سی تلخہ زلف ذکر کی شرح

دیکھی جو ہی لبنگی دل بیتاب کی طرح　　　ہو تا مہتاب چشمہ سیماب کی طرح

سینہ ... ال تھا جو سیماب کی طرح　　　شہر تھا الفا ہیں بسمل بیتاب کی طرح

دشت جنون کی خار ت دیکھی سر بتہ ہوی　　　ہر گوشی سیاہی چادر مہتاب کی طرح

تنکون کی بیچ جسم ریلی نا سور کر دی　　　ان ہو ئی تنگی زخم سی ہی تیزاب کی طرح

اوس سحاب کے چھوٹ گئی ہیں دریا روئی ہیں خون — رنگ میں شراب ہے عناب کی طرح

دیکھتی ہیں نہیں کیا تو تو مانو کی ابد — ملتی ہے آنسو سے ہم حباب کی طرح

دل میں ہیں ہر جا شب ہجراں کی اندیشیں — غفلت میں یا کو ہے کو شکر خواب کی طرح

دل سے تو کوئی اسے ہے خاک سبز — دور جہاں ہے یا چرخ ہے دولاب کی طرح

داغ جگر کی ہو شب یا روشن ہے بعد مرگ — چادر روشن کی چادر مہتاب کی طرح

حیرت نگاہ سے ہی ہی دل مضطراب دل — اشک زار چشمہ سیماب کی طرح

حسرت سے یا دل کا خون ہے اللہ ولی کی نمود

قدر سخن میں ہے گوہر نایاب کی طرح

تازہ دنیا ہی ہے جگر افگاری کی طرح — دل خونی ہے کو قیامت ہے نہ زنگاری کی طرح

صاف طینا ہی کدورت ہیں دل آزاری کی طرح — رنگ اللہ و دو عالم ہیں نہ زنگاری کی طرح

واہمیں صبح شب وصل اگر لگا دیتا ہی — چھوڑ دیتا ہے جو خورشید کی چھپا دینا کی طرح

انکار انہ ہی دست سخاوت کیجو لیں — پردہ اجرہیں کرتا ہی کے ہر بار دیا کی طرح

بہ ہی دیکھا کہ صفحہ ہوں لی اوٹھا یا سطح — عشق کی بوجھ کو سمجھ نا ہا بہت کی طرح

نو سن جو ہی ہر نرہ برابر ذرا — کو ستاروں سے چا سبزہ و دینار کی طرح

زمین میں قبرت کو نہ سدہ فگار غم عشق — مقبرے ہی ہے جہاں گنبد زنگاری کی طرح

کیا ماہ سے جھی اپس باج سر کی لیلی | فتنہ جھونکو دے جس تاب سبدا رتی
جو خیسکی لالی جھی سیم و طلا | سریجو عرلی جو کر تا جی جو بدار سی
جو عطر رشتی سمی پیسا یاں کی ہیں دام | جت جھوکر سبز کو سکیلا ری ہی خوار سی

کیوں قد راد کی لجھا رو دلی بسہ سرمالی اسیر
ہر کی سبزہ میں بہاں دایم رہیا سی جج

نازک خیال اچھی یاں سے بچن کی بیا شاخ | ہی جو قلم ہر قلم یا سمن کی شاخ
منتوں دراغ دل جیوں گل لالہ عشق نہ جلی | بیونہ شاخ سینہ میں جو لالہ رہن کی شاخ
گل تو ر دو ساتھ کی جھری گر خاک سے لگی | گلدستہ بلکی نکلی نہال چمن کی یا شاخ
الٹھو بھیں اوسکی سر سبز دنیا لہ دار ہی | جوں بالکی نمو دو غزال ختن کی شاخ
روشن ہی یا ہی سینے میں دیرینہ داغ عشق | بن یار جو شمع بزم خیال لگن کی شاخ
دور جدید عنبریں کی جو تخم کا جو ہر تاب | مرغولہ بن نکلی غزال ختن کی شاخ
گرفت ہار سم مینہ تیغ دو سر کا کام | اوس دست نازنیں میں جل ماسینہ کی شاخ
اوس دوست سے ر بہ جی بعد شباب بھی | جو گر نہ بد تیر لش جو سر لگن کی شاخ

باقی کی بدلی دنیا جھی جو خون دل کی
سر سبز شاخ گل سی جی نخل سخن کی شاخ

نت نین بست جو رہی نقش پست کی مانند
تمام ابلہ ہیں جسم حباب کی مانند

زبانِ ہر نگہ یندان موج آب کی مانند
بہار جا لی ہے تجھ مد شباب کی مانند

بنا ہے جالت ہی یا ایک جو ذرہ جن بیار
تو جام ہے قدح آفتاب کی مانند

دل گرفتہ کیوں اسیر کی بوجھی نہاں
یہ غنچہ ہے دھن لا جواب کی مانند

نہ خور ہیں ہر دہن سرخ تو گیا ہے
بدن کا تیری پسینا گلاب کی مانند

نہ گل نہ غنچہ نہ بلبل نہ آب و تاب چمن
خزاں میں باغ ہے بزم خراب کی مانند

تیری صفائی سیں دریا بنا ہے بہتے نور
حباب ہیں قدح آفتاب کی مانند

ہوا ہے جسن سیں تشنگان غم سیراب
یہ ابر و باد ہے موج سراب کی مانند

بسا خیال جو انکھو نمیں ایسی ادس گال کا
سرشک سرخ ہیں عطر گلاب کی مانند

نگاہ بھر کے جو دیکھا تو ہو گیا معلوم
کہ جام جم ہے طلسم حباب کی مانند

ولی جو اشک مسلسل کی باندھتا مضمون
صفا سخن کی ہو موتی کی آب کی مانند

خیال یار سیں دل کی چشم تر بند
پری شیشہ میں ہوتی ہے نظر بند

دل سنان ہے عشق کا نظر بند
تڑپتا ہے طپش کو مرغ پر بند

رہائی ہم صفیر ان کو مبارک
قفس میں ہم رہے ہیں بال و پر بند

دل کرتا ہے میں اس ماہ تابانی | نہ ہوتی چین سے شب ماہ بر بند
شکایت سے ہی صوفی باہم ندامت | ادھر جام و نفس ہم ادھر بند
ہوئی ہے درد دل سے تجھ چین نایاب | بھنور سے ہم سبھی نامہ ... بند
ہما یا اگر ہیں ہیں بنش کا انداز | قفس میں پا ہی عنقا کی نظر بند
تماشا دیکھنا نیرنگ جہان کا | ذرا آگاہ ہیں تو کر ہی بی خبر بند
تیر جی انو نسیمی جیسی اسم | تو اب نرخ میں ہو جون شمس و قمر بند
ہوا لیا راز نہان اشکا خدا | کھلا ہے خط زبان نامہ بر بند
فغان دل میں روکی ضبط نفس سی | ہوا رکتی ہے جون الٹی کمر بند
سحر خورشید کو دیکھا تو سمجھی | کہ ہی ناسور ... شرر بند
سی سیون کی محفل میں دیکھا ہی | بھار مجلس جہان نظر بند
ہے ایک قلم نقش محبت | کہ خط موقوف راہ نامہ بر بند

مری اکی ذلی جون شمع جان تو مند
چمن میں ہوا ہو غزلخوان سحر بند

خط کا آغاز ہوا عارض دلداری کرد | جدول سبزہ ہی صفحہ گلزاری کرد
لاہی خط نہیں خورشید رخ یارگی کرد | نکہت سوختگی آتش ... دلداری کرد

چشم مخمور سے کی تو نے تولی جو بنی
بھوں کی انکھوں کی رہیں زردان دلوار کی گرد

اس کف عشق میں تھی پہلے سے کس نے شید اور
کنت فصیحان سخن جھڑتی ہیں تکرار کی گرد

غلغلہ کرین نہ بیگی زنجیر طلائی کا بڑا
یا ہی تحریر پر زر یا غیری تلوار کی گرد

سر جہان میں جو نیاہی کا نشان ہی ظاہر
تشنہ مشتاق ہی یا سینہ زنار کی گرد

تو صعوبت حجاب کی بہ ملال ہی مگر
سینہ پر علس میری تو نہو کی عار کی گرد

تندست ہی مژگان میں بیا بستہ فشان
پھر آیا رنگ شفق ابر گہربار کی گرد

دل کو گھیرے ہوئی ہیں تازہ مضامین ورکی
اللہ یوسف حسن جہان ایک خریدار کی گرد

گم ہی اگر جہان سی نام و نشان درد
گویا خموش ہی جرس کاروان درد

دل خستگان عشق کی جھنی دلی کا واسطے
پیدا ہوئی زمین غم اور آسمان درد

خونین جگر ہیں گلشن ہستی میں دل فگار
ہم اور غنچہ ہم سبق گلستان درد

مست حباب ہا نسی آفت جان جہان ہی
مہمان کوی دم کا ہوں تیرے ہان میں درد

ہی ملک دلمیں عشق فرستادہ خدا
معراج اس نبی کی ہی ... آسمان درد

محفل میں عشق کی تجلی ہو جلوہ گر
ہی زبان شمع سی گرد استان درد

گو ہی بھلا سو حجاب سر ہیاں نظر پڑا
ہی نخل سے باغ جہان باغبان درد

کاہ

کانٹا سا کچھ جگر میں کھٹکتا تھا رات بھر ڈھونڈا کیے پھر بھی تو پایا نہ نشان
گلدستہ کو نالۂ سوزاں لگا اگ دی سوز جگر نے پھونک دیا آشیان درد
جو دل جگر تھا غم میں وہ بن کر پگھل گیا شکوہ نہیں تو کیا کہیں یہ راز نہاں درد

ہمدم بتا ہی تو فانی فن جگر دلی
یار الم عشق میں جو سہی ہو وہ کہاں درد

قیس سا کوئی جا نشیں تھا نہ ہوا میری بعد دشت میں کوئی بگولا نہ اوٹھا میری بعد
کف افسوس ملیگا وہ سدا میری بعد خون ہوگا جگر رنگ حنا میری بعد
نکہت گل لی سفر پر نکلا میری بعد پا بہ زنجیر رہی موج صبا میری بعد
قطرہ زن وادی پر خار میں جوں شبنم زار اشک کا قافلہ آبلہ پا میری بعد
عرس میں اپنی بیاباں کی بہو نکلو ہی وجد بعد مجنوں ہوا تنہا یہ ہوا میری بعد
خضر کی نکلیں جو بہ وحشت میں سر سنگ باغ تصویر میں پھر گل نہ کھلا میری بعد
میری مقسوم سے ہی عالم میں یہ ہوئی ہی تباہی ڈھونڈھتا دہر محبت کی دوا میری بعد
رو دیا ... میرا نام زباں پر لاکر تذکرہ مہر و وفا کا جو ہوا میری بعد
نشتر خار بیاباں کا زبانی ہی مقام وہاں سے بھی آیا نہ کوئی آبلہ پا میری بعد
لالہ صحرا میں نہ لوگا ہی سبب اسکا ہی یہی کہ دل داغ جگر خون ہوا میری بعد

سخن اپنا ہی ولی کا نمک شور جہاں
یار بے بہرہ ولی او تمہاں گمنے مزا میری لذید

دل مجروح کو ہی ہے ہر غم یار لذید — یہاں لیکن ہے غم گو ہی مرہم زنگار لذید
دل لگا ہی ہی عجب عالم مستی میں — گر لعل لب ساقی سرشار لذید
یادم مرگ دوا دے او گوارا تھو ہی — کیا قیامت ہی غم عشق کا آزار لذید
اپنی جان کو کھڑا تو دیکھا وای جان — تلخی مرست میں ہی شربت دیدار لذید
خون فرہاد ہی کیا تازہ حلاوت سی مدا — کہ ہوا اب وہی تیغ کہسار لذید
لب شوق میری لبریز نہ ہو ابھی تم — کیوں نہ ہو بوسہ لعل لب گفتار لذید
کبھی بوسہ کی حلاوت نہ اٹھائی ہم نے — کہا یا ان ہی کو ہی ہمیں لعل لب یار لذید
لب اپنی بستہ خموشی سی میری سی گویا — کہ ہوا ہی دہن غنچہ گلزار لذید
یار سی ہم سخنی میں ہی عجب لطف کی بات — ہے نہایت بوسہ کو ہی لذت گفتار لذید

شور جسکا ہی ولی محفل میں ہر کی کہ ہی
لب شوخ نمکین سی میری اشعار لذید

ابکی اور داستان ہی فغان ہزار پر — آشفتگی ہی زلف عروس بہار پر
رہتا خیال عشق ہی انجام کار پر — غش ہی نگاہ تشنہ مستی خمار پر

کیا بھی نگاہ حیرت [illegible] پر | کیا اعتبار ہستی بے اعتبار پر

اب صاف تیری سخن سے عیاں مو شگافیاں | گویا زبان قلم کی ہے صفحہ کے تار پر

سیلاب سے بلند ہے فریاد کی صدا | ماتم ہے کوہکن کا مگر کوہسار پر

جوں خاطر صبا ہیں اداسی یہاں | دامن سے یار تک تو اٹھی غبار پر

تنگ حیا سے معنی انوپ کھل گئی | جب آئینہ سیری کف پای نگار پر

سنو جنوں میں نگاہ ونش مژگان اشکبار | تشنہ لگائی رنگ ابر بہار پر

دیکھو بہار داغ جگر کی یہ گرمیاں | گلبرگ کا گمان ہے زبان ہزار پر

بیٹھا ہی اس سے حسرت دیدار کا مزا | محشر بپا ہوا ہے خون نگہ انتظار پر

اوٹھا ہی گرد باد جو صحرای عشق سے | سو ابر بن کے روتا ہی اپنی غبار پر

صورت کی بود ہاتی ہے تو معنی کی ہے شمیم | عطر گلاب سے ہی ہو جون ہزار پر

تیر ہے سحر یہ وعدۂ دیدار کا قرار | ای قیامت اور شب انتظار پر

پڑھتا ہوں اور بھی غزل اک تازہ اسی کی

ہی آج کل تو باغ طبیعت بہار پر

وہاں بیچ تاب عین شبنم گل ہے بہار پر | ہیں موتیوں کی ہار جو ہو لوٹتی تار پر

افسردگی تازہ دل بیقرار پر | پھرا ہے ہوئی ہے داغ جوانی [illegible] پر

خورشید صبح جو نہین ڈوبا ہوا نہین
جوہر کیا ہی دن کی شب انتظار پر

زیبا ہی حسن کی چہرہ پر افشان خوی جبین
ہی چاندنی باغ تماشا بہار پر

لائی بہار گوندہ کی پہولونکی چادرین
پریان چہرہا ہین شمع ہماری مزار پر

کیا دیکہتا ہی جلوہ طاؤس صبح پر
ہان دیدہ کر بہار تماشا نگار پر

دو دن رہی نہ فصل چمن کی بہار حیف
یہہ داغ رہ گیا جگر لالہ زار پر

جگنون جو شب کو اوڑتی ہین مجکو [illegible]
اری نکال کر میری دل کی شرار پر

دل مین کدورت آئینہ رو دیکہنی لگی
کیا خاک [illegible] کی نفس شعلہ پر

تنہا ہی برق آہ سی مصروف [illegible]
آتا ہی گریہ خندہ شمع مزار پر

صیاد کی قفس سی چہوٹا اثر حیف
بلبل تڑپ کی مر ہی گئی مار مار پر

غفلت مین دل سینہ بی اختیار
یہہ صبر ہی کہ چہوڑ دیا اختیار پر

محشر مین یاد کر کی شب ہجر کا مزا
تڑپا ہین ہاتہ رکہہ کی دل بیقرار پر

دیکہو تو شبنم دیدہ تر کا میری خلی
خاکہ کہنچا ہی صفحۂ ابر بہار پر

عشق ہی نگاہ شوخی انداز ناز پر
جی لوٹتا ہی غمزہ عاشق نواز پر

کیا کیا ہین قہر غمزہ عاشق نواز پر
کیا لن ترانیان ہین کسی ناز [illegible]

موج نسیم لطف تھی سودا ہوا بتان آج
چھایا ابر چھا ہی قصد زلف دراز پر

ھی یہان سیاہ کاری اعمال اسقدر
نقش سیہ جبین ہی ہر اہل نماز پر

مژگان نہ یہ موقلم سی جمال بہا لیا
کہینچی ہے شبیہ دیدۂ نظارہ باز پر

حسن و جمال سی تجھی نسبت اگر نہین
پہر اعتراض کس لیی ہی اند ساز پر

کیونکر نہ لہین داغ محبت چھپا سکون
جب یار کا حجاب ہو افشائے راز پر

ہم دل یہ جیتی ہین وہ کاغذ پہ شکل دوست
ہم عین حقیقتون پہ تو مائل مجاز پر

رکھی ہی روش تو قیامت سی آئی کی
یہ ناز ہی تو قہر ہی جان نیاز پر

دل کو ہی اشتیاق تماشا تو کیجئے
قربان نئی زمانہ نیرنگ ساز پر

رنگین سخن جو دل سی نکلتا ہی دیکھئے
خون ہی زبان خامۂ معنی طراز پر

شمع فانوس لئی جل کہا ہی ہی ہچ زمانہ پر
واہ کیا نور برستا ہی پری خانہ پر

ہو گیا آپ ہی سی خجل و ادری کم ظرفی دل
بوسہ لب کی طلب تھی لب پیمانہ پر

غم بیتیف و نیکات نہ ار جو باندھا ہلال
اونگلیان اوٹھتی ہین ظالم تری کج غمزہ پر

دھوم دیوانہ اوٹھتی ہین پریزاد وہی
شمع محفل کو لگا دیتی ہین پروانہ پر

خوب رویون نی ٹھکتی ہوئی پہرتی ہی نگاہ
کوئی آیا ہی عاشق ہو بیگانہ پر

اب سوچیا یہ بات کے لگاوٹ سے تو ہو
مدتوں بھولی ہے ہم سے ہم تری یارانہ پر

کیا اور ... خیا ... پیر ...
زلف کافر جو پریشان ہے تری شانہ پر

دل ... حباب حقیقی ...
نہ تو ہو وقت ہے گلشن پہ وہ پر ابرانہ پر

داغ ہو نہ ہی ار کی عشق سے ... دل ... رکھا
شمع سے ... بروانہ کی جلجانی پر

کہہ گیا ... اٹھ اور گیا
جان کیوں شمع سحر دیتی ہے پروانہ پر

اپنا دیوان رہا اب تک جو سر البند کی
تنہا ہے موقوف عشق کی جانی پر

کھا سخن کی تیغ تو ہے قسمان پر
جتنا زبان ہے اور قلم کے گوہر بار پر

مرغ چمن ہے رکھے در بستان پر
رازہائے غنچہ بلا کی زبان پر

اڑتا ہے ابھی جاکے سے بگڑا ہی گردباد
ہم ہیں کبھی زمین پہ کبھی آسمان پر

خون ہو گئی ہے اہ دل بیقرار ہے
بجلی گری ہے ٹوٹ کے یاری کی کمان پر

مضمون عاشقانہ بخشی یاد جا ہے
رکھتی ہیں طفل غنچہ گلستان زبان پر

آلودہ خون سے روئی تیغ صبح و شام ہے
خونریز ہو لگا غلس شراب جہان پر

طرز خرام یار سے ... جنبش ہو جلد
دیکھیں قیامت آئی ہے کس کس کی جان پر

... ہم کی ساری بکھولہ غبار قیس
معراج نقش پا کو ملی ہے نشان پر

ارژ

تو کس ورطہ ادھر سے جو بابت کیلو ھی
ھلو ہی بچھہ گمان ھی سی بہ کمان

ببا چاہ تو ہی سی بوش نشان جبین
کیا دو ابسیان ... وبال عقبان

فریاد کو اپنی جی بی کھتا ھی اپنی فکری

گل نی ھمراز نال ارتا ری نہ کان پر

جی لوٹتا ہی لطف جہان سرابسہ
غنچہ ھی نگاہ سیر طلسم حباب پر

ہی یاد ھی بہ ہوسی بہار کیا زنت نقاب پر
سوزش ہی اللی ھی گل آفتاب پر

وصل یا جا ہی ھی دل میں ہو ہی ھوا
بہر فراغ ... سیا دل عہد شباب پر

ستی کا لطف خاک ھی ہو زیست کو
بلبل بہ ہزار ہو عطر گلاب پر

جدول کبھی ھی سرخی تو مات ...
ہی یا ... داغ در سری یا تم کی کباب پر

ہی ہر طرف سنسم و عمل خاک ... ھی
دو دن کو جھا بہار چمن ... شباب پر

کیا موہہ بہ ھمسری جو کری ... سن یار سے
ہی جھا ... یا ان کلف سی برخ ماہتاب پر

ہی دلخراش خندہ دندان نما تیرا
ہزار کاگمان ھی موتی کی آب پر

کیا جانیہ ... مین ... ہی ... پر
ساقی نگاہ مری ... خراب پر

مستی کی ... ھی ... گلرنگ ... چمی
نیلم کا رنگ سرخی لعل خوشاب پر

ھی جلوہ گر جو عالم تصویر حسن یار
آئینہ کا گمان ھی ... نقاب

سید جس ہوئی ہے عالم وا تجھ دن سیں صبح کی — گو راست میں ہیں دو جہاں زنگار بے

ہمیں زلف و رخ کی یاد سیں انکھیاں مشکی ہوں — جیوں صبح و شام رنگ شفق ہو سحاب

جی جگ نہیں تب داغ دل زار کی کی

تصور تجھ کی ورق آفتاب پر

نظر بھر یار روئے تجھ کی دیکھیا گل پر — نظیر اپنی سنبل چاہی اگر دور تسلسل پر

تجلی نہیں دیا آرسی جیا لو تجلی تجمل پر — ہمیشہ جھپی چاند نوبا فرش ملمت گھل پر

سے جیون رو مراہی نہ شگوفہ گیسی جا ئں — ادا سی گل جہاں یا پریشانی ہی سنبل پر

لکھی ہر فاتحہ دنیا شمع ابرو کا — زیادہ دیکھو سعی ہی اپنی اصل نظر قبل پر

ہمیشہ انداز رخ کا تماشا جو خوبی سی — نہیں ہے ناز و غمزہ مرقبا سمتی تغافل پر

دم خنجر سیں سکوا دل آلشہ دیتی ہیں — بہت شعر ہیں تا بت روئے تر عشق کی ہیں پر

لب لعل و رخ و زلف و قد بھی غنچہ ہوں — طبیعت لالہ و گل پر ہے شمشاد و سنبل پر

نکہت سیں ہم سنبل کی پہراتیاں ہو جانا — قیامت دل پہر کتا ہیں اس انداز تجاہل پر

ہوا دیوانہ زلف پریشاں کیا دل افسردہ — اداسی ہی جیو زنجیر جنون بی ہوں عاقل پر

ہوئی جب چمن گلستان جہاں تماں جو کہیں دیکھی — نگاہ جس کی مہ مو تو نہیں عشق بلبل پر

بلاتی جان ہیں شرط ادب اہل معنی کو

ولی

نہ تھی دل کا ہمارے خون بھی صبر و تحمل پر

ہزاروں ہی زخم کھائے ہیں تجھ چشم گریاں پر
نکالا ہی جگر ہو دور رہے دیا ہی خار مژگاں پر

وہاں تج ہو ہوا بہار ہی تو خاں جسم گریاں
وہاں ہر ہی کہ ہاں ہیں یہاں افسر گریباں

بو گردن شوق ہی جیبی ہو پاک جاناں پر
ستارہ صبح کا قربان بھی ہوئی گریباں پر

نہ ہی ہو پوشاک الی پر گماں اسرو ہو اچھی
جھلک کلی لی بہتی ہی کناری طرف داماں پر

وہی ہو مطلع خورشید عشق لی جو تربت ہو
لکھوں مضموں جس کا صنم گر لوح دیواں پر

وا باد الی جو عید زلف مشکین تیرہ انسا ہی
قیامت ہے جو چہرہ نما شام کو طفل دبستاں پر

سینہ بخشی لی وہ اپ کا دن سمجھا وصل زاہد
خیال زلف کا دو کا ہوا خواب پریشاں پر

ہزاروں داہن صحرا کی وحشت خیر الفت میں
دامن ہو تب ہوا صورت خار بیاباں پر

ستم وحشت سے ہی دشمن ہوگیا جا دو نگاہ ہو تو
بیعن اے سنبھالی نگاہ شہر ستاں پر

دبا ہی سوز دل کی سوت خاک ستری ہم ہو
پتنگا جل کی تیری ہوگیا سر و چراغاں پر

غضب ہی تیغ ابرو سر قیامت جبین بالی
محرم کا ہلال آیا ہلال عید قرباں پر

جنوں کے کل کی آیا ہی یا وحشی اور کی
نقش جیوں غنچہ تصویر ہی رنگ بیاباں پر

یاں ہی ہزاروں تسلی آنکھ ہو نہیں جو خنجر تیزی
کہ جا کم لہو خونسیدہ ہی اغوش مژگاں پر

غزل ہر ہم عزا کے تجھ ہی محفل میں تیرے گدا ورنہ

خزاں سے ہی ہے داغ ہی باغ میں ہر برگِ گلِ خنداں پر

گیا ہو یار یک شب جو ہر ہر شبنم گریاں پر
غضب ٹوٹا ہے جس پہ ہو تباہی طوفاں پر

ہمیں ہے فلک بقعہ سیل غم لے بیاباں پر
جو ہر ہجر کا چادر رنگ گور غریباں پر

ستم ہے کا دہو کا ہی جہاں پر خسار یاراں پر
ستارہ لکا ہو [illegible] ہالیدہ دنداں پر

غضب ہے جس پہ ہر تیر شفا مرہم نہ [illegible] کا
[illegible] خون حجم لیتی ہی ملال عید قرباں پر

ہوا [illegible] کا [illegible] سی [illegible]
[illegible] دلشاہی [illegible] پرستاں پر

[illegible] مثل [illegible] پا [illegible] جھا لو [illegible]
[illegible] پا [illegible] خار مغیلاں پر

[illegible] ہا [illegible] تیر [illegible]
جیا دامن اگر او سکا [illegible] گریباں پر

مثال جوہر اس موج بحر [illegible] سے
کبھی تصور دریا کی ہماری چشم گریاں پر حیراں

مسلسل [illegible] ہم میں [illegible] کر دیا
کباب [illegible] نمکداں پر

خدا [illegible] چاہا ہی [illegible] کو
مسافر کارواں [illegible] ہی چاہ زنخداں پر

بہاں [illegible] ہیں [illegible] ہوں کی
طلسم ہند کا نقشہ ہے ہر برگ گلستاں پر

جو مجنوں [illegible] روہو کی ہیں وہاں خاک کی بو
بچھی ہی چادر مہتاب کیوں ریگ بیاباں پر

مستی ہو لکا عالم [illegible] کر اند خانہ میں
شب مجلس چراغاں [illegible] چشم حیراں پر

بہار [illegible] شبنم کی پانی سے

لکھا دیوان نے جا خوش نسی اور انگی مستان ہے

شبنم زلف ھی دوش سوں یا ہے
کہ جیں تالی پر ہی بخت سعو ہے

سیاہی ھی جو سرخی میں نمایاں
جوانی شعلہ رنگ حنا ہے

اگر دیدان مژدہ فصل چمن لادے
صبا دو دو ساغر وی لگا ہے

عیاں سی روح کا جسم ۔۔۔ نام
والسیم تیر بہار ہ بیا ہے

هنر روز ملو دو دکھیا نہیں سودا جواد
ونا یک نعمت گل ہی ہوا ہے

جگر خون ہی کہ تا حق ۔۔۔ سی
کہیں جوان تہ وزر حنا ہے

تغافل پر تیری جی تو تراسے
کہ عشق تیرا عوض فہم سعا ہے

ہو من سوائیاں جو خون داھی
نہایت تیری ناز و ادا ہے

تمام عشق بازی میں کسی سی
نگا یا صحی دل شرط وفا ہے

نگاہ طعنہ سی دیکھا تم سینی ڈنڈ
غضب ایا دل درد آشنا ہے

قیامت اضطراب دل ہی آخر
نظر ابتدا سی انتہا ہے

ذکی پروانگی ملتی تو ھم کو
فروغ شمع کو دیتی لگا ہے

مژگاں ہی برق ادھی گرد ونکو تاں ہے
خورشید چھتر کشید جو بھنکی اوتھا

ابرو کی بال بال پریشان گلال کر — ہلکون شفق سوں یوں جو تیغ ہلال کر

نوبت ہے بخت جگر سے دھری ہوئے — کانٹوں سے ترا یہ دریا کی کنارا نکال کر

لاوے جواب مصرع موزون آج کا — بجلی کو اضطراب چمکی سانچی میں بٹھال کر

سر چاہی پالشن سے تو خضر تھا — آب حیات کا نہ خضر سوں سوال کر

دیوانہ ہے پری سو نسب عیان تجھی — ای مست ناز اپنی طرف کو خیال کر

کھینچی ہے چاہ ہی ہی موج سے گر انشا دھو — غمزہ بن رمز کی کہ طلعت جمال کر

پھر نگاہ دیکھنے تماشا ساب کا — ہنسی اور روئی وصل تغ شوق وصال کر

اپنی زبان سوں پڑھ مری اشعار کی ہجے — لطف سخن کو صفتی سحر حلال کر

غمزے گذرے ہیں ہے کہ مشتاق وصل تو — رکھتا ہے بار بار تو ہے باتون خیال کر

رازہان عشق ہوا فاش اری فکر
محجوب ہو نہیں بات زبان سوں نکال کر

بدر کو صدقہ جبین پرای مہ تابان کر — تیغ ابرو پر ہلال عید کو قربان کر

دیدۂ عاشق میں ای حسن مینی زیبا ان کر — ہیرم اللہ محل کو مجلس حیران کر

یار لی رومی شانی تو سمجھ دیوان حسن — بیت ابرو کو تصور مطلع دیوان کر

حسن کا میریک سیرابی بہار داغ عشق — لالہ صحرا نشین کو ترک داغستان کر

ابجوی

اوٹھ گئی گھر ہم آشفتہ پای قیس سی — سینی کی غربال اوس نی خاک بیاباں چھان کر

رہتی ہی الفت کی دست جنوں سی تھام تھام — شوق لیتا ہی گریباں جانب داماں پر

دیکھ خوبوں کی حنائی اونگلیاں انکی قسم — پنجہ مژگاں جلو سی پنجہ مرجان کر

موج خیز حسن چہرہ کو بنائی شیشہ زیب تھور — گوں صدف کا دل نہیں موتی ہیں بانی

کہنی سینی کی بہت کچھ بات ہی نادان گوش — لال غنچوں کی زباں ہیں جو کلیوں کی کان پر

اصطلاح عشق میں اشعار کہتی ہیں وہ ہیں — انکھیں ہیں الماس ریزی جو کلیجا چھان کر

ہی خضاب نا آشنای گشتہ وید ریری — قہر ہی انجان ہونا جان کر پہچان کر

قطعہ

میان جگر سر داغ تھا اور دل سی وہ تھا قی دیوان — تو بہار رنگ چمن ظاہر ہی ساماں پر

تو یہ کو غازہ مل چکا تو توں سی پی ڈری — لا ابالی عارض و بنا اور لب نو بہار فرمان پر

آسماں کو دیکھ کر سمجھی فلک ہم تیرہ روز
سو گیا ہی بخت مونہہ پر ہلی چادر تان کر

ایک شور تازہ ہو طپش دل کو دیکھ کر — محشر بپا ہوا اوٹھی تیری بسمل کو دیکھ کر

اللہ ری خیال تماشای حسن کی — آئینہ دیکھتا ہی وہ محمل کو دیکھ کر

بسمل کو تیرے ناز سے ہی کیا تپاک دل — جی لوٹتا ہی غمزہ قاتل کو دیکھ کر

کیا بد گماں ہیں غزالان دشت کو — مجنوں کی بیاس سے ہیں محمل کو دیکھ کر

کیا فضل جم پہ تب ہو کہ مشتاق بے خبر
غش ہو نگاہ ساقی محفل کو دیکھ کر

بجلی کا دم بھرتی نگاہ اضطراب سے
تیغ نگاہ یار کی بسمل کو دیکھ کر

شہر اور ہی عراق بیابان قدس کی
آوارگان شوق کی منزل کو دیکھ کر

رطف کی جاہ کا حق نہ دیا گیا
عاشق سمجھ گیا وہ مری دل کو دیکھ کر

سمع ہی نشہ ساقی جام سے
دل خون ہوا خراب محفل کو دیکھ کر

آیا جو زور شور لب بحر کا خیال
دل تھرتھرا اٹھا لب ساحل کو دیکھ کر

بسمل بیٹھے دل جو تڑپتا ہی خون میں
جو چھڑکی ہی غمزہ قاتل کو دیکھ کر

مقصود کا مقام بہت دور ہی ابھی
مرتی ہیں یار بے لی ہی منزل کو دیکھ کر

آنکھیں تو چار مجنوں کی سامنے
آیا ہی اون شاہ محمل کو دیکھ کر

محبوب چاہتے ہیں کہ جائیں چمن کو بھی
پر یوں نہیں کہ غش ہو سری دل کو دیکھ کر

پڑتا ہی وہ ترنم میں پیمانہ ٹوٹ کر
چھوٹا جہاں سے ہی قفس دیوار ٹوٹ کر

چمکانی برق سا دل دیوانہ ٹوٹ کر
بال پری ہوا پر پروانہ ٹوٹ کر

صرف نظر ہوا دل دیوانہ ٹوٹ کر
آنکھیں بنی طلسم پریخانہ ٹوٹ کر

تاکی جو ٹوٹ صاحب تو ہوا ہوں دبان زخم
کھلتی ہیں بھید رشتہ یارانہ ٹوٹ کر

تم

ہم چلبلی چال سے سبک ساتھ نہیں بند — لالہ رو گالوں پہ شبنم کا دانہ توڑ کر

چھوٹ صبح کو تو ہوا دی ظالم نہ رات — مشکا بہار انگیں شمع سے پروانہ توڑ کر

دکھی پر بہار داغ درد ہے — یون نالہ ای نرم مستانہ توڑ کر

تیشہ ہی عشق سے ترا شے کوہکن کو سہا — بجلی پڑی نہ کنگر کاشانہ توڑ کر

پہنچی ہم او سکو زیب گل شمع حیرگاہ — گریا لگہ جان جو پر پروانہ توڑ کر

ہمراہ سنگ اپنی مجنون کا ہے مقام — ویرانہ بنگیا ہی سیہ خانہ توڑ کر

دیکھیں نہ صورتیں سرو گردن سے دیکھی — اسباب ہی کا شیشہ و پیمانہ توڑ کر

ظالم تو دل کو کہ ملنا محال ہی — بنتا نہیں ہے گوہر یکدانہ توڑ کر

دیکھو دل شکستہ ذکی ہو گیا خراب
وحشت سرا بنا ہی یہ کس خانہ توڑ کر

پامال ہون تو اوس کف پا کو نہ ہو خبر — دل خون ہو تو رنگ حنا کو نہ ہو خبر

ڈھونڈی میں خوب کام نکلتی نہیں اجی جنون — دل ایک ہی بہ زلف دوتا کو نہ ہو خبر

درپی ہی جسکی تو اوسی عالم کا ہوش ہو — مٹنے قدم سے رہ بقا کو نہ ہو خبر

دل کو بلن ایہی کام روانی ادا ہمیں — دکھ سہا ہے یہ کہ اُس ادا کو نہ ہو خبر

جوری سے تو نہ لیجیے پائی نگاہ کا — اس کی بات سے کہ درد حنا کو نہ ہو خبر

پردے ہی میں آئینہ نمط ہے محجوب سے دلی
یہ خوف ہے کہ شرم و حیا کو نہو خبر

پنہاں غبار وادی وحشت ہے بیقرار
یارب نہ صحن چمن کی ہوا کو نہو خبر

پروانہ سر ہے عشق جو افسانہ سر کہیں
پیوست دو ماسی زلف دوتا کو نہو خبر

پنہاں شمیم گل ہو رواں الٰہی ذکی
اس لطف سے کہ باد صبا کو نہو خبر

عشق جہت ہزار رنگوں لگاتی ہے بہار
کیا نفس سے نکہت گل کو اوڑاتی ہے بہار

واں جلوؤں کی خاک سے کیا گل کھلاتی ہے بہار
چادریں پھولوں کی قبروں پر چڑھاتی ہے بہار

سبز تربت سے شہیدان چمن کے زخم پر
مرہم زنگار کی پھاہے لگاتی ہے بہار

بجھ کے داغوں سے جگر پر نشان باقی ہنوز
دیکھیے اب کے برس کیا گل کھلاتی ہے بہار

شور محشر آشکارا ہے جنوں کی لہر میں
خانہ زنجیر میں دھومیں مچاتی ہے بہار

جام گل سے گرتے ہیں شبنم کے قطرے خاک پر
پھول مستوں کی مزاروں پر چڑھاتی ہے بہار

نرگستان خجل اللہ ہے حسرت زدوں کی تربت
عاشقوں کی خاک آنکھوں سے لگاتی ہے بہار

روح کی فصل چمن میں دھوم ہے ای باغباں
آج تو جی بھر کی رو لیں ہم کہ جاتی ہے بہار

زلف لیلی کی طرح بکھرا ہے کیا موج صبا
سلسلہ سودائے مجنوں کا ہلاتی ہے بہار

حسن گل کی آگ سے گرما رہی ہے گلشن میں نسیم
آشیانے عندلیبوں کی جلاتی ہے بہار

کسی جلد سوز بیتی ہی داغ عشق ملتا ہی فرنگی

کیا گمان چاک ہوتی ہی کہ زانی ہی بہار

کہی خیابان چمن کیتی نسیمان بہار
روشنہ خوان ہر شاخ گل بر صحن نیخوان بہار

کہتی ہیں صیاد کو بہنچا ہی فرمان بہار
قید بلبل کو چہوڑ دی کر کی قربان بہار

دل جلون کی جاک سی ہی داغ گلستان بہار
شہر جاموشان ہوا شہر چراغان بہار

گل کا صدقہ ہو کے خنجر سی کوئی جا ہو
آج ای مرغ چمن ہی عید قربان بہار

خلط اشعہ کو جون جلوہ زنجیر ہے
جنبش موج صبا زلف پریشان بہار

سینہ چاک دن جب ہوگا شور زنجیر یاد ہے
ہاتھ ہی مرغ چمن کا دور گریبان بہار

لالہ زار ابکی برس گر ہو بیابان ای نسیم
مشہد مجنون بہ روشن ہو چراغان بہار

خوبرو تو کیا ہی ہی بندی غرور حسن کی
یوسف گل ہی ہی موزون ہی زندان بہار

ہم سبق بلبل کو ہی ہی نسبت عشق کا
فصل غنچہ کو پہنچہ ہی گلستان بہار

آشیان بلبل کا ہو کہ جان سی بنا ملکی ضرور
ابکی ہم ای باغبان ہیں میہمان بہار

عین حیرت ہے ولی نرگس کی بیمار ہیں ہم
اب ہی آنکھوں سے اللہ ہی فرمان بہار

جینی بو نیونکا عدد ان کو نہیں یک گل شعر ہے
ہی نگاہ ہو نہیں نسبی سیر پرستان بہار

بلبلو ہو ہی ہلی کی سیر کی پروا کہی
کہ نشیمن ہو نکا ہوا شہر چراغان بہار

خانہ صیدی کوں گلشن جو بانکا مقام

تا نیاستی جاندی کردن بہ احسان بہار

بچھا ہوا اس چمن میں یہی بہو بہشت کی برابر
تجلی ہی ہاری نور سکی جنت کی برابر

کہ تنکر دل مشتاق تہیکا سبہ لو لو
او بہی ہوی سینہ کی بڑی بہشت برابر

وہاں پہولوں کی سیجر ہیں کیا جانیں ہندیں
کتا نو نما یہاں فرش یں یہی کیا بہشت سی برابر

کہیں میری عجائب ہیں زمیں جہ چمکی انجم
جب شمسہ زرتی میں جو کہ بہشت سی برابر

کسا انجم جو ردیبا کا نہجی تسبیح
وہ غول کہاں پرونکی جھرمٹ سی برابر

مقیش جیتی یا ر شعاعی ہستی جہ خورشید
وہاں جانی جو سونکی بہر بہشت سی برابر

وہ انسا جبرہ ہو اشعلہ فانوس ثنا
نسب جاندی جو آگی کہو بہشت کی برابر

دیکہ ای جلبن دل کہیں بیچیں نگرا
سوتی ہی قیامت بری ہو بہشت سی برابر

دل رنگ سی شر بہا جگر جات نہہ تحف
شادی جو گیا سونکی بہشت سی برابر

سہاں روز بیہ ہی نینا بی بیک کی مانند
مدہ مادہ ہی اس دیس میں صورت سی برابر

بیتابی دل کیا کہوں او سو فرقت اہ

سوتا ہی لب جو وہ گرد بہشت سی برابر

اب چلیں ہوی دور سی جا کی سیر
کہ خوش آئی تہ مجہی انجم افلاک کی سیر

تر

تب تو پردہ میں بھی داغ دل افگار کی سیر
صبح کو آئینہ ہی سینہ صد چاک کی سیر

اٹھی افیون کے طرح سے یہ جہان نفرت سلف
پھر کے بلبل ہوئی نشہ تریاک کی سیر

جی یہ چاہتا ہی پڑا شوخی رفتار کی بہتار
برق جانسوز ہی یہ رقص سمند بالا کی سیر

یار محبوب سے بیجان ہو سے
ہنسی دیکھی جو گلستان میں لہن نار کی سیر

چشم انجم کی طرح عیش تماشا ہو اہر
عالم نور ہی انجمن خاک کی سیر

مثل خورشید سحر جو ہر معنی پایا
حسن دیکھی جو قلم کی جگر چاک کی سیر

تا سحر بیدار ہمیں رہی حیرت زدہ کو
طرح دیکھی حسن ہے جب بیباک کی سیر

ساغر خون ہوئی جون داغ جگر دیدہ تر
دیکھی اس کو بھی جو اوس شبنم غصنا کی سیر

جاے پر اپنی ہی رقت ز جگر ہی پانی
خاک ہوں ابر رواں انجمن خاک کی سیر

دن کو خورشید ہی اور شب کو ستارہ روشن
دیکھی پھر کی نظر گردش افلاک کی سیر

صبح فصل چمن او سمو خوش آئی بہار
حسن دیکھی ہو مری سینہ صد چاک کی سیر

دردِ داغ جگر کا ہی اثر اس میں ہے
کہ ہوئی زہر بھی نشہ تریاک کی سیر

جان اللہ ہمیں جو مشتاق تماشا ای
عالم روح ہوئی دیدہ نمناک کی سیر

ساقی مست کے خمیازہ کا یا جوشی ہی ترنگ
عالم نشہ میں دیکھی ہی مئے تاک کی سیر

جبین دل سے کھلی شوخی رفتار صنم
رقص بسمل میں نہیں رقص ستمگار کی سیر

ی دلکی حسن صفائی دل جہت دعا سی

ہمکو لگنے ہوئی جوھر ادیبات کی سیر

جنون کی فوج میں مجکو شہر جاے ویرا کر
بیابان بند لیا سر پر زرو مہیا کر

غضب میں شوخ چاہ نگاہ میں
سپہ بریاں لیکن دل کو لوٹا کر

کرون تضمین بیت ابروی یار
ھلال امید کا مصرع ... ٹکر

میاں جنوں کی نہریں اوس کہون سے
دلونکی سر بر بڑا ... و تہا کر

لکھوں مضمون جسم تر کی اشعار
بیاض کاغذ ابر ی ... بنا کر

چھپا ظلمت میں آب زندگانی
دہری مسی کی ہونٹوں پر جما کر

بنایا خستہ جان مجھ سا جو دو ہونڈ سے
فلک خورشید کی مشعل جلا کر

شہید ناز کی لاشہ کو رکھنا
لحد میں فرش پھولوں کا ... بچھا کر

تمنا سے دلکی دم مرگی سنی فریاد رات

بسنا اگیا جی اس سنا کر

غم کی مرسیی ھی دل ناشاد بجبر
فرہاد ہی لیکر لگی ہیں فریاد بجبر

نہ جھجکی صبح کی وہاں دل ناشاد بجبر
رستم ہا کستی ہی ہی بر زراد بجبر

سانچی بنا دے عشق حق خنجر دار دیکھنا
شیریں بنا تو ہوشیار ہی فرہاد بجبر

زلف تو اس پاؤں کی زنجیر ہوگئی
تھی قید کی مری بھی یہ ہم آزاد بخیر

جب ہوش آگیا تو کہاں بیخودی کی بات
گزری ہے سیر دشت عدم آباد بخیر

جو اسے جوانی ہے دل میں ہوائے شوق
کھلنا ہے غنچہ لب فریاد بخیر

معنی طراز ہم ہیں وہ صورت نگار ہیں
اس طرز سے ہیں مانی و بہزاد بخیر

بیتابی اسیری سے ہوتا ہے دل نشاط
ہے قید کی مری سے جو صیاد بخیر

نیک و بد جہاں کی پروا نہیں ہمیں
ہے اپنی دھیان میں انا نشاد بخیر

کیا جانے بوسہ لب شیریں کی لطف کو
اب جانستی ہے دل فرہاد بخیر

دل کی طلب سے پہلی ہی لو جاتی ہیں حواس
آئی یہاں کبھی نہ تیری یاد بخیر

مشتاق تھے عدم میں طلسم جہاں کے
دیکھی تو سیر عالم ایجاد کی خبر

عشاق کی تڑپنے کی پروا ہے کیا کسی
ہے درد دل سے وہ بت بیداد بخیر

بھولا جہان کو فکر سخن میں کسے ای د

کچھ بات اور بھی ہے تجھے یاد بخیر

یہ شوق لعل سے ہی نہیں بیٹھ کے داغ نظر
کہ رنگ لالے ہیں جوں لعل شمع داغ نظر

جو سیر آتش و ہوا سے ہو داغ نظر
دیکھا کی دیدہ تر کو بہار باغ نظر

مثال شمع ہیں مشتاق کی انتظار میں روشن
نگاہ ہو نہ کہیں شعلہ باغ نظر

جو دل میں سوزش غم ہو تو چشم ہو خونبار — جو داغ جگر ہو تو باغ تماشا نظر

کیا ہی اٹھو کی تیتی ہی کا دلوں میں نشتر — پھر اسکے بھی بچتی ملتا نہیں سراغ نظر

مسیح عشق کا مشرب ادب آنکھوں سی — جو طفل اشک کہ ہی غسل اصطلاح نظر

جبین کا رنگ ہوائی ہی آنکھیں ہیں مخمور — کچھ آج آئی ہی وہ ترک بد دماغ نظر

فروغ نشۂ دوران ہی سیاہ مستی میں — کہ ہر دمک شب تار میں ہی چراغ نظر

ذکی شگفتہ مضامین ہیں نہون جو دیوان میں
ورق ورق ہی نہ آئی بہار باغ نظر

باغ [illegible] ہو دل کو عارض دلدار دیکھ کر — خاطر شگفتہ ہوتی ہی گلزار دیکھ کر

دل خون ہوا سوی لب یار دیکھ کر — میں ڈر گیا کبھی جو تجھی تلوار دیکھ کر

ہی مضحکہ جہان میں جو عشق ہو بمقام — دل دیکھی تو یار طرحدار دیکھ کر

رو رہا جا بیٹھ کے کلیسی میں مری یار سی خفا — بیٹھی ہیں ہم [illegible] سایہ دیوار دیکھ کر

بیتاب ہو گئی روح زلیخا کی آہ کی — یوسف نے حسن و عشق کا بازار دیکھ کر

تاثیر درد دل کا جو مجھکو ہوا گمان — رویا میں چشم یار کو بیمار دیکھ کر

[illegible] کی شوق میں جو میرا دل ہوا صحیح خون — [illegible] سوی اغیار دیکھ کر

کیا عیب ہی کیا [illegible] — دل [illegible] خریدار دیکھ کر

قصہ

زمین چمن ہائے غم سے جگر خون ہو گیا
کہ تیغ قفس میں بلبل کو گرفتار دیکھ کر

روؤں نہ کیوں کہ دیدہ رہے ہیں جگر فگار
اپنے جہان تہ زنگار دیکھ کر

ہم بھول گئے ہیں ہجر کی رہ ہی وکی
پیمانہ شراب عشق حیدر زار دیکھ کر

ہزار ہا ہوں فدا لطف انتہاں پر
ہزار جان قربان اس صفائی پر

میں مر گیا ہوں کسی ناتہہ [illegible] آئی پر
جواب نامہ لکھیں کاغذ حنائی پر

گمان ہے جو دلکو جو یار کی یاد سمائی پر
اور ہی شکل رنگ کی ہوائی پر

نگاہ ہی بہ نہایت لطف سے چالی
بجا و ناشق و معشوق کی لڑائی پر

نہ وہ قہر سے بیان زبان کام ہو پائی
یہ لطف ہے کہ وہ نازاں ہیں بیوفائی پر

رہا [illegible] طبیعت سے جو کام [illegible]
ہوئی درست نہ تا ہو [illegible] ہائی پر

یہ شوق ہے کہ لب تیغ چوم لوں قاتل
تڑپ رہا ہوں تری آہ کی صفائی پر

سخن میں [illegible] کہ جدا [illegible]
زغش ہو رہی کسی اندر میرزائی پر

اسیر حرص ہی کیا جان [illegible]
جو آئی سیجہان شکستہ پائی پر

شراب عشق ہی [illegible] حقیقت کا پر
گھمنڈ شیخ کو ہی زہد و پارسائی پر

بجا ہی ناز [illegible] دکھا کو

لکھوں بہ تازہ غزل کاغذ ختائی پر

قسمت نے کیا ہے مجھے گرفتار اوڑا کر صیاد نے چھوڑا مجھے سو بار اوڑا کر
راز دل مجنوں کا سبھی کو ہے معلوم کچھ بہ خبر عاشق بیمار اوڑا کر

حشر میں بھی ہے وہی حسرت دیدار ہنوز نہ بخت خفتہ نہ ہوئے خواب سے بیدار ہنوز
نہ زلیخا ہی یوسف ہی سودائی ہوں مصر میں شور ہے سر بازار ہنوز
ہم صفیران قفس کی تو رہائی پائی ایک ہم ہیں کہ ہیں تیرے گرفتار ہنوز
برسوں سے ہو گئی ادراک نغمے خوار تمام بر دے ہے شور و فغاں ہی سبب دیوار ہنوز
تیرے حسن کا ہے حاشیہ خط سے عیاں قابل بوسہ ہے وہ مصحف رخسار ہنوز
جاگنا اب تو ہم پہ ہیں پہچانتے ہیں خواب غفلت میں ہیں کیا دیدۂ بیدار ہنوز
شب کی فصل چمن کی ہوئی گلبانگ خبر خواب غفلت سے ہے کیا نرگس بیمار ہنوز
سبزہ خط ہے نمود عکس رخ یار پڑا جیون گل کی ہوئی سبزی زنگار ہنوز
اپنی مہتی ہوئی خورشید سے بام فلک نہ اوٹھی خاک سے جیوں سایۂ دیوار ہنوز
نیند غفلت ہی لطف شکر خواب ہیں یاد ہے جاگتی شب و بیدار ہنوز

ہوئی چون شمع صبح ہوئی سپید ابھی نہ کی

تمت

نکہت زلف سے ہی کی رکھتی ہیں شعار ہنوز

بیٹھی ہیں جس جگہ کہ تماشے ہیں یاد ہنوز — گرتے ہیں گرم فغاں سے ہی لب فریاد ہنوز

وہی دل ہی وہی دلبر وہی بیداد ہنوز — وہی گل ہی وہی بلبل وہی فریاد ہنوز

عشق کا نام و نشاں تا بقیامت ہے عیاں — کوہ پر ہی اثر تیشۂ فرہاد ہنوز

بیوفائی کی شکایت ہے تمہیں سے بیجا — ہم سے آگاہ نہیں وہ بت بیداد ہنوز

مصوروں نے مری تصویر بنا لی — ایسے ہم ہی کہ ہوئے قید سے آزاد ہنوز

وادی نجد میں اوٹھتی ہیں بگولے ابتک — خاک مجنوں کی ہوئی جاتی ہے برباد ہنوز

گرچہ دیرینہ ہوا عالم ایجاد مگر — ایک بت ایک نئی ہوتی ہے ایجاد ہنوز

دل کی شور و فغاں سے مجھے معلوم ہوا — کہ ہزاروں میں ہی ہی دشمن فریاد ہنوز

قفس میں ہو چکی اور عمر تک توڑی صیاد — نکلیا قید قفس سے ہیں آزاد ہنوز

اب سے بیچا ہے کہ ہی یار کو دکھلائیں سخن — شاعری میں نہیں اپنا کوئی استاد ہنوز

ہوئی مرغوب دکن کی جو سخن پردازی ہی
گرچہ ہیں سیکڑوں مضمون بربراد ہنوز

ہجر میں یاد ہے زلف دل کا دیوان ہنوز — کاٹی تیغوں نے کئی سر پہ مری پڑ جائیں ہنوز

سماتی وجد میں بگولہ غبار قیس — جاتے ہیں نجد میں جو ہوئی کاروان ہنوز

ناز و ادا سے ہوگئیں دل کی صفائیاں
ہے اور ہر ایک کی ہوئی ہو گشت درمیاں ہنوز

ہو خط بری ہے آتش سے پر خط سے بہار
ہے سبزہ و رخ خط ہندوستان ہنوز

بوسہ لیا تھا ہم نے رقیبوں نے ہو ایک
دیتا ہے گالیاں لب شیریں زبان ہنوز

تنہا ایک دن غبار کاروان عشق
چوں گرد باد پھرتی ہے آسمان ہنوز

منزل ہی فنا کا نشاں سمجھے جو کبھی
اپنا رو سے ہی کارواں ہنوز

دیکھو جو ہی زمانہ میں جلوہ گاہ حسن
ہندوستان ہے عالم حباب دستان ہنوز

ایک ہی یہ بات کہ ہم خانہ ہوئی
دل میں تیری غبار ہی ایسی بدگمان ہنوز

زنجیر خم کی قید سے دیوانہ چھوٹ گیا
ہیں وو ہی زلف کی مہربان ہنوز

کیا زلف سے ہوئی ہی دل کی مو شگافیاں
ہے تب سے حرف موئی میاں درمیاں ہنوز

ہمارے آج ایسے ہوا ہی دل میں تنگ ہنوز
ہوا ہے برپا یہ ہر ترک خانہ جنگ ہنوز

وہ ہی بیکری ہوئی اوسکی رنگ ڈھنگ ہنوز
ہوا لگی کھو سکے ہی ترک خانہ جنگ ہنوز

ہوا ہی آتش سے شمع کا پروانہ
وہ شعلہ جو کہ اوڑ رہا پتنگ ہنوز

مژہ سے بھی پھلی ہی سینہ کی زخم جگر تیر
کہ دل میں ہی لب معشوق وہ خدنگ ہنوز

مصحفی تو سمجھی نہ گمان صفائی کا
جو سینہ دیکھا تو سمجھی کہ دل ہی سنگ ہنوز

لا

شکستہ پائی قاصد کا وہیں در پر کا ہے — وگرنہ پیش کرتا وہ عذر لنگ ہنوز
تیرے فراق میں تڑپا کیا زمیں پہ میں — پڑا ہے رات سے خالی میرا پلنگ ہنوز
رقیب ہے پیش نظر اپنے تم ہی یار بغل — نہ گئی شعبدہ عالم دو رنگ ہنوز
جنون تھا قیس کو چشم و کمر کا لیلی کے — کہ اوسکے یاد میں آہو و پلنگ ہنوز
ابھی تلک غم فرہاد سے پہاڑوں میں — نشان داغ جگر ہے شرار سنگ ہنوز
سواد نجد میں پہنچا ہے وہ [illegible] مگر — جگر خراش جنوں ہے فغان زنگ ہنوز
خزان حسن کا آغاز خط یہ نہیں معلوم — کہ جور تیشہ میں ہے ترک خانہ جنگ ہنوز
وہی ہے ناز و تغافل وہی ہے آن و ادا — وہی غرور جوانی وہی ترنگ ہنوز

پڑی ہے ایسی عجوبہ غزل کہ جینے
کہ یار شعر ہمیں دیکھتے ہیں دنگ ہنوز

باقی ہے اشک آہ سے دلکا مرا ہنوز — ہے آب گل میں آتش غم کی ہوا ہنوز
کیا قہر ہے وصل کی شب ہو چکی تمام — میں داستان غم ہی نہیں کہہ چکا ہنوز
قربان تم پہ میں نے دل و جان کو کر دی — اس پر بھی رہتے ہیں مجھ سے خفا ہنوز
غفلت سے دیکھتے ہی نہیں آنکھ کھول کر — شکل حباب سر میں بھری ہے ہوا ہنوز
آغاز خط میں حسن کا قصہ گیا تمام — سودائے عشق کی نہ ہوئی انتہا ہنوز

آشفتگی سے لٹ کے چھوڑ ای دل فگار — ہے گل کی ہاتھ میں سر زلف صبا ہنوز
پیمان دست شوق سے ہے چاک جامۂ گل — کھولا نہیں ہے یار نے بند قبا ہنوز
قصے تمام ہو لیے فرہاد و قیس کے — اور داستان شوق کی ہے ابتدا ہنوز
زیر فلک فغاں سے مری بعد مرگ ہے — گنبد میں گونجتی ہے مری یہ صدا ہنوز
رنگ کے دل میں خون ہو ہیں حسرتیں مگر — آیا نہیں ربانیہ تیرا گلا ہنوز

عشق میں صنم کے لطف ہے ای ذوقی
بوسہ کا ہمنے کو نہیں پایا مزا ہنوز

بہار پائی اماں حسن روئے یار کی طرز — کہاں سے لائی صبا زلف تابدار کی طرز
یہ عشق میں دل خونیں کی سرگذشت ہے یا — سمجھ لیا میں چراغان لالہ زار کی طرز
یہ نہر خون جو بہاتا ہے تیشۂ فرہاد — اڑائی ہو نہ دم تیغ کوہسار کی طرز
حجاب دیتی ہے خورشید سے آئینہ جلی — بسی نگاہ میں جو آنسوؤں کی تار کی طرز
زبان غنچہ و سوسن خموش رہتی ہے — اڑائی ہے جو مسی زیب لعل یار کی طرز
ستارۂ سحری کیوں نہ ہو حیرت سے — کہ سیکھ لی ہے چشم انتظار کی طرز
کہیں جو کیا کہیں اور ہیں اپنی نہیں بنتی — یہی ہے مسئلہ جبر و اختیار کی طرز
رہی جو شعلہ فشاں چشم اشک خونیں سے — میری نگاہ میں ہے آتشیں انار کی طرز

ذوقی

ولی سخن سیں پری گئی ہیں عدو ولیں
زبان تیغ قلم میں ہی ذوالفقار کی طرز

دیکھی جو صفائی لب تقریر کی انداز — آئینہ ہوئی جوہر شمشیر کی انداز
حیرت زدہ انکھوں میں جو اسک شفقی ہیں — ہیں پیش نظر شمع تصویر کی انداز
لوں زور سیں ہیں شمع رخ یار کی بوسی — ہیں نیو مجھی شوخی کلگیر کی انداز
لکھتی ہی مگر مو قلم زلف سیں مکتوب — معلوم ہوئی پیچ کی تحریر کی انداز
تو ظلم کی پردہ میں بناتی ہیں مجھی آب — میں خوب سمجھتا ہوں یہ توقیر کی انداز
اشنہ ہی دریا سیں مجھی شورش سودا — ہر موج میں ہیں زلف گرہ گیر کی انداز
وہ ابر میں پوشیدہ ہو یہ دل کی دھوئیں میں — بجلی میں کہاں نالہ شبگیر کی انداز
لی ہی دیا اوسنی ہمیں شربت دیدار — یہہ ہیں مرض عشق کی تدبیر کی انداز
کی دیر جو اپنی تو ہا محو تماشا — ہم پا گئی قاصد تیری تاخیر کی انداز
ہیجان ہی دیوان آہ کا سودای جنوں سیں — سیکھی ہیں مگر نالہ زنجیر کی انداز

پالو تمہیں لگا لیتی کئی ہیں خوب ہی ڈب باد
سمجھا ہیں ولی آپ کی تقریر کی انداز

مہر کی تار شعاعی ہیں شب تار کی پاس — زلف محبوب ہی یا طرہ زنار کی پاس

چشم گریاں ہیں جو شب وصل در یار کے پاس / ابر پھولوں کی رہے موتیوں کے ہار کے پاس

جلوہ گر صبح کا ماہ ہے شب تار کے پاس / وہ بناگوش ہے یا طرۂ طرار کے پاس

کوئی غمخوار نہیں عالم تنہائی میں / حال دل کہتے ہیں جا کر در و دیوار کے پاس

دشت پہ ایسے ہی بہالی کہ ابر پہ بھی / آئی گر برق چمک کر تیری تلوار کے پاس

محفل یار میں کیا جائیے تجھے دیکھ بھلا / اب تو دل ہے مرا طالب دیدار کے پاس

اوسی آنکھوں کا گماں نظر آتی ہے مجھے / نرگس نیم نہ اوس دل بیمار کے پاس

ظل طوبیٰ ہے دل زار کو سایہ اوسکا / کبھو دفن مجھے یار کی دیوار کے پاس

لطف معنی کا ہے نزدیک سخندانوں کے / قدر جوہر کی نکلتی ہے خریدار کے پاس

آفریں ایدل دیوانہ اونے ہاتھ سے مرے / ہم جو لیتے تھے بچا شوخ ستمگار کے پاس

سبزہ رنگوں کی بہاریں ہیں عجب سینہ فراش / کہ رہی ہے یہ نمک مرہم زنگار کے پاس

دل مجنوں سے اگر ہوش ہے لیلیٰ کا خیال / شور خلخال ہے زنجیر کی جھنکار کے پاس

برق جاں سوز ہے اے شوخ تری گرمی حسن / خوں ہوئی جاتی ہے نکہت شعلہ رخسار کے پاس

دیکھوں اک آن میں کیا زلف و رخ یار کی سیر / شب گزاری کہ نہ شب و روز رہوں یار کے پاس

ایک تک جیتے رہے درد جدائی میں ذکی

پھر ہم آتے ہیں کہ کیا جائے دلدار کے پاس

جاراوامی

جگر خراش ہوا نالۂ ہزار افسوس ‏ ‏ ‏ ‏ ہزار دل کا جگر خون ہوا ہزار افسوس

ممود ... ہمدمی طبع یار افسوس ‏ ‏ ‏ ‏ ہوئی ہی خاطر آئینہ پر غبار افسوس

ہوا نہ پھر کسی باغ کا وہاں گذار افسوس ‏ ‏ ‏ ‏ اوٹھا نہ وادی مجنون سی پھر غبار افسوس

کیا ہی آہ نہ یاد لگا حال دل جو بیان ‏ ‏ ‏ ‏ پھری ہوئی تھی لبوں سی زبان خار افسوس

یہ قہر ہی کہ شب وصل ہو گئی آخر ‏ ‏ ‏ ‏ ہوئی نہ تن سی جدا جان بیقرار افسوس

خیال کر کی کوئی ظالم نگاہ خونریز سی دیکھ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ دل شکستہ رہیں ہم جان نثار افسوس

ہماری بالوں کی زنجیر آدمی کالی ‏ ‏ ‏ ‏ رہی نہ شیفتۂ زلف تابدار افسوس

شب فراق یہی پہنچا شتاب پیک اجل ‏ ‏ ‏ ‏ اوٹھی پائی نہ ہم لطف انتظار افسوس

... ادا چمن لگہ ندیکھی پائی ‏ ‏ ‏ ‏ ہوا ہے رشک ہماری کلی کا خار افسوس

ہر ایک غنچہ وہ ہوتی دلی اگر لو یا

ہماری حال پہ کرتی زبان خار افسوس

جنون لوح کیا جل بسی بہار افسوس ‏ ‏ ‏ ‏ جگر میں خون ہوا میں حسرتیں ہزار افسوس

نہ وہ چمن ہی نہ وہ گل نہ وہ بہار افسوس ‏ ‏ ‏ ‏ خزاں ہی داغ دل زار پر ہزار افسوس

ہر ایک شب خیال در گوش میں سحر ہوئی ‏ ‏ ‏ ‏ شمارہ رنج نہیں چشم انتظار افسوس

تجلیاں ہوئیں طور پس پہ جلوہ نما ‏ ‏ ‏ ‏ اوٹھی چمک کی جگر ہی نہ پھان شرار افسوس

لیے شباب کی دن رنج اور مصیبت میں — خزاں کی ساتھ گئی موسم بہار افسوس

ہوا جو خون دل بے وفا سے تو غل ہی — زبان یار پہ تکرار بار بار افسوس

متدایا سبزہ عارض تو ہوتی یہ شک چمن — گئی بہار گلستاں سبزہ زار افسوس

جو ہوں سے رابطہ جہاں کا دی پرست [illegible] — دل شکستہ ہوئی زلف تابدار افسوس

دکھائی دیر تلک جس نے خون شفق کی بہار — رہی نہ زندگی اتنی میں انتظار افسوس

قریب وصل کا وعدہ ہی میں بہت ہوا ہوں — نصیب ہم ہوا لطف انتظار افسوس

شب فراق ہوئی ذکر لیکن

پھری ہے گردش دوراں روز شمار افسوس

رنج اور تنہائی میں ہے ہائے غمزہ صیاد کہ بس — چھٹ گئی ایسی کہ نہ نکلی مجھی یاد کہ بس ۞

قید میں ایسے کئی نالہ و فریاد کہ بس — ہم اور تنہائی ستم خاطر صیاد کہ بس ۞

ہے یہ گلزار ارم و پر نہ آباد کہ بس — جس میں ایک ایک صنم ہے وہ پریزاد کہ بس

ہم رہے فصل چمن ہی میں بہت ناشاد کہ بس — کاہے یوں مفت لیا موسم فریاد کہ بس

قید سے چھٹ گئے اگر فصل چمن تک پہونچ — پھر کروں شکوہ بیرحمی صیاد کہ بس

گھر جو چھوڑ بیٹھے اور تنہائی میں لیکن — کیسے ہو نہ سے نکلا ہی بیت بیداد کہ بس

ہر دم آنکھوں میں رہے کشتہ بیداد کی روح — دل کو تڑپاتی ہے اس درجہ تیری یاد کہ بس

الملک للہ [illegible]

رشک گلزار ارم ویرانی مجنوں سے — یہہ بیابانہ ہوا عالم ایجاد کہ بس

عرصہ شادی و غم کو نہیں زنہار قرار — رنج و راحت شکل یہہ ہے کہ بیدست تہی دل کہ بس

نہ تو اپنا ہی کیا اور نہ ہمیں پھیر دیا — لیکی دل ہمنی کیا ایسا ہی برباد کہ بس

ای فدوی غازہ دی ہاہے کرشمہ پوش
باندھی ایسے ہی مضمون پریزاد کہ بس

کس ہی خوبی سی کہی ہیں ستم ایجاد کہ بس — تو وہ بیدادی الشوخ پریزاد کہ بس

جس نے ہیں دل کی اسیر یہاں لگا لیں ہمنی — ابہی ایسے ہی کئی نالہ و فریاد کہ بس

جب کہا سان پہ فوج دل جانسوز کی لعد — یہہ شمشیر ریز ہوا خنجر بیداد کہ بس

بت ارمن سبے کری کیا گلہ سنگدلی — ایسی ہی پہوٹ گئی قسمت فرہاد کہ بس

دم آخر ہمیں صیاد نی چھوڑا صد حیف — کیا ہوئی رنج و مصیبت سے ہم آزاد کہ بس

دیکھہ کر حور و ملک صل علی کہتی ہیں — ہی یہہ تجہہ نام خدا حسن خداداد کہ بس

دیکھہ کر سنگدلی کو تیری ای آئینہ رو — پانی اب ہوا آئینہ فولاد کہ بس

خانہ کہ فواروں سے اوڑنی جو لگی دلکی شرار — تھا یہہ پرواز میں رنگ رخ حساد کہ بس

زندگی ہی لو کبھی قید سے چھوٹی مگر — اسقدر یاد رہی تجھسے صیاد کہ بس

گرچہ ظاہر میں خوشی سی ہی میرد کارو لی — جان شیرین پہ یہہ کچھہ ہی غم فرہاد کہ بس

دل کو مشتاق ہیں کیا تازہ مضامین کے لیے
اپنے عاشق ہیں وہ معشوق پری زاد ہے بس

نالے ہیں جوش سے پر دل آتش بجان خموش
مطلب گرم شکوہ ہے اور ہے زبان خموش

پوشیدہ ہے وہ گرمی سخن اور عیاں خموش
جیوں شمع لالہ کے دل آتش بجان خموش

کیا زور شور فصل چمن سے ہوا اٹھا
بلبل اور اس سے بھی ہے اور باغبان خموش

مجنوں ناتوان کو نہیں طاقت فغان
نالہ ہے اک جرس میں ناتوان خموش

اور تماشۂ عشق طوطی ولے ہے حرف زن
اور میں ہوں آئینہ کی طرح درمیان خموش

گرم سخن جو نالۂ شبگیر رات تھا
عالم رہا تمام گران تا گران خموش

ہم ہیں چمن میں مرثیہ خوان شہید عشق
پڑھتی دے سوز بلبل آتش زبان خموش

رہتی ہے اس چمن میں ہمیشہ بہار عشق
ہووے کبھی نہ بلبل ہندوستان خموش

اسکو تجلی آئینہ جنبش مژگان ہے بے صدا
ہوتا ہے رنگ قافلۂ [illegible] خموش

پر لوٹتی ہے انجمن کہاں افسردہ دل ہوں
آہ و فغان تک دل دیوانہ ہان خموش

آتی ہے لگکر جو دیدۂ حیران سے اشک خون
حیرت میں رہ گیا وہ شب [illegible] خموش

تو جانتا ہے یار سے گرم سخن ہوں میں
اس شرط پر کہ شمع سے ہو درمیان خموش

[illegible] بیقرار نالہ و فریاد ہوں [illegible]
ہم کھینچے ہیں مجکو حسرت شہید [illegible] خموش

کر بابا

سر تا بپا ہیں گوش گلو ہیں نگاہ کر — بلبل ہی ارم آہ و فغاں باغباں خموش

ہم کلام رہ ای مشتاق یک سخن — دیکھا تجھی لبس ای بت شیریں زباں خموش

یوسف کی حسن کے جو خریداریاں ہیں گرم — ایلیت کو دیکھتی ہی زلیخا وہاں خموش

طرز سخن ہی لطف نہانی ہیں ای ولی
محفل میں بیٹھتی ہیں کہیں نکتہ داں خموش

تیز ہو شعلہ زبانی ہی ذہن میں آتش — پھونک دی شعلہ آواز سخن میں آتش

سانس ہی شکل تف شعلہ اپنی دہن میں آتش — آہ کی برق ہی بھڑکی ہی سخن میں آتش

شمع محفل ہی کوئی سیمبر سرخ لباس — شعلہ رو ہی چمنستان سمن میں آتش

ہی نہاں داغ جگر دل کی دہوئیں میں پنہاں — صورت شمس و قمر ہی پہ گہن میں آتش

خانہ گور ہو اس شہر چراغاں ہمارہ — دل کی داغوں سیتی بھر لی ہی کفن میں آتش

چشم خونیں میں ہیں آنسو کہ شرر یہ شبنم — داغ ہی چاک جگر ہیں کہ چمن میں آتش

تیری ہونٹوں نے کیا ہی جگر لعل کو خون — دی تبسم نے دل برق چمن میں آتش

رشک گلزار ہیں اعضا میری جیوں شاخ چنار — گرمی عشق نے پھونکی ہی بدن میں آتش

داغ دل یار ازل ہی جگر افگار کو — ساتھ لایا گل گور سیتی کفن میں آتش

بوسہ لعل لب یار سیتی لذت ہی مجھی — شکل کلگیر میں لیتا ہوں دہن میں آتش

خستہ جانوں کی غریبی کا جو احوال سنا
ہے شفق سی جگر صبح وطن میں آتش

شرر عشق ہے وہ آگ کہ سلگتی ہے پری
جیوں رگ سنگ ہر اک موی بدن میں آتش

لب محبوب سے دیکھی یہ تبسم کی بہار
کہ لگی ہے جگر لعل عدن میں آتش

نہ ہوا ہے دم سرد سے یہاں داغ جگر
اور بھڑکائی ہے کافور کفن میں آتش

سرخ پان سے ہوئی تھی تبسم کی بہار
اور بھڑکی ہے چمن برق یمن میں آتش

نہ تو لالہ ہے نہ گل ہے یہ فغان بلبل
آشیان جلتے ہیں بھڑکی ہے چمن میں آتش

ظاہرا شعلہ فشاں ہیں سخن گرم ذکی
جیسے خاموش ہے پنہاں ہے بدن میں آتش

دکھاتے ہیں پردہ میں لطف بہار گلشن رقص
وہ سرخ پوش کرے جب اوڑھنا کے دامن رقص

کرے فرشتہ میں جو اڑ کے وہ شوخ پرفن رقص
ہوائے شوق سے دکھلائے شمع روشن رقص

جو حسن یار ہو دیر و حرم میں جلوہ نما
تو شیخ وجد آوے کریں برہمن رقص

نہیں ہے قبر میں تختہ اوڑھے جدا ہو کر
کرے جو بسمل فرقت کا سنگ مدفن رقص

حنائی جیسے پرکالے لہو کر وہ سی جبین
یہ پتلیاں جو ہیں چشم تر میں جیسے رقص

جو جب دل میں کبھی عرس کو یکسن ہووے
کرے مزار پہ اگر نسیم گلشن رقص

جو بزم ناز میں بیٹھاں ہو وہ پری پیکر
دکھائے شعلہ رخسار کی پروش رقص

لیکن جب

نسیم صبح ہی دیکھی تو دم بہرت جاتی   کرے ہے بسمل تیغ ادای گلشن رقص

میان سو رنگ سنی اختاب عارض پر   کرے جو سبزہ اولٹ کر وہ سبز دامن رقص

وہ شوخ چشم جہر و کونسی نظر بان جو لرای   دکہاتی مردمک چشم شوخ رو زبان رقص

مثال برق چمک جاتی غمزہ کا قہر   کرے جو انکہو میں اوبش کی شوخ چون رقص

نسیم کوہی ہمیشہ سی ادہر جوانی ولی
دکہاتی وجد میں ہر ایک نہال گلشن رقص

نہ آشنا ہوں اوسکی سبزہ رخسار سی غرض   ہی زخم دل کو مرہم زنگار سی غرض

ہی گفتگو ہی یا کسی تکرار سی غرض   اقرار سی ہی کام نہ انکار سی غرض

کیا زخم دل بہ اپنی چہرکتی رہیں نمک   حاصل ہی لوٹ لٹ دلدار سی غرض

آغاز جسکو سادہ ملاقات میں ہو بی   کیا پہری اوس آئینہ رخسار سی غرض

کر بال و پر ہی توڑ کی چہوڑے تو واہ واہ   صیاد کو ہی جان گرفتار سی غرض

کہہ میں ہماری آئی ہی وہ شوخ سو رہا   لگتی نہ حیف دولت بیدار سی غرض

ہی جان بیقرار کو سودای اشتیاق   نہ خشم سی نہ وعدہ دیدار سی غرض

قاصد کی منہہ سی لطف تہی پیغام وصل کا   یہہ ہی مزا کہ رہی میں تکرار سی غرض

اوحسن ماہرو کی حسن کو خط کیا محو چند   دیکھا کہ آئینہ کو ہی انکار سی غرض

صحرا مین دیکھتا ہی تماشا ہی لالہ زار — یہہ آبلونکو ہی خلش خار ہی غرض

یوسف لی کیا گیا تہا زلیخا سی ای فلک

ہرگز نہ کچہ تو شہد بازار ہی غرض

جب تک اڑتی ہی بت لی یہہ سی شرط — خندہ زخم کری برق کیا شمشیر سی غرض شرط

تم بھی ای آئنہ رو اکی تماشا دیکھو — دل کی حیرت مین ہی آئینہ تصویر سی شرط

ہمنی کیا کیا نہ کی پر نہوا وصل نصیب — خاک نا ہیر کری گردش تقدیر سی شرط

ہو گیا انس غزالو نکو بیابانون سی — گرد سرمہ کی بہہ بہی سرمہ تسخیر ہی شرط

وعدۂ وصل ہی پیغام اجل پر موقوف — نامہ بر صاف عیان ہی تیری تقریر ہی شرط

بزم غم مین جو ہوی گرم سخن کی چرچی — دل حیران کی ہوئی غنچہ تصویر سی شرط

منہ لگی ہنس دل زار کی بیتابی سی — سنگ در ون یار ہوی اوس بت بی پیر سی شرط

عشق بازی مین تو نقد دل و جان ہار چکا — باندہ ہی وصل کی وہ بہ کچکسی تدبیر سی شرط

قلم نکتہ رقم زیج ہین منصف ٹھہرا — جب خوشی کی ہوئی قوت تقریر سی شرط

گر شب وصل پرستان نہو زلف حواس — دل کی الجہو نسی بندہی زلف گرہ گیر سی شرط

دیکھیا نا زنظر مثل شعاع خورشید — تیغ جمال مین جو طلا کی ٹہری زنجیر سی شرط

دخل کیا ہی کہین نسبت ... حرف گیا — بیخود آہ کی اور دامن تاثیر سی شرط

باداوس

باد اوس طرۂ پیچاں کی مددگار رہی — دلکی لہریں جو گریں نالۂ زنجیر سی شرط

جلوہ آرا ہو جو روسکری وزن فوکی

جو ہر طبع اڑی جوہر شمشیر سی شرط

چلو ہی جتنی جی تو چمن لی ہوا سی ربط — لوبہ فنا نیار کو ہو کا صبا سی ربط

کیا لطف ہی بہار جنون کی ہوا سی ربط — زلف پری کا سلسلی ہو تا بلا سی ربط

گردانہ ہو جگر تو ملی لطف لالہ زار — دل خون ہو تو کیجی رنگ حنا سی ربط

آخر نہ ہوش جائی تو پہنچی کہاں ملک — لی انتہا جو بڑھنی لگی ابتدا سی ربط

بیگانگی جہان سی قیامت ہی وحشت مرگ — دشوار کیا جو اپنی لگی جابجا سی ربط

دو دن کو مہربان ہی تو دو روز ہی خفا — اوس بیوفا سی لعبتی رہا ہی سدا سی ربط

روح روانکی انس سی وحشت ہوئی مجھی — دیوانگی ہی آہوی دشت فنا سی ربط

پہچان پر ہم اپنی یہ غش ہیں کہ واہ واہ — پیدا کیا ہی بس نا آشنا سی ربط

جی چاہتا ہی ہم بھی ہوا خواہ عشق ہوں — ہیں لوئی گل کی گرم نسیم و صبا سی ربط

انجام کار کو بھی ذرا سوچ لیجیے — پہنچا ہی ہم جو کسی بیوفا سی ربط

پہنچو سبب یہی کہ انکو بچانتی سنتی — تھی جبکہ اپنی اوس بیش نا آشنا سی ربط

وا ز جہیں ہے میں سکتی نہ عیار بات کہتی — اوس دشت نازنین کو ہی درد حنا سی ربط

کیا حسن بے حجاب کرے دلفریبیاں ۔ شوخی تھی خوبیاں میں نگاہ حیا سے ربط
پہلی نشستیں ہم سے تھی ورنہ شوق تھا ۔ رکھتی تھی حسن و عشق بہم التباس سے ربط
کرتے ہیں رنج سے تجھے الفت کمال ہے ۔ تو پھر ضرور چاہیے امر خدا سے ربط
ایام زندگی میں تھی غفلت کی محفلوں ۔ رکھتا ہوں مدتوں سے میں عہد صبا سے ربط
صحبت میں چند روز کی کیا ہیں خلا ملا ۔ گویا کہ جان و تن میں رہا ہے سدا سے ربط

کب ہے یقین کہ عمر دو روزہ کرے وفا
کیا کیجئے ذکی سے دیر آشنا سے ربط

افسردہ دل کو ہو نہ کچھ پیام یار سے خط ۔ اوٹھائے غنچہ پژمردہ لیا بہار سے خط
نہ ابر سے ہی نہ مے سے نہ کچھ بہار سے خط ۔ جو دل کو ہے تو ہو چشم اشکبار سے خط
ہزار طرح سے نالہ ہزار طرح سے خط ۔ کہ رنگ رنگ میں ہے جلوہ بہار سے خط
نگاہ روح کا عالم ہے کیونکہ دل مشتاق ۔ کہ جان زار کو ہے چشم انتظار سے خط
تبسم لب شیریں ہے سے فروغ سخن ۔ اوٹھائے شکر ہے خندہ شرار سے خط
سنو ناقہ لیلیٰ کا و بلا گردان ۔ اوٹھائے قیس نے بیتابی شرار سے خط
جگر کے آبلے پھٹنے سے سب لٹو ٹے ۔ ملے ہمیں یہ ثمر ہو شجر کے خار سے خط
جگر ہے چند تو غنچے مثال رنگ حنا ۔ جو ہاتھ دست حنا بستہ نگار سے خط

جگر کے ہو

جلاوے داغ کا ہمدم ہر ایک بول لیکے
ہوا ہے خندۂ شمع سحر فولاد سی حظ

بسی جو آنکھ میں کیفیت تجلی طور
نظر او نہائی ہر ایک سنگ کی شرار سی حظ

جگر کا داغ ہی بس ہے مشعل فانوس
ثمر شرار کو بی چاہئے ہیولا سی حظ

عجب مزا ہی کہ جی لوٹا ہی کیا کہنے
ہنر کی نگاہ میں حور کی انتظار سی حظ

خزاں میں کہی کہ کیا کیا گذری وصال
اونہائی ہوئی جو کیفیت بہار سی حظ

جنا دو صحبت جو دنیا میں لب ہوا ہی ذکی
مزا ہے کہ اونہائی میں انتظار ہی حظ

بی لطف ہو ہم آغوش دل پروانہ شمع
اپنی محفل کو سمجھے صحبت بیگانہ شمع

اپنی بزم غم کی دیکھی چشم تر سی جو شبنم
اشک خانہ ہر او رگریہ مستانہ شمع

گل کی جاک سینہ ہی کبل کیا راز جینوں
جلی اور جس سی ہمنشاں سی دیوانہ شمع

دل جگر ہوں گوش نشاں کی بزم حسن و عشق میں
ہو شہپر پروانہ بعض بھی لو ہے تجانہ شمع

جس نے چھوٹ عشق کو لطف بک دیکھو دی
شمع تنگی پر دہکی سے سر بر پروانہ شمع

پشمینہ پر جلنی سی کیا کیا داغ دل کی رسنگ
دیکھیکہ وحشت پر بخانہ سر لگا شانہ شمع

اسکے جام صبوحی ساقی دوران کہیں
کر چکی معمور اپنے جگر کا پیمانہ شمع

اپر تنگی کہ دل صد چاک سے سنبا سحر
زلف و دوداہ کو کرنے بی کیا شانہ شمع

سبزۂ صحرا الفت میں ہر سال چادر سبز لائی
اپنی تربت پر چڑہی آتش دیوانہ شمع

عیش کی مطلب ہے خاطر اس کی میں ہم جوں چکور
پنہان تحت فانوس ہی اور صحبت بیگانہ شمع

جب زبان جامہ ہی گلگیر ٹک اوسکی زبان
ہم میں آکر بہ اور شب ہی کس کا کاشانہ شمع

اوسکی صحبت لی یہ دیکھی سیکھی شافعی
لیکن آغوش نظر میں لاشۂ پروانہ شمع

وحشت آباد جنون ہوں وادی ایمن ہی
جو ہی روشن جان داغ دل دیوانہ شمع

بزم حسن و عشق میں جب ہوئی باہم سخن
اہل دل پروانہ ہوں اور گرمی افسانہ شمع

دل نہیں منتشر ہی وہ موی پریشان جمع
ہوتی ہیں جو پریشان اور پریشان جمع

ہوا الفت وحشت وہ بہنی ہی لوگو نسیم
غبار قیس اپنا آسوی بیابان جمع

سہیہ پانون میں کہ تو اٹھن نذر نگی زنجیر میں
بہانہ میں کہ کریں دامن گریبان جمع

غضب ہے رقص صنم ہی جو علم مست شیشہ
ہوا زلف پریشان ہی طرف دامن جمع

مجاہی لکھی جو شنجرف سے سرخ اشعار
کیا ہی خون جگر لکھا کی میں نے دیوان جمع

خیال زلف کا قصہ ابہی ہی دور دراز
جو اس تو اپنی دل پر نہ بند جمع

نشان داغ دل قیس صاف روشن ہو
جو خشم ہے کیہی سب فی بیابان جمع

بہار جلسہ یارانہ یاد آئی ہے
جو دیکھتا ہوں کہیں مصحف پریشان جمع

جہان میں کوئی جو ہو مر کے اپنی خاک دے بنیاد
کہ کھو جلا ہی یہاں آ کے اہل زمان جمع

شباب جا ہی تو پھر ہو جنون کا دفتر ہو
رہی جز امن نہ شیرازہ گلستان جمع

یہ بیت غزل میں شہ نو گفتہ ہی کی اوس کو
ہوا ہی ہمیں جمع یہ باب ہوئی مستان جمع

تمہاری جبین سے کیا کرے گی نشہ شراب طلوع
تو ماہتاب سے ہو نور آفتاب طلوع

شب فراق میں ہر موج اشک تر ہم دو دن
ستارے ہوئے ہیں جیسے ہوں الٹی حباب طلوع

حجاب جسم میں ہر اہل داغ دل روشن
کرے فلک پر جیسے نہ سحاب طلوع

نگاہ شوخ کی آئی ہے آشکارا ہی
کہ تم لہو سے ہوئے والی شراب طلوع

لباس سرخ وہ خورشید رو کہاں سے پہنے
کہاں وہ دن کہ کریں طالع شہاب طلوع

بہار روشنی تیرہ روزی آئی ہے
کہ دل سے کرتا ہی خورشید اضطراب طلوع

نشے نگاہ میں ہیں بت شوخ کے بنی مشتعل
نگاہ سے جو کرے انتخاب جواب طلوع

جواب ایسے سے مضمون داغ دل الٹے
ہر ایک حرف سے ہو نجم آفتاب طلوع

بہار ہو شفق اشکوں کی لہو دن ہے
جو چشم سے ہو تم کا آفتاب طلوع

غضب ہے رنگ حسن آب مہر عارض پر
قیامت آئی جو ہو نشہ شراب طلوع

شکستہ رنگی مہتاب منہ سے ظاہر ہو
جو ابھی دل سے ہو خورشید اضطراب طلوع

دم صبح ہی مہمان ہے کوئی دم ساقی — ہوا ہے ساغر خورشید جیوں حباب طلوع

کہاں ہے ہو گیا صبح یار یہ شب ہی صبوح — سپیدہ دم جو شفق ہے ہوا آفتاب طلوع

ذکر چراغ جلنے میں ہم و کہلا میں

جیسے یار ہو فقیر غنا ب داغ

ہے آہ سرد حسرت کا رہ ہے پہلا ہی داغ — نہ ہو ہمیں ہوا کی لیوں یہ چمن سے جب ہوا ہے داغ

جیوں برگ لالہ ہی تن لاغر مجنون در — کہنے کہیں یہ شعلہ مظہر ہوا ہی داغ

ہے کشتہ نگاہ نرالا سر جوش — خون میں لعل ملا ہی مگر خونبہا ہی داغ

بزم صنم میں عشق بتا میں فروغ ہے — فانوس آسمان میں ہی شعلہ بجا ہی داغ

زیور ہی سیر و صلت مگر نہیں ہمیں — سینہ یہ گل کھلی میں ہزاروں بجا ہی داغ

گر اشک خون سے اپنی ہو سیراب ہی چمن — ہر شاخ ارگل میں ہو نشو و نما ہی داغ

فصل چمن کے لالہ و گل سب میں خوبان — زیبا ہی دست و پا ہی جیوں کو حنا ہی داغ

ہر شاہی حسن کے سکہ میں نام پر — ہر شاہ ملک عشق جو فرمان روا ہی داغ

ای آنا رسم سب بحر میں شعری — ہات یک زرد بہار اور سہا ہی داغ

خورشید حسن تو لطف آتا نہیں کہیں — کس کس کی سینے میں مشکوۃ جو بجا ہی داغ

حسرت نہ جو گو بخت او وسعت فرصت میں — دل پہ سپید سینہ ہی لب پر بلا ہی داغ

الہام

آنکھوں میں لالہ زار تماشا ہوا خزاں ۔۔۔ باقی ہی دو رنگ کے اسباب محبت داغ

اوس سبزے کی آگ لگا دیں ہو تمام دیکھی جو بہار ۔۔۔ دیکھو شگفتہ سنبل و نرد حنای داغ

احوال چشم تر ہو لب جام سے بیان

گویا زبان شمع لیے ماجرای داغ

دیوانہ ہوں بہار جنوں کا میں اے دکنی ۔۔۔ دیکھیں سر اپنا ہے گلوں قبای داغ

ہے سینہ میں آتش غم کا زمانہ باغ ۔۔۔ دیکھا ان ہو جو باغ باغ تو پھر ہی زمانہ باغ

ہے جلوہ جمال سے چشم زمانہ باغ ۔۔۔ دیکھا بہار حسن سے آئینہ خانہ باغ

عہد خزاں میں کس لیے آتش کدہ ہوا ۔۔۔ وصف حسن میں شبانہ ہوا آشیانہ زاغ

غلطاں لالہ زار سے سیراب ہے نگاہ ۔۔۔ ہے اپنے جوش دیدہ تر کا خزانہ باغ

خوباں کو جب سے جلوہ میں دیکھی کو رچہ میں ۔۔۔ مہکانہ باغباں سے ستمگر لگانہ باغ

عیش و طرب بہار تماشا ہی ابتک ۔۔۔ وصل صنم نشاط سے ہے پر زمانہ باغ

ہم دل جلوں کا تا خزاں غم ہو جگر خراش ۔۔۔ جب ہو خزاں کا سینہ بشم گلشن باغ

حسرت ہم ہو کرم نالہ درد آہ و جنس ۔۔۔ جس میں آتش جلیل لگا نہ زمانہ باغ

وہاں لالہ زار داغ جگر لیے بہار ہے ۔۔۔ گویا سواد مجد بر لیلی کا خانہ باغ

بلبل کی زمزمہ سی تماشا ہی استان
گلکاری سخن سی ہی رنگین فسانہ باغ

کھلتا ہی جب کہ غنچۂ شبنم سرور سی
دلکی شگفتگی کی لئی ہی بہانہ باغ

فصل بہار میں ہی آج تماشا نظارہ ہی
اوس گل کی رنگ و بو سی ہی رشک نگار خانہ باغ

گلگون لباس جس وقت جلوہ گر ہی تو بہار
رنگین ہوا اکائنات سی ہی مرقع شاہانہ باغ

حسن سخن سی تو زمیں سبز ہی ای ولی
کیا روکش ارم ہی یہ رنگین فسانہ باغ

بھیجے ہی مست بہار اپنا گلستان کی طرف
اگر آجاتی صبا کوچۂ جانان کی طرف

ہی مہ نو تجلی ہو کی تابان کی طرف
کیسا اندھیری اوس زلف پریشان کی طرف

تاب دیدار نہیں اس دل سوختہ کو
جا نہیں کیا آگ لگا سنبل پریشان کی طرف

دیکھ کر عالم تصویر سی رہنون کو
آئینہ دیکھ رہا مجلس حیران کی طرف

جذبۂ شوق مجھے کھینچ رہا ہی جو مہار
راہ لی ناقۂ لیلی کی بیابان کے طرف

نکہتیں پھر کے نظر دیکھو ای شور جنون
طفلک اشک جگر گوشۂ دامان کی طرف

دین و ایمان و دل اوس کی لئی جاتی ہی غضب
تا فرشتہ غم زلف پریشان کی طرف

تجھ میں از بس ہوس آئی ہی دیکھنی جو نظر
دیکھئے دیکھ ہم گنبد گردان کی طرف

اس قدر بیہ جو ہی خاک سی دیوانون کی
نکہت گل چلی آئی بیابان کی طرف

ظفر اللہ

طفل اشک اپسے چلے ہیں سوی گلزار نگاہ　　جاتی ہی لشکر دیوانہ بیابانکی طرف

شب تاریک ہی اور دام بلا آفت جان　　دل نجا دیکھ کسی زلف پریشان کی طرف

ہے جو دیوانہ کسی سوی شہر نکی فرنگی

ہم نہ جاتے ہیں کوہ و بیاباں کی طرف

انکھو تکی آئی بنسے گی لیا لیا حیف　　کیا لیا مثی جہان کی نقش و نگار حیف

سنتے ہی مر گیا خبر وصل یار حیف　　لکھیں نہ حسرت تیری دل کی ہزار حیف

کانا تہا اس خیال میں دن کس کے ساتھ ہیں　　کسو روز عید ہی نہ ہوئی ہے گلنار حیف

عجلت سے دیکھنے سر بار بیاں سو موج اسلک　　اوس ملک سے ہمتمار ہو ہو لو لکتار حیف

فرصت وداع سوق کی سب آب فراتی　　ہم نہ پیام مرگ شب انتظار حیف

کیا لیا مزا اوٹہا لی لگا سون جو نفس لیا　　دل نہ پایا حسن یار کا آئینہ دار حیف

صورت خوشی لی زیر فلک خاک دیکھی　　ہر رنگ ہی ہی آئینہ روزگار حیف

کیا ملی یانہ چل رہی دل ہما　　ملوار لگی نہ یار کی زہر اندار حیف

شب جنون نہ ہی ہوں لگی داستان سج　　لکھی نہ انکھوں نہ زبان شب خمار حیف

حسن طلب سے میر گئی ا سعی یت　　سمجھی نہ خاک مطلب آئینہ دار حیف

مضمون یا سن باندی ہیں سن نہ چوای فرگی

اُس جا وہ لکھے ہر صفحے پہ کیسے میں یار حیف

حیران ہیں یاں خامۂ تحریر و منشی پہ حرف — آیا لکھا جاتا نہ بلبل سے ترے پہ حرف

وہ موج غمزہ کی ہے جیسی اکھڑ رہی تیغ — داغ شوخی وہ جواب کہ مہمل ہے جس پہ حرف

مشتاق ہی نہیں ہے اب لکھنے کا ہوس اگر — دریا بہا دیتے ہیں گر آئی تیری بزم میں تب یہ حرف

ہر اک ملک سے ہر صحیفہ ہے باز چشم کا دیباں — لکھتے ہیں یار خاک شفا سے نقش پہ حرف

ہم مست جوش جنوں و آج نہ ہو برہم ہمیں کوئی — آجائے لہو سب گل ہر بار یہ جو پہ حرف

نازک بدن ہے تیری یار لب رو نکتہ — یا ہو قلم سی لکھے یہیں برگ سمن پہ حرف

لیتا ہے نام میں لفظ عشق سے لعبید — سینہ ہے سخت سیاہی لب کوہکن پہ حرف

ہو ذرہ عشق ہے شہرہ ہر زبان میں حسن ہے — لیلیٰ کری قیس کی دیوانہ پن پہ حرف

سب یار ہی جو جیسے نو آموز رنج ہے — کیا آئی وار کوئی چرخ کہن پہ حرف

دیکھلانے روئے یار پہ آتش کے فتنے کا رنگ — زلف لکھیں سیاہ کری سوز و لعل پہ حرف

بلبل ترانہ میں سے شور و فغاں کری — تیکھے نہ زار ہی میں آئی آوے چمن پہ حرف

خوش رنگ ہیں باتیں سا تر ہے پری شوق ہے — و سے لکھی ہے کوئی کیسے وقت پہ حرف

وحشت لئے آیں جیسے صحرا و گلو مار نہیں — شہر غزالہ آرہے ہیں بن میں کہ ہر ایک پہ حرف

کہو نا ای دل آئی خموش ہے کچھ ہو رہے درجواب

کرکی ہے شمع گرم سخن انجمن پہ حرف

پہلے دم ہوتی داغ جگری پر عاشق — کیا ہووے گی چراغ سحری پر عاشق

نت شوق مشتاق لگا ہو لگا بیٹھے — دیوانہ ہوئی جان پری پر عاشق

دل تو ہیاں سے اور طاقت نہیں — ہیں ہوس اس سر کے بال و پری پر عاشق

مت الو وہ لب یار کا مشتاق ہو نہیں — دل ہے ہوں رنگ عقیق جگری پر عاشق

جلوہ ہر تو خورشید پہ پیدا ہے بی خش — ہیں کیوں نہیں گوشہ نگاہ نظری پر عاشق

سایہ ہو غیر سمجھ کر لیسے ونیتی نہیں ملا — کیا تجلی پہ ہو جلوہ گری پر عاشق

حسن پروار ہے دیکھا رہ دل بیجان ہوئی — طائر رنگ ہی بال و پری پر عاشق

خوش قد ونی لب کا تنگ جو دیکھے ہیں لیے — دل و جان سی عشق شکری پر عاشق

اپنے محبوب سے بہتر کوئی دنیا میں نہو — ہیں دیکھا نہیں پروانہ پری پر عاشق

عشق عین میں ہے گلنار کی لہرا کی پر — زر لیا تا کہ جو ہو سبز پری پر عاشق

شغل کچھ سو ہے جو پر کی خبر دار ولی
ہر دم ہے خلق جہاں سب پر عاشق

ہیں دیدہ و دل جلوہ تنویر کی مشتاق — حیرت ہے کہ اپنے ہیں تصویر کی مشتاق

ہم زلف سخن کے ہیں جو زنجیر کی مشتاق — ہیں سلسلہ طرہ تحریر کی مشتاق

تشنہ ہو جو سیماب کو مینا مرا دریائی — کیا خاک ہوس کہتے ہیں الفت کے مشتاق

اکھیں نہیں جو دیکھتی تماشائی تجلی — ہیں طور و قیس مہ شمع کے مشتاق

بس نقطہ سے ہی خوش ہیں نہ پائی دسترس — کیا جلوہ قمر است نہیں ہیں کے مشتاق

ملنے کو دل و جان کو بھا شوق ہمہ — اب شوق کہاں رہتے ہیں تا شہر کی مشتاق

دن اپنے کو اندھیرے سمجھیں طپش دل — تا حشر رہی گردش انجم کے مشتاق

کیونکر ہوں نہ بیتاب الٹتا ہی لب تشنہ — ہیں تب جدا انداز نہ ہیر کی مشتاق

ہم غمزہ خونریز کی تشنہ دیدار — رہتے ہیں جواب دم شمشیر کی مشتاق

ای شور جرس تجھ سے ہی جو ہی بلند رہا — ہیں گرم طپش نالہ شبگیر کے مشتاق

ای نامہ رساں کہہ کوئی پیغام زبانی — ہم ہیں لب دلدار کی تقریر کے مشتاق

شوریدہ سر ایسے ہیں اسیری کے گرفتار — ہم زلف گرہ گیر کی زنجیر کے مشتاق

اوس گل کی تصویر سے نہیں دل کو تسلی — پروانہ نہیں شمع کی تصویر کے مشتاق

کیا جانیے کس ملک کو اب وہ ہوئی آہ — نہیں نالہ و فریاد جو تاثیر کے مشتاق

جس بزم شمع جو محفل میں نہ کی گرم سخن ہو
منہ دیکھ رہیں ارض کی تقریر کے مشتاق

آواز کے سب ذوق ہیں ہم جس سے ہی شوق — ہے ان دنوں مجھے قلم سخن سے شوق

کلدار بابا ہو گی

گلزار پے ہوس نہ ہوا رنج جس سے شوق
ملتا ہے نت وصل سنا دل میں جس سے شوق

مضمون حسن کی ہے وصل نت سخن میں تجھے شوق
نازک دماغ رکھتے ہیں کو یہ سخن میں شوق

لکھتا ہوں خط میں جو اوسے مضمون رنگدار
ہوکر لہو نکلتا ہے طرز سخن میں شوق

حسن و نسب سے آفتاب جو ا ہے ہوا طلوع
اوس گلبدن کو ہی سنتی ہے سے شوق

ہزار نہ بہار میں ہوو جیوں ہے بیان
رکھتے ہیں بعد مرگ بھی چاک کفن سے شوق

قطع کلام کا اوسے لبا کیا ہوا خیال
دریافت جو کیا ہے مری طرز سخن سے شوق

ای ملکہ لعبت بنیر کی ہوا گل بوئے داغ
دل خون ہو جو رکھتے ہیں قسیم چمن سے شوق

ہیں اپنے اپنے خاک کو رمیا لبش لباس
خار اس کے پلو میں ہوش و ہی گلبدن سے شوق

بلبل فغان ہوس میں ہے یو ہو شور آتی ای
ہوکر لہو نکلتا ہے کام دہن سے شوق

سرخی ہے اپنے جان کہ رکھتے ہیں اشک
اوس کی خاک جیسی دل کو ہلنے سے شوق

اے شمع جیف داغ تمنا سے دیکھتا ہوں
خوں ہو گیا ہے مرے انجمن سے شوق

وارستہ ہمارے کی ترچھی نہیں نگاہ
اوس ترک کج کلاہ کو ہے بانکپن میں شوق

سر برنا کی تہ کرتا ہے ہیرنا ہے رات دن
اپنک نہیں منادا ختن کو ہے شوق

ہو گئی ہیں یکانہ نماز ادا کیے قبول
رکھتا ہوں اگر صرف سخن میں شوق

تڑپے گا اور یہ دل زار کب تلک　　کیوں انتظار حسرت دیدار کب تلک

مرتا رہا [illegible]　　دیکھا کری بہ سایۂ دیوار کب تلک

آتش [illegible] شوق　　گرم سخن رہیں [illegible] دیوار کب تلک

حلقے [illegible] بہار عشق　　گلزار [illegible] زار کب تلک

رکھیے [illegible] دل خون [illegible]　　درد نہاں [illegible] اظہار کب تلک

اے [illegible]　　ہر بار [illegible] حسرت دیدار کب تلک

[illegible]　　[illegible] طرار کب تلک

درد فراق [illegible]　　جیتا رہے [illegible] دل بیمار کب تلک

بیٹھا ہوں میں [illegible]　　دیکھوں تو بخت سوتی ہیں بیدار کب تلک

تا چند گرم [illegible] لب　　[illegible] گرمی بازار کب تلک

ہر [illegible] سخن [illegible]
ہو بیقرار شوق دل زار کب تلک

یارب برای زخم دل زار کب تلک　　[illegible] کب تلک

[illegible]　　[illegible] اقرار کب تلک

[illegible]　　[illegible] کب تلک

[illegible]

گلدستے کو ہاتھوں میں کل لیا تھا دیکھیے — پہنچا نہ دوں گلے کے ہیں بہار کی رت تلک

غمخوار ہیں تو ہو درد و فغاں سے شباب تک — فریاد و نالہ ہائے دل ہمارے لب تلک

کیوں مصحفی سفر کو گئے ہیں دیکھیے — بیمار کی عیسیٰ سے رفتار لب تلک

منظور قتل ہی تو تھا جب ہمارا ہنر در — ظالم دیکھا تھا مجھے تلوار اب تلک

حسرت سے وا ہیں آنکھیں ہی بس مر گیا ہے — آنکھوں کو میری دیکھیے بیمار لب تلک

یاد شب وصال میں ہر صبح ای ذکی
جیسے شمع آب دیدہ جو بہار کی شب تلک

دلکو اداس رہے ہیں کوئی لامکان تلک — ہی بے ہوا ہے بس لے آسمان تلک

شورش کا زور ہی دل ارم فغان تلک — نالہ کا شور کا ہی جرس کاروان تلک

سودائے زلف یار کا بہ سلسلہ ہی کم — آبادی بس تو ہے دل ناتوان تلک

لایا کوئی نکہت سحر وادی عدم — پہنچا کو ہے نہ قافلہ کی بستان تلک

ناصح سے ہر ادب کا نہ ہرگز ملا شمار — اڑ اور لے جا پرا جو ہیں آشیان تلک

اشک روان چلیں تو لگیں جا کے نبض روح — راہ غبار ہی کو گا روان تلک

جیسے برق بیقرار جگر داغ ہو گیا — نالہ برے دل سے جو آیا زبان تلک

ہر جا میں قید میں ہیں اگر ہم سے جسم جان — گر ہر ایک روح جائے ہی گلستان تلک

زندانی مصر میں نہ کنعاں کا جلوہ ماہ — پہنچائی یہ خبر کوئی کاروان تلک

ہو خون تب آئی جگر خون ہو گیا — پہنچی نہ دل کے درد کی نوبت بیان تلک

اے صبح ہم وطن اس سے ہو تا نو ہم سفر — پرواز طائر عشق کی ہے لامکاں تلک

کوئی سبیل ایسے ہوائی جان بیقرار — پہنچی جفا دشمن بت نا مہربان تلک

آرام آتش ہم پہ دی آرام و جان لی — وسوسہ گیا جہاں ہیں ہم ہی جہاں تلک

غم میں ترے سب کے دل راجون ہوا — پہنچی نہ یہ خبر کہیں اوس بدگمان تلک

دل کے طمع قلم کا جگر خون ہو گیا

پہنچے نہ کی کتاب دور آسماں تلک

عشق کے داغ سے ہے سینہ کے دل بیتاب میں آگ — ہے قیامت کی لگی چشمہ سیماب میں آگ

ہے مرا نالہ ہی بس باعث دل بیتاب میں آگ — اشک خونیں چشم میں نا چشمہ سیماب میں آگ

دل ہو سرگرم فغاں جو کہ ہوتا طپش — دود دریا سی او ٹھے ہے موج گرداب میں آگ

دیکھ کر اوسکو میرا داغ جگر پہ چمکا — چاند جلنے لگی چادر مہتاب میں آگ

لب شیریں کے بہے ان کے سو جھکا خیال — زہر کی تیر نظر آئی ہے سکر خواب میں آگ

گل کھلا دیکھ کے تو یاد آئی ہمیں داغ جگر — کہتا ہی ہی برابر گلشن شاداب میں آگ

ساز کے سوز سے ہے شعلہ آواز عیاں — مشکل کیا ہے ناخن مضراب میں آگ

۵۲۱

شہرت عام سے آیا ہی مجھے یکتا فقط

ہیچ ہوں عاشق بدنام کو بنا نام سے کام

موتی پیچان ہیں وہی موتی بکھر کا عالم | جو شب تار میں ہوتا ہے نظر کا عالم

دیکھا ہو اشک سے اس دیدۂ تر کا عالم | پربتان میں جو ندیاں ہو شتر کا عالم

نہ ہوا جو ہر کا دم بسمل تو مرے پیسر کا | سو گیا حشر ستم توڑ کے خنجر کا عالم

ر ایسا کالو منظر خوبی کہیں پایا ہے | عوض جان کی طاقت کا زور کا عالم

دیکھا اس کے شفق ہمیں جو صبح شب وصل | چھا گیا ہے [illegible] کا عالم

ہو گیا متعلق دو ہر سینہ پہ کیا سنگ جہاں | ابھرا عالم [illegible] کا عالم

پی مہر ارتی ہیں جو ہر مہر آگے ظاہر | مست حسن لعل کو دکھلا گئی شہر کا عالم

شفق صبح شب وصل نے دیکھی جو بہار | اور ہی رنگ ہے دیدۂ تر کا عالم

خوش کلامی میری انداز سخن ہے مرے فکر کی

ہیں نے دیکھا ہی نہیں زلف و کمر کا عالم

کوئی دیکھا ہو لیے شمع سحر کا عالم | دیکھ لے آ کے مرے داغ جگر کا عالم

رہی بزم صنم دیکھ کے جیوں رشتۂ شمع | رشتۂ روح میں ہی تار نظر کا عالم

ابھی تیغ ستم سے ہیں زمانہ میں سخن کے جوہر | ہمیں آتا ہے کیا علم و ہنر کا عالم

بوجھے گم شدہ ملک عدم کے خبریں ۔ اور بر آجاوی جو ہو لیسے اودہر کا عالم

شمع محفل ہو کیسے اور بزم خرابی ہی خراب کہ لگا دیکھلاتی اب داغ جگر کا عالم

جیسا بیٹھے ہیں نہیں دیدا و لب لعل کی شکل کہ جز جواہر ہوا لعل و گہر کا عالم

دست و پا کاٹ ای شیخ پڑا راہ میں یوں یادہ مرمیں ہو وہی شاخ شجر کا عالم

خاک سے سر ہی نہیں تو زمین کی پیوند تا قیامت میں رہی ہو لیسے بیھر کا عالم

جادہ کار راست جو بہا کہتے ہیں پر زاد ہو بے ہو لیا شکل بر پشتا میں سیر کا عالم

کس نظافت سے ہیں لیدرای ہوئی وہ پستان زور سے بغل جو ابہلے نمر کا عالم

لالہ و گل سے ہی موقوف نہ ابدم صبح رنگ اور آنا ہی بیسر ہی داغ جگر کا عالم

کیوں جیسے رنج اونہا تاہی تو اپنے غبار
ای دریغا خاک ہوا علم و ہنر کا عالم

عالم نور کیا جلوہ گری کا عالم کہ یہو کا سادہ چہرہ ہی پری کا عالم

چرخ اخضر میں ہو خورشید درخشان جیسے نوری سبزہ پری یہ پوشاک پری کا عالم

مست آلودہ لب یار کی ہی یاد مدام دل میں نقش عقیق جگری کا عالم

دل صیاد کو کچھ رحم نہ آیا زنہار دیکھا ای آہ شیرین کی اسیری کا عالم

نشہ میں جو ہوا وہ بت طناز جو رات قابل سیر ہوا بیخبری کا عالم

[illegible]

ہوئی روئے سبزے سے جہاں کھلتے ہیں سو دانہ دے کے | قدرت الٰہی سے شور بدکسری کا عالم
سیاہ دامن دیکھ کے لگا تماشہ دیکھو | جیسے دیکھا ہو شیخ سحر کا عالم
کوہ علم و سخن تیج چمکتی ذرہ خاک | کس قدر زور ہے بجلی کی بہری کا عالم

نہ دیا سہرے تیرے جھیلے رہ طیش و تلی ذرہ بے

یا دیتا تجا شعلی جاگ دیری کا عالم

سو دم دے رات لگا ہی دیکر انجمن میں | شاید ہو گفتگو کی اوس کی [illegible] میں
شام و شفق کا عالم عالم کو ہی دیکھا تھی | باں وہ مسیحی کی رنگت اوسکے [illegible] میں
ہر دا ہی لشکر سے جو بین دلو لگے شاید | شبنم کے تجلے سے ہو بارا کفن میں
شب نگے جہاں نے پکاریاں اور آتین | مشن ہی جلوہ آرا خاک کے بہر تن میں
کعبے کا دریافت بھی قیدی ہمیں بنا یا | کعبے کا رشتہ محبت باندھا ہمیں رسن میں
خاک شفا ہے بیمار عاشق لو | ارمن کے جگا کے [illegible] و قہر و شکے [illegible] میں
ہم لیلے وصل لعب میں صنم ہیں آتی | شب جیسا کے لائی [illegible] پری انجمن میں
کہ نشا ہی دیکھا چہرہ وہ جیسے رنگ | سونا سگند کے جیلے ہو گئی ہی تن میں
جیون آن ریز پیسا عیب میں ذلیلی آیا | سونے کی کان لگتا گو [illegible] چمن میں

فرقت کے شب ذکر ہے دود جگر سے دیکھو

تاریک ہے عالم تجھے یا چاند گہن میں

جلوہ دوست لگا ہے جو لب آنکھوں میں — شمع فانوس ہوا رنگ حنا آنکھوں میں

حسن محبوب ہے کیا جلوہ نما آنکھوں میں — دیکھنا ہی کہ دکھاتا ہے خرام آنکھوں میں

بو ہی غنچہ میں نہاں پا تیری ہو تو میں جیسے — ہے شبستاں میں تیری پی کہ صبا آنکھوں میں

منزل دل میں لگ کے ہی جو تیغ نگاہ — مدتوں رہ رہ کے غزہ کو لگا آنکھوں میں

[illegible] کو — [illegible] سرمہ لگا آنکھوں میں

دم مژگاں شفق رنگ سی ہی تیشہ جراغ — جو جمن میں ہوا تھا سو ہوا آنکھوں میں

طیش عشق کا دل میں ہمارے [illegible] — خار غنچہ تو گرما کی صدا آنکھوں میں

نشہ ہی دل میں سا قبلہ لگا ہیں خونخوار — لو لی ایجان بری قہر کیا آنکھوں میں

دلکا خون آ کے چرا لے ہو لگا ہیں جیسے — جو رنگ آ کے ہو کمعت خانہ ہلا آنکھوں میں

ذوق ہے اس میں نہ خود معنی کہ معلوم نہیں — لطف ہے دل میں سما یا نہ فرا آنکھوں میں

کس سے ہو چھوں میں کہاں جاؤں کہ سر کو دھوں — دل کو پہلو ہی لیا جلف ابھرا آنکھوں میں

نشہ عشق کے لہرو تکی جو الائی نہ رنگ — ہر لب رہے ہی وہ زلف دوتا آنکھوں میں

دل کشے لو ہیں بری شوخ نگاہیں جادو — اثر سرمہ کی سحری لیا آنکھوں میں

اب سب کیا ہی رگ کا نشانہ اکتفا ہی دیکھے

[illegible]

بہہ وہی دل ہے اور تماشا سدا انکا تو نہیں

جاتے ہو تم وہ بھلائی لگا با تو نہیں سو لیا قند مکرر کا مزا با تو نہیں

لطف ہے یہ کہ اوٹھاتا ہے مزا با تو نہیں لذت بوسہ ہے پیغام ہی ہیا با تو نہیں

جب اوٹھا لطف زبانی کا مزا با تو نہیں دل ہے پر پیالہ ہوئی جان [illegible] با تو نہیں

رنگ ہو سو طرح کے اغیار میں ہاے جمعی ہے گا مزہ بھلا پر سنبھالا با تو نہیں

تو ہا تو سو طرح کے ہم بات سنا [illegible] مگر بات تو یہ ہی کہ دل آ ہی گیا با تو نہیں

اس طرف دیکھتے سینہ پر کرینہ لیا کہتا ہوں آپ معروف ہیں اغیار سے لیا با تو نہیں

او سے جو رشتہ لگا ہونے جو صحبت ہوا دل سے قائم لیا اور میں رہا با تو نہیں

اپنے دل کی تو ہی کہا بات کسی کہلے بہلا ہم تو ہو جاتی ہوا ہے بہلا خفا با تو نہیں

جو کہ ہیں پردہ کے باتیں نہیں اونکا تو چھپاو آپ کے لیا یہ لگا لی ہی حیا با تو نہیں

ہم سخن ہو گئے ہوئی ہے یہ مگر نالے ہیں یہہ عجب رہنے کا معلوم ہوا با تو نہیں

رو برو یار کے کچھ بات نہ کی اہل سخن

آگے جا وہیں کیا وہ ابا لیا با تو نہیں

بیوفاؤں کے ماتم میں تو کوئی زبان نہیں خانہ زنجیر میں بھی نالہ و افغان نہیں

نہ ہوا سوز جگر کے سبب یہ اٹھا نہیں نا سنور سکے باغ میں لالہ نا فرمان نہیں

موج طوفان جگری اشک دل نالان نہیں — خانہ شور محشری صدای جنبش مژگان نہیں

شور لبیک نالہ ہوں ہمیشہ تو وہ سب سوز جگر — شمع خاموش ساہیں لیا کیا مجلس میں چراغ نہیں

رشک ہے جان بہاری کا ہمیشہ اپنا ہوا — سیدی اعجاز ہو اوڑ ہمیں قربان نہیں

مہدی سوختہ زری بی سلیلی اللہ بان — سنگ جو غمخواری کو وصف غزمان نہیں

وادی لعل ہمیں تیری دوای درد دل — مصر میں سنا ہے طبیب عشق کے ٹھکانا نہیں

گرمی سہر زمیں آسمان جیسوں برق ہم — اپنے در ہے بقرار کیا ہیں درمان نہیں

چشم ظاہر میں جو سوز دروں سی آشنا — سنگ میں تو جس سے آتش پنہان نہیں

بہار بیک آئی ای ظالم تجھے زخمت مہر — کو لیت در سے کہ تو غنچہ و گل ارمغان نہیں

ای ذوق کی لطف روی کے نہ ہنسنے کا مزا

کی نہیں ساقی نہیں کچھ بھی ہیں یار آشنا نہیں

جلوہ یار ہی مراغ دل ناشاد نہیں — جان سے نہ سے یہ روح دل ناشاد نہیں

سب وا شد خاطر ہمیں کچھ یاد نہیں — ذوق فریاد نہیں خاطر صیاد نہیں

مدلوں ہم ہم کشتہ عدم کے لیے مگر — دا ای بیخبری اب ہمیں کچھ یاد نہیں

ایک وحشت کا مزا کچھ نہیں یار و لیکے بعجیر — دل افسردہ نہیں خاطر ناشاد نہیں

ہم گرفتار ہیں لیے یار و کہ یہ ناشد — ہی قفس کو کا گلہ شکوہ صیاد نہیں

نسیم دہلوی

شمع کا داغ ہی ماتم میں مرے پروانہ کا
جان شیریں کا قلق ہی غم فرہاد نہیں

خلش ناخن غم ہی رگ جاں تک بود کارا
کارگر کیا اثر نشتر فصاد نہیں

گو جدا یار ہا آ جاے ہی رہ رہ کے خیال
دل لگا صحبت او تنہا مجھے کچھ یار نہیں

واے حسرت کہ رہے جی ہی میں ارمان
دم لے وصلت میں یہ جز بیداد نہیں

وعدہ دیں دو ر دنیا سے نہ واں جبر و قرار
بے دلو اے ہم الشوق مرزا نہیں

... سا کہ بود نہ تو دم کے مانند
کچھ یہی اس عشق سے ہو ... بنیاد نہیں

کر دی عاشق نے جاں یاد ... ف
پر نشتر سنگ ... تیشہ فرہاد نہیں

دل بہلتا ہی اسیر ... لو بہ
... خاطر صیاد نہیں

کیوں بہ خون دیدہ تر سے جو تا
یک مژگان تو کہیں نشتر فصاد نہیں

اے ذکی آن بہ مرنا ہوں کہول حافظ
کچھ بہ اس ... معشوق پر بزاد نہیں

... جستہ باد کرتا ہوں اپنے دلبر کو ... وہرتا ہوں
... آہ سرد ہرتا ہوں آہ کس سے کہوں کہ مرتا ہوں
کیا سایہ ہوا تہا ہر طرف کا اپنے سایہ سے اب میں ڈرتا ہوں
دم ... خوش لگا ہو تاکہ دور مجنوں کو یاد کرتا ہوں

نہیں ہو نہ دیکھے کس سبب سے ہاں   میں صحبت آئینہ سے دور رہتا ہوں
یاد میں چہرہ پریشاں کے   چہرہ نہ بکھرے تو زلفیں بکھرتا ہوں
اور کچھ لکھتا ہوں پر الفاظ سے   یہی کہہ کے مجبور کہ مرتا ہوں
تم بھی طرز جفا سے در گذر رو   جان اپنی میں کرتا ہوں

دیکھتا ہوں تجھے یار کے لیے
شعر میں لفاظ کرتا ہوں

حسن کے اپنے وہ ہر آن خبر رکھتے ہیں   آئینہ آنکھ پہ ہر شب نظر رکھتے ہیں
حسن ہے شباب بدلہ نظر رکھتے ہیں   رات دن آہ و نالہ اور شمس و قمر رکھتے ہیں
رنگ ہستی زلف ہے سینہ دل عشاق   کیا غضب کرتے ہیں ہم ہر کا جگر رکھتے ہیں
رفت و رفت ہے مجھ سے الشیخ بیہ ہے   قطع سنگ نہاد لیکن سر کو رکھتے ہیں
نامہ بر ہر بار جو پوچھے تو کیا   آپ کچھ ہوش بھی اپنے خبر رکھتے ہیں
وہ زلف مع یار بیچاری خیال   ہجر کے دن ہے کہاں شام و سحر رکھتے ہیں
دل لینے کو سینے میں ہے جنب نازک   آپ کیا بال سے باریک کمر رکھتے ہیں
لب و دندان سے کیا اور نہیں کیا جگر تشبیہ   آب و تاب اپنے لب لعل و گہر رکھتے ہیں
نیند آنکھوں میں اور نگاہیں نہیں سب خیال   بستر خواب پہ جو باش ہے رکھتے ہیں

لطف اللہ

لطف آرائش قبا ہیں نگاہ سوز ہیں ہم آغوشی کا　　صورت آئینہ ہم صاف نظر رکھتے ہیں

قدر بیہودہ طرازی کی جہاں میں نہیں کی

یہ حقیقت ہیں سخن کا جو ہنر رکھتے ہیں

بیشتر ناخن غم و خراش رکھتے ہیں　　سینہ غم نہیں نہ جگر پاش پاش رکھتے ہیں

ہم معاون فکر معاش رکھتے ہیں　　ہم اپنے جیب کی ہر دم تلاش رکھتے ہیں

جو بیرون ملبوس کے لئے محشر　　زمیں نہیں جب شہیر بسمل کی لاش رکھتے ہیں

جب میں دل میں تھا آخر انتظار دیر کا　　کہ خار خار الم دل خراش رکھتے ہیں

ہزار رنگ سے مرغ چمن گلستان ہیں　　بیاد زمزمۂ دورباش رکھتے ہیں

حجاب یار کے خاطر ہی میں نہیں زنہار　　اگرچہ ہم بلا خوش قماش رکھتے ہیں

جو تیرے لطف میں ہر طرح ملیگا ہمیں　　بہشت جہاں نہیں تلاش معاش رکھتے ہیں

ہم ہزار نہیں باغبان عجب تو نہو　　ہزار گل جو سینہ خراش رکھتے ہیں

نشان خاک دل زار خاک سے ہو پیدا　　جنون کی وحشت میں لاشوں کی تلاش رکھتے ہیں

نسیم کی صبح تمنا گوہر نایاب　　ہم اپنے دنیا میں غم کی تلاش رکھتے ہیں

جہاں میں رنج سہی کچھ غم نہیں ذکر ہم کو

سخن سا ہم نفس عشرت راش رکھتے ہیں

شکستہ دل ہیں کہ خاطر اداس رکھتے ہیں
ہوائے یاس بہ زلف سو حواس رکھتے ہیں

بیان حسن صنم دیکھنے میں غور سے ہم
کیا ہیں خاطر مضمون شناس رکھتے ہیں

فریب عشق کا ہرگز آشکارا ہی
ہمیں برہنہ جو بن لباس رکھتے ہیں

رقیب منہ جو بنا بیٹھے کار ادو ہے
ہمیشہ آپ جو آئینہ پاس رکھتے ہیں

ہمارے پاس نمک آ کے بیٹھ کچھ جز درد نہیں
جواب سب ہی ظہیر و القا پاس رکھتے ہیں

خدنگ زلف سے بیچ و مضمون سے موشن سیہ قلم قہار
ہمیشہ آپ جو تیرے حواس رکھتے ہیں

نظر مکر ہو گا او نہیں لہجہ جہاں لے کا
جہاں ہیں نظر جو محکم اساس رکھتے ہیں

گستاخ سا جالے سے دل ہن نظر گا
بہ رنگ قفس ہیں چمن اداس رکھتے ہیں

سمجھنے میں بہتر سا ہی بوتی بالوں کو
کہ ہم طبیعت معنی شناس رکھتے ہیں

سنا ہو تو غافل شعار کو کوئی
ہمارے شعر جو مضمون پاس رکھتے ہیں

علو طبع کیا ملک شعر کا زرا ذکرے
بلند فکر خلاف قیاس رکھتے ہیں

حسن کو سبزہ خط سے آئے کہتے ہیں
سبز خط کو خضر سبز قدم کہتے ہیں

وہ سوختہ ہی بہشت گلزار بلبل
چشم خوباں کو سبب باغ ارم کہتے ہیں

ملک قلم عشق کے حالات سے مواس
سینہ و آہ کو ہم لوح و قلم کہتے ہیں

لذت

مذہب عشق میں اوس شوخ کے جو لکھا ہیں مسلک
اور تو ہم مصحف ناطق کی قسم کھاتے ہیں

شہرت تیری تو چلی ہے شمائل علوی [illegible]
چشم خورشید کو ہم فرش قدم کرتے ہیں

معجز [illegible] کی مقابل ہے ترا سحر [illegible]
[illegible] کو [illegible] سامنے یہ ہم کہتے ہیں

آج مشہور ہے ترا [illegible] کا [illegible]
شیخ خورشید [illegible] علی کہتے ہیں

بات تیرا کو [illegible] فہم نہیں
لالی [illegible] غنچہ شکر [illegible] کہتے ہیں

[illegible] کو [illegible] غبار
ناقہ [illegible] شعلہ قدم لیتے ہیں

[illegible] خامہ کا دل [illegible] اور [illegible] رنگ
[illegible] گلشن [illegible] قلم کہتے ہیں

دل سے ہم سیر چمن ایک نفس کرتے ہیں
لیتے ہیں صد چاک جگر [illegible] قفس کرتے ہیں

گرم آئی ہے [illegible] قافلہ اشک جو آہ
ہم گمان مشعلہ آواز جرس کرتے ہیں

اپنے آنکھوں سے لگاتے ہیں [illegible]
ہم جو اوس مصحف رخسار کو [illegible] کرتے ہیں

دل سوختہ کو طاقت دیدار نہیں
ہم عبث یار کے ملنے کی ہوس کرتے ہیں

رنگ فریاد خوش آیا [illegible]
[illegible] صد چاک قفس کرتے ہیں

[illegible] کے ایک بار جو [illegible]
اشک و داغ جگر طور [illegible] کرتے ہیں

اور [illegible] وعدہ فراموش ہمیں
رات دن تذکرہ شعرا [illegible] کرتے ہیں

جس طور روانی و زبانی تیری بہ مرے
زیب ہنر و نوائے جو … کی ہوس کرتا ہوں

اک بھی مجمع تو مگر درشت ہی کی تباب
قطرہ در بدن بار کو مجلس … کرتا ہوں

ایسے دنیا و سکی لذت جو زہرہ عوض کبھی
یا ابھی صحبت شعلہ و خس کرتا ہوں

جسکو ہو نام کبھی پوچھ شیر دعوے کا
دی دل اک گل ان … کرتا ہوں

کیا عجب اثر ہے کہ بہت ضبط نفس کرتا ہوں
زندگی خاک اسیر نفس کرتا ہوں

حسرت … شوق کہ … تبسم کا حباب
آہ اور نالہ کہ ہمیشہ جرس کرتا ہوں

ہم … دیدار … مشتاق
ایک لحظہ کو کما لاکھ برس کرتا ہوں

طرح … تو … کسی کا … حباب
بیت بازی … ہوس کرتا ہوں

مشغلہ … اور … شیراز
مشق … قفس کرتا ہوں

دیکھی … رنگ دکھائی
طبع … نفس کرتا ہوں

خوف … آگ … کباب
نالہ … ہمنفس ضبط نفس کرتا ہوں

آنکھیں … چشم … حباب
ذرہ ذرہ کو کمال … کرتا ہوں

شب … قیامت کا … کھلا
کشتہ حسرت دیدار ہوں … برس

کیا … دیوانہ ہمیشہ … کا
اور مگر … مجلس … کرتا ہوں

۱۲۴۹

پھر نہ تیرے کا ہوا شیوہ بجز حباب　　پھر ہر دو بات درست ابکی جز ...

محفل یار یہ ہے شمع سحر ہم تو دکھی

بات کہہ ... مو نہیں بو بھی میں غم ...

یاد ستاتا ہے نقش و نگار ... ہیں　　... کعبہ ...

رقت آتی ہے جو سنتا ہوں نہ یار آتی ہیں　　تو بہار شکت ... سرشار آتی ہیں

کہ نہ سون بجاتی ہے ستم سینہ فگار آتی ہیں　　زندگی تو پھر ایام بہار آتی ہیں

دل مجھ ہوتا ہے ستم دیکھ کے عزیز جوان ... جیت　　ہم وہ ہیں الٹا کہتی ہیں نظر آتی ہیں

یاد کرتی ہیں جو فرہاد کی ہم کو ہلکی　　اشک آنکھوں سے نکل مثل شرار آتی ہیں

نظر آتی ہیں بہ بہار شعاع خورشید　　اب مجھے ہوئی گوٹی کا جو تار آتی ہیں

بزم عشرتکدہ عالم میں اے جان خراب　　ہم سے ہیں مست خمار آتی ہیں

عرس مجنوں میں نہ آیا انہیں کہو لیلی طرح　　وجد کرتے ہوئے مستوں کی غبار آتی ہیں

منزل دربر میں ہم ملک عدم سے چلکر　　ہاں کچھ ایام مصیبت کی گذار آتی ہیں

میں سنتا ہوں کہ ... ہونہ پر ... لو　　لیکن ہم سات دل اپنے وار آتی ہیں

اپنی آنکھ کم ... لگا جاتی ہی یار　　داغ دیکھا یکو ایام بہار آتی ہیں

اوسکی محفل میں سنجا نوں ... گذار　　ہم جو اوس راہ سے بے صبر و قرار آتی ہیں